پیغامِ محبّت وانسانیت

ثاقبہ رحیم الدین

عید میلادُ النّبی
صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم

297.54
ث 41 پ
94152

Marfat.com

عطیہ برائے لائبریری پنجاب
یونیورسٹی، لاہور

ثاقبہ رحیم الدین
(مادرِ مہربان)
بانی اور تاحیات چیئرپرسن، ادبی ٹرسٹ
قلم قبیلہ اور پاکستان چلڈرنز اکیڈمی
اور تاحیات چیئرپرسن
انسٹیٹیوٹ فار سپیشل چلڈرن کوئٹہ

۵ ،اگست ۲۰۱۱ء

Marfat.com

پیغامِ محبت و اِنسانیت

محفلِ میلادُ النّبی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثاقبہ رحیم الدین

Marfat.com

Marfat.com

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کر چلو

○ اپنے بچوں!
○ پیارے بابر اور ننھے منے اسد
کے نام

ثاقبہ رحیم الدین

پہلا ایڈیشن	جنوری ۱۹۸۱ء
دوسرا ایڈیشن	دسمبر ۱۹۹۰ء
تیسرا ایڈیشن	جولائی ۱۹۹۶ء
چوتھا ایڈیشن	جولائی ۲۰۰۳ء
پانچواں ایڈیشن	جنوری ۲۰۰۷ء
چھٹا ایڈیشن	اپریل ۲۰۰۹ء

Marfat.com

۲۹۷۰۵۴

ش ۱۶۱

۹۶۱۵۲

جملہ حقوق مصنفہ بیگم ثاقبہ رحیم الدین (ناشر) محفوظ ہیں

پہلا ایڈیشن .... جنوری ۱۹۸۱ء

دوسرا ایڈیشن .... دسمبر ۱۹۹۰ء

تیسرا ایڈیشن .... جولائی ۱۹۹۶ء

چوتھا ایڈیشن .... جولائی ۲۰۰۳ء

پانچواں ایڈیشن .... جنوری ۲۰۰۷ء

چھٹا ایڈیشن .... اپریل ۲۰۰۹ء

ہدیہ .... ۱۵۰ روپے

مطبع .... پرنٹنگ ایونیو ہاؤس

صدر بازار راولپنڈی، 5125696

ملنے کا پتہ

۹۔ جامی روڈ راولپنڈی کینٹ

Marfat.com

مطلع

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مبارک تقریب ہے جو عموماً مسلمان گھرانوں میں اور قومی سطح پر بھی منعقد ہوتی رہتی ہے۔ اگر یہ محفل محض رواج کے طور پر اور عادتاً سجائی جاتی ہے تب بھی باعث خیر و برکت ہوتی ہے۔ مگر اس سے مکمل مثبت اثرات نمایاں نہیں ہو سکتے۔ اگر یہ مقدس محفل خلوص دل سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصد حیات کا پرچار کرنے کے لیے ہو تو یقینی بات ہے کہ اس سے انسانی زندگی کی اصل اور اعلیٰ ترین قدروں کو از سر نو بیدار کیا جاتا ہے۔ آپ کا محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رشتہ کسی بھی انداز کا ہو۔ کسی بھی روپ کا ہو، اس محفل سے کوئی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔ آپ کی امتی کی حیثیت سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت کسی بھی رنگ کی ہو، چاہے ادب کی چاہے اطاعت کی چاہے محبت کی، چاہے عشق کی کہ یہ تو انسانی فطرت کے رنگا رنگ پہلو ہیں۔ بس آپ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام پر مل بیٹھیے، پھر پیارے اللہ کی رحمتیں دیکھیے۔

یہ مجھ ادنیٰ سی ہستی کی خوش بختی ہے کہ میں کتاب "پیغام محبت اور انسانیت" محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پچھلے بائیس سالوں میں تیسرا ایڈیشن آپ کی خدمت میں پیش کر رہی ہوں۔ میں ان تمام ذوق سلیم اور حبِّ

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھنے والوں کی بے حد مشکور ہوں جنھوں نے چوتھے ایڈیشن کی اشاعت کے لئے اصرار کیا۔ خواتین اور نوجوان بچوں نے نہ صرف پاکستان سے بلکہ بیرون ملک سے بھی اپنی نیک خواہش کا مسلسل اظہار کیا۔ اللہ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے مجھے توفیق بخشی کہ میں اس کتاب کے تیسرے ایڈیشن میں ترمیم اور اضافے کے ساتھ چوتھی بار شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہوں۔

جیسا کہ میں پہلے لکھ چکی ہوں کہ آج سے بائیس سال پہلے اس کتاب کے شائع کرنے کا خیال میرے دل میں یوں پیدا ہوا تھا کہ کوئٹہ میں میرے گھر کے احاطے میں مسجد میں صوبہ بلوچستان کی مختلف گوشہ ہائے زندگی سے رکھنے والی خواتین کے لئے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب منعقد کی گئی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ عام دنیاوی معیار سے مختلف یہ تقریب رنگ ونسل، زبان وقوم، عمر ومرتبہ اور دولت وعہدے کے پیمانوں سے آزاد تھی۔ اس محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہ صرف کوئٹہ بلکہ پشین، نوشکی، مستونگ، سبی، چمن، زیارت، لورالائی، گوادر، قلات اور افغانستان کے دور دراز علاقوں سے مہمان آئے۔ درختوں کے جھنڈ میں گھری ہوئی مسجد اور اندر سبز سنگ مرمر کے ستونوں اور گل لالہ وگلاب کی سجاوٹ سے، اس محفل کا حسن خود بخود دلوں میں سماتا جاتا تھا۔ اس دوستی واخوت کے وسیع اجتماع میں حمد وثنا، درود وسلام، ذکر ونعت اور بصیرت افروز تقاریر سے ایک خوبصورت سماں بندھ گیا تھا۔ یہی وہ یادوں کے چراغ تھے جنہیں میں مدھم نہیں کرنا چاہتی تھی اور یوں بھی محبتوں کے چراغ بھلا کب مدھم ہوتے ہیں وہ صرف نگاہوں میں نہیں رگوں میں رچے بسے ہوتے

Marfat.com

ہیں۔سواب چوتھا ایڈیشن پیش خدمت ہے آپ بھی حسین یادوں کے سفر میں ساتھ ہولیں۔

اپنی کم مائگی کے باوجود میں نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ میلاد النبی ﷺ کا کل پروگرام مختصرو جامع ہو، اور روائتِ انداز سے ہٹ کر تازگی لئے ہوئے ہو۔رسول کریم ﷺ کی حیاتِ مبارک کو مختلف ادوار میں بلحاظ عمر اور واقعات تقسیم کیا ہے حمد وثنا اور چھ سات انداز کے درود شریف پیش کئے ہیں۔ ہر مضمون کے عنوان سے نعت معنوی لحاظ سے منسلک ہے۔مجھ ناچیز نے اپنا مضمون "انسانی حقوق کے علمبردار رسول اللہ ﷺ" شامل کیا ہے۔

میں نے اس محفل کے عنوانات میں تسلسل پیدا کرنے کے لئے راوی کا کردار بطور سعادت کے ادا کیا ہے۔اس کے علاوہ میں نے محفل میلاد النبی ﷺ کے اختتام پر بعد سلام اور اجتماعی لحاظ سے "دعا" کی ہے۔میرے لبوں پر جو بے اختیار عاجزانہ دعائیں آئیں۔آپ کے پیش نظر ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت میری طرف سے نہایت چھوٹی سی کاوش ہے۔ یہ کتاب ہر پڑھنے والے کے لیے پرخلوص تحفہ ہے۔محفل سجانے والے کے لیے دوستی اور خیر و برکت کا ذریعہ ہے اور اوروں کو تحفہ دینے کے لیے رحمتوں کا سلسلہ ہے۔

میرے پیارے رب ہمیں رسول اللہ ﷺ کی طرح جینے مرنے نیکیاں کرنے اور نیکیاں عام کرنے کی توفیق عطا فرما۔(آمین ثم آمین)

فقیر

ثاقبہ رحیم الدین

۱۹۸۱ء

Marfat.com

Marfat.com

کچھ اور سلسلے عقیدتوں کے.........

پیارے اللہ کے فضل و کرم سے ہمارا نصیب جاگا کہ ہم جیسا ادنیٰ انسان سیرت نبوی ﷺ کی کتاب "پیغامِ محبت و انسانیت" کا چوتھا ایڈیشن شائع کر رہا ہے۔

ہم بہت ادب سے یہ جسارت کر رہے ہیں اور اللہ کے احسانوں تلے دبے ہیں کہ اس نے توفیق دی کہ اپنی کتاب کی نئے سرے سے نوک پلک درست کر کے' بیس مقدس مقامات کی تصاویر شامل کر کے' اور چند تحریروں کے اضافے کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہمیں توکل ہے جو اس کتاب کو پڑھے' سمجھے' عمل کرے اور دور دور پہنچائے..... اللہ کے دامنِ رحمت میں لپٹتا چلا جائے گا۔ ہم سب کے ہادی اور ہم سب کے محسن محمد ﷺ کی یہ دعا وردِ جان بنا لیجئے۔ ہستی عظیم ترین (ﷺ) اور دعا حد درجہ عاجزانہ ہے۔

اَللّٰھُمَ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِی
وَرَحْمَتُکَ اَرْجِیٰ عِنْدِنِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۝

"اے میرے اللہ تیری مغفرت میرے تمام گناہوں سے کہیں زیادہ وسیع ہے اور مجھے تیری رحمت کا آسرا ہے نہ کہ اپنے عمل کا"

Marfat.com

ہماری دل کی گہرائیوں سے التجا ہے کہ ہمارا پیارا اللہ آپ سے اور ہم
سے ہمیشہ راضی رہے......آمین

ادنیٰ فقیر.....طالبِ رضاءالٰہی
ثاقبہ رحیم الدین
۲۰۰۳ء

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اللہ اللہ یہ مقام.........

اللہ اللہ یہ مقام.........اور کتنی بڑی سعادت ہے کہ ہم جیسے چھوٹے انسان کو نصیب ہوئی ہے کہ ہم اپنی سادہ سی کتاب کا پانچواں ایڈیشن (۲۰۰۷ء) کی اشاعت کر رہے ہیں۔ چھوٹا منہ اور بڑی بات، ہم کس منہ سے کہیں کہ کوئی بھی کام جو پیارے محمد ﷺ کی ذاتِ گرامی ذرا سا بھی منسوب ہو، وہ ایک طرف اور ساری خدائی اور سارے کام ایک طرف۔۔۔

ہم نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ یہ نیا ایڈیشن، پہلے سے زیادہ مؤثر، دلکش اور ہر لحاظ سے بہتر ہو سکے۔ ہم آخر میں صرف اتنا عرض کرتے چلیں کہ انسان کی زندگی مختصر اور عشق و ادب کی کہانی بڑی طویل ہے۔ ہماری اپنے لئے اور آپ سب کے لئے دعا ہے کہ ہم پیارے محمد ﷺ کا کہنا مانیں، آپ ﷺ کا ادب کریں، آپ ﷺ سے عشق کرتے کرتے جی جان سے گزر جائیں______ زندگی بھی روشن اور سکھ سے گزرے اور آخرت بھی۔ آمین!

ادنیٰ فقیر.....طالبِ رضاءِ الٰہی

ثاقبہ رحیم الدین

۲۰۰۷ء

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یادِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

ہم آپ سے ایک ذرا سی بات یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اب آپ کے ہاتھوں میں ہماری اس چھوٹی سی کتاب کا چھٹا ایڈیشن ہے۔ اللہ کی توفیق سے اور آپ کی عقیدتوں سے ہم اسے 1981ء سے بار بار شائع کر رہے ہیں۔

ہم اپنی کتاب کے محبت سے پڑھنے والوں اور عمل کرنے والوں سے یہ عرض کرتے چلیں۔

آپ سے بنیادِ دوستی رکھی
یادِ خیر البشر کے رشتے سے

ادنیٰ فقیر، طالبِ رضاء الٰہی
ثاقبہ رحیم الدین
20 مارچ 2009ء

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رقم جب بھی ثنائے مصطفٰے ﷺ ہو
خدا کے نام ہی سے ابتدا ہو

پروگرام

محفل میلاد النبی ﷺ

صفحہ نمبر		نمبر شمار
	مطلع ــــــــــــ ثاقبہ رحیم الدین (تیسرا ایڈیشن)	ا۔
	کچھ اور سلسلے عقیدتوں کے..... ــــ ثاقبہ رحیم الدین (چوتھا ایڈیشن)	۲۔
	اللہ اللہ یہ مقام.... ــــــــ ثاقبہ رحیم الدین (پانچواں ایڈیشن)	۳۔
ا	سورۂ فاتحہ (بمعہ ترجمہ)	۴۔
۳	درود شریف	۵۔
۴	حمد و ثناء ــــــ مولانا حالیؔ	۶۔
۵	سورۂ رحمٰن ــــــ منظوم اردو ترجمہ ــــ جوشؔ ملیح آبادی	۷۔
۸	نعت، میرا معیار آپ ﷺ ہیں ــــــ احمد ندیم قاسمی	۸۔
۱۰	عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب ــــــ مس جمیلہ ظہور	۹۔
۱۵	درود شریف	۱۰۔

Marfat.com

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۱۱۔	نعت، اُجالا تمہی تو ہو ___________ مولانا ظفر علی	۱۶
۱۲۔	حبیب خدا ﷺ کا نسب اور آپکی ولادت ___ مس زرینہ زیدی	۱۹
۱۳۔	دُرود شریف	۲۵
۱۴۔	نعت عید میلاد النبی ﷺ ________ زمان کنجاہی	۲۶
۱۵۔	محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کا بچپن و لڑکپن ___ مسز صفیہ لودھی	۲۸
۱۶۔	دُرود شریف	۳۳
۱۷۔	نعت خاتم الانبیا ﷺ	۳۴
۱۸۔	نور کی کرنیں نبوتؐ سے قبل چمکتی تھیں ___ حلیم النساء صاحبہ	۳۶
۱۹۔	دُرود شریف	۳۹
۲۰۔	نعت، بارگاہِ رسالت ﷺ میں ______ حفیظ لدھیانوی	۴۰
۲۱۔	کوکبِ اسلام کا طلوع ______ بیگم اظہر سعید خان	۴۳
۲۲۔	دُرود شریف	۴۹
۲۳۔	نعت ______________ طفیل ہوشیار پوری	۵۰
۲۴۔	سرچشمہِ ہدایت رسولِ کریم ﷺ اور بنیادی ارکان اسلام __ مسز خالدہ سرور	۵۲
۲۵۔	دُرود شریف	۶۰
۲۶۔	نعت ___________ مولانا محمد علی جوہر	۶۱
۲۷۔	انسانی حقوق کے علمبردار رسولِ خدا ﷺ ___ ثاقبہ رحیم الدین	۶۲

Marfat.com

صفحہ نمبر		نمبر شمار

نمبر شمار		صفحہ نمبر
۲۸۔	درُود شریف	۷۲
۲۹۔	رہبرِ انسانیت ﷺ کی عظیم زندگی ___ بیگم جعفر نعیم	۷۴
۳۰۔	درُود شریف	۸۱
۳۱۔	نعت	۸۲
۳۲۔	رسولِ خدا ﷺ کی ازدواجی زندگی ___ مسز وحیدہ ریاض	۸۴
۳۳۔	درُود شریف	۸۹
۳۴۔	نعت ______ مظفر وارثیؔ	۹۰
۳۵۔	اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصوّر ___ مسز فردوس انور قاضی	۹۲
۳۶۔	درُود شریف	۹۶
۳۷۔	نعت ______ ماہر القادری	۹۷
۳۸۔	نبی کریم ﷺ حبیب خدا اور رحمتہ اللعالمین ﷺ ___ ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی	۹۹
۳۹۔	امن الرسول (سورۂ بقرہ کی آخری آیات)	۱۰۱
۴۰۔	سلام ______________ ماہر القادری	۱۰۴
۴۱۔	درُود و سلام ______________ محمد اکبر وارثیؔ	۱۰۵
۴۲۔	دُعا ______________ ثاقبہ رحیم الدّین	۱۰۸
۴۳۔	ثاقبہ رحیم الدّین کی اہم تصانیف جنوری ۲۰۰۷ء تک	۱۱۴

Marfat.com

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ﴿۳﴾
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ﴿۴﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ﴿۶﴾ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾ ع

Marfat.com

ترجمہ

میں خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے

سب تعریفیں خدا کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ جو نہایت رحم کرنے والا مہربان ہے۔ وہ قیامت کے دن کا مالک اور حاکم ہے (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ قائم رکھ ہم کو سیدھے راستے پر راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے اپنی نعمتیں نازل فرمائی ہیں نہ ان کی راہ جن پر تو غضبناک ہے اور نہ ان کی جو گمراہ ہو گئے ہیں۔ (سورۃ فاتحہ)

Marfat.com

o

درود شریف

خلق کے سرور ﷺ شافع ﷺ محشر
صلّ اللّٰہ علیہ وسلم
مرسل داور ﷺ خاص پیغمبر ﷺ
صلّ اللّٰہ علیہ وسلم

o

Marfat.com

حمد و ثناء

مولانا حالی

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب و جمال تیرا
گو حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن ٹلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا
دل ہو کہ جان تجھ سے کیونکر عزیز رکھئے
دل ہے سو چیز تیری جاں ہے سو مال تیرا
بیگانگی میں حالی یہ رنگِ آشنائی
سن سن کے سر دھنیں گے قال اہل حال تیرا

O

Marfat.com

سورۂ رحمٰن

جوش ملیح آبادی

O

اے فنا انجام انساں کب تجھے ہوش آئے گا
تیرگی میں ٹھوکریں آخر کہاں تک کھائے گا
اس تمرد کی روش سے بھی کبھی شرمائے گا
کیا کرے گا سامنے سے جب حجاب اُٹھ جائے گا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

O

یہ سحر کا حسن، یہ سیارگاں اور یہ فضا
یہ معطر باغ، یہ سبزہ، یہ کلیاں دل رُبا
یہ بیاباں، یہ کھلے میدان، یہ ٹھنڈی ہوا
سوچ تو کیا کیا، کیا ہے، تجھ کو قدرت نے عطا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

Marfat.com

O

خلد میں حوریں تیری مشتاق ہیں، آنکھیں اٹھا
نیچی نظریں جن کا زیور، جن کی آرائش حیا
جن و انساں میں کسی نے بھی نہیں جن کو چھوا
جن کی باتیں عطر میں ڈوبی ہوئی جیسے صبا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

O

اپنے مرکز سے نہ چل منہ پھیر کر بہرِ خدا
بھولتا ہے کوئی اپنی انتہا اور ابتدا
یاد ہے وہ دور بھی تجھ کو کہ جب تو خاک تھا
کسی نے اپنی سانس سے تجھ کو منور کردیا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

O

سبز رنگ کی بیلیں چڑھی ہیں جا بجا
نرم شاخیں جھومتی ہیں، رقص کرتی ہے صبا
پھل وہ شاخوں میں لگے دلفریب و خوشنما
جن کا ہر ریشہ ہے قندو شہد میں ڈوبا ہوا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

Marfat.com

O

پھول میں خوشبو بھری جنگل کی بوٹی میں دوا
بحر سے موتی نکالے صاف روشن خوشنما
آگ سے شعلہ نکالا، ابر سے آبِ صفا
کس سے ہو سکتا ہے اس کی بخششوں کا حق ادا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

O

ہر نفس طوفان ہے ہر سانس ہے اک زلزلہ
موت کی جانب رواں ہے زندگی کا قافلہ
مضطرب ہر چیز ہے جنبش میں ہے ارض و سما
ان میں قائم ہے تو تیرے رب کے چہرے کی ضیا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

O

صبح کے شفاف تاروں سے برستی ہے ضیا
شام کو رنگِ شفق کرتا ہے اِک محشر بپا
چودھویں کے چاند سے بہتا ہے دریا نُور کا
جھوم کر برسات میں اُٹھتی ہے متوالی گھٹا
کب تک آخر اپنے رب کی نعمتیں جھٹلائے گا

Marfat.com

میرا معیار آپ ﷺ ہیں

احمد ندیم قاسمی

دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ﷺ ہیں
اس تیرگی میں مطلع انوار آپ ﷺ ہیں

یہ بھی ہے سچ کہ آپ کی گفتار ہے جمیل
یہ بھی ہے حق کہ صاحبِ کردار آپ ﷺ ہیں

ہو لاکھ آفتاب قیامت کی دھوپ تیز
میرے لئے تو سایہ دیوار آپ ﷺ ہیں

یہ فخر کم نہیں کہ میں ہوں جس کی گردِ راہ
اس قافلے کے قافلہ سالار آپ ﷺ ہیں

مجھ کو کسی سے حاجتِ چارہ گری نہیں
ہر غم مجھے عزیز کہ غم خوار آپ ﷺ ہیں

انسان مال و زر کے جنوں میں ہیں مبتلا
اس حشر میں ندیم کو درکار آپ ﷺ ہیں

Marfat.com

O

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

تپتے صحرا میں بگولوں کا سفر دیکھا ہے
وسعتِ دشت کو یوں زیرو زبر دیکھا ہے
کارواں بھی ہراساں ہے رات بھی تاریک
جو تیرگی ہو مسلسل، کوئی کدھر جائے؟

طلوعِ اسلام سے قبل "عہد جہالت اور تصویر عرب" آپ کے سامنے جمیلہ ظہور پیش کریں گی۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

عہدِ جہالت اور تصویرِ عرب

مس جمیلہ ظہور

معزز خواتین و پیاری بہنو!

اسلام علیکم!

جس عنوان کے تحت میں اپنی ناچیز رائے کا اظہار کر رہی ہوں وہ ہے۔ " عہد جہالت اور تصویر عرب " اس عہد کے بارے میں آپ سب ہی بخوبی واقف ہوں گی۔ آیئے آج پھر اس عہد پر نظر ڈالیں اور دل کی گہرائیوں سے غور و خوض کریں۔

اس عہد میں عرب کی مذہبی، ذہنی، علمی، معاشرتی اور اقتصادی حالت بہت خراب تھی۔

مذہبی نقطہ نظر سے اگر ہم غور کریں تو دیکھیں گے کہ ہر وہ چیز جو طاقتور ہوتی اور آنکھوں کو خیرہ کرتی لوگ اس کے سامنے جھک جاتے اور اس کی بندگی کرنے لگتے ہیں۔ بتوں کی پوجا بھی عام تھی۔ وہ اس بات سے بالکل بے بہرہ تھے کہ کوئی ذات واحد بھی ہے جس نے پوری کائنات کو تخلیق کیا ہے اور وہی قابل عبادت و بندگی ہے۔

خداوند تعالےٰ نے اپنے بہت سے نبیوں اور پیغمبروں کو بھیجا۔ اس کے سالوں گزرنے کے بعد وہی بے راہ روی، وہی بتوں کی پوجا، وہی قبائلی

Marfat.com

جھگڑے، قتل وغارت، بے انصافیاں، بے ایمانیاں، تاریک وعصبیت ذہنیت لڑکیوں اور لڑکوں میں تفریق۔ لڑکیوں کو زندہ در گور کرنا، عورتوں کو کمتر اور ذلیل تصور کرنا، خواتین کے ساتھ جانوروں سے بدتر سلوک روا رکھنا غرض یہ کہ جس طرف بھی نظر دوڑائیں اندھیرے ہی اندھیرے تھے۔ مسدس حالی میں عرب کے اس عہد جہالت کی بڑی عمدہ تصویر کھینچی ہے۔
چند اشعار خدمت گزار کرتی ہوں.....

عرب جس کا چرچا ہے یہ کچھ وہ کیا تھا
جہاں سے الگ اک جزیرہ نما تھا
زمانے سے پیوند جس کا جدا تھا
نہ کشور ستان تھا نہ کشور کشا تھا
تمدن کا اس پر پڑا تھا نہ سایا
ترقی کا تھا واں قدم تک نہ آیا

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر ایک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے

اب اس کے بعد عورت کی مظلومیت پر غور فرمائیے کہ جب کبھی گھر میں دختر تولد ہوتی تو بیچاری مائیں اپنے شوہروں کے بگڑے ہوئے تیور کو دیکھ کر اور

Marfat.com

خوف وظلم سے بچنے کے لئے دل پر پتھر رکھ کر اپنی ممتا کو زندہ در گور کر دیا کرتیں کیونکہ لڑکی کی پیدائش ان کے نزدیک باعثِ ذلت تھی۔

اس سے آپ اندازہ لگا سکتی ہیں کہ وہ جذبہ محبت وشفقت سے بالکل عاری تھے، تو عزیز بہنو! یہ تھی جہالت اور بے حسی کی انتہا۔ اور جب حالات یہاں تک پہنچے تو خداوند تعالےٰ جو رحیم و کریم ہے وہ اپنی مخلوق کو گمراہی اور ذلالت میں نہ دیکھ سکا اور رحمتِ الٰہی عرب کی طرف متوجہ ہوئی اور پھر ان اندھیروں اور جہالت کو دور کرنے کے لئے ہمارے آخری نبی کریم محمد مصطفےٰ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے جن کے لئے حالی نے نہایت سادہ اور پیارے انداز میں کہا ہے۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولا

حضور اکرم ﷺ آئے اللہ کا کلام لائے محبت وانسانیت کا پیغام دیا۔ اہل عرب کو شریعت کا سبق پڑھایا۔ وہ جو کہ زمانہ کے بگڑے ہوئے تھے ان کو سنوارا۔ علم حاصل کرنے کی ترغیب دی اور زندگی کے ہر قدم پر اعتدال سے کام لینے کی تلقین کی۔ رسول اللہ ﷺ نے تکلیفیں اٹھائیں۔ مخالفتیں سہیں۔ مگر آپ ﷺ اپنے عزم پر قائم رہے۔ کائنات کے پیدا کرنے والے کو جس کا کوئی ثانی نہیں

Marfat.com

اور وہی عبادت کے قابل ہے۔روشناس کروایا۔ برائی کا بدلہ بھلائی سے دیا۔ایمانداری کا یہ حال کہ لوگ امین کے لقب سے یاد کرتے۔ ہمہ وقت یادالٰہی میں مصروف رہتے۔ مگر ساتھ ہی ساتھ دنیاوی معاملات بھی نہایت دیانتداری سے احسن طریقے سے نبھاتے اوراس طرح حقوق اللہ اور حقوق العباد کا سبق خود اپنے عمل سے دیا۔ جو کچھ آپ ﷺ فرماتے وہ خود کرتے۔ غرض یہ کہ آپ کی پوری زندگی ایک مثال نمونہ تھی تو پھر کیوں نہ آپ ﷺ پر جان فدا کی جاتی اور کی جائے۔

پیاری بہنو! آپ ﷺ پوری دنیا کے لئے رحمت بن کر آئے۔ مگر ہم خواتین پر آپ ﷺ کے بڑے احسانات ہیں۔ ہم کو جو کمتر سمجھا جاتا تھا مردوں کے برابر کا درجہ دیا۔ بلکہ میں تو یہاں تک کہوں گی کہ یہ کہہ کر کہ "ماں کے قدموں تلے جنت ہے"۔ مردوں سے کہیں زیادہ عظمت بڑھا دی۔ جائیداد میں حقدار بنایا۔ شادی بیاہ میں اپنی منشا و رضا کے اظہار کا حق دیا اوراس طرح مرد و خواتین کے حقوق و فرائض بتا کر معاشرے میں بہترین زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا۔ جو بات خواتین کے لئے معیوب، وہ مردوں کے لئے بھی غیر مہذب فضلیت صرف تقویٰ پر ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

مختصر یہ کہ اللہ سے لگن ،سادگی ،اخلاقیات،محنت کی عظمت،اچھا سلوک،علم حاصل کرنے کی جستجو تقویٰ و پرہیزگاری وغیرہ وغیرہ کا درس آپ ﷺ نے اپنی عملی زندگی سے دیا اوراس طرح انسانیت کا سبق دے کر عرب کے پستی میں پڑے انسانوں کی کایا پلٹ دی۔ آپ ﷺ کی عملی زندگی نہ صرف اس عہد کے لئے ایک قابل تقلید تھی بلکہ ہر وقت ہر زمانہ اور ہر انسان کے لئے ایک بہترین زندگی گزارنے کا نمونہ ہے۔ آپ ﷺ سے محبت کرنے کا سچا ثبوت یہی ہے کہ ہم

Marfat.com

آقائے دو عالم ﷺ کی زندگی کو سامنے رکھیں اور اس پر عمل پیرا ہوں۔ دوسروں کے کام آئیں۔ اچھے و نیک کام کریں اور اس طرح اللہ کا قرب حاصل کر کے قلبی سکون حاصل کریں۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

ڈر ہے کہ ایسا نہ ہو کہ ہم اسلام کے صحیح جذبہ عمل سے غافل ہو کر بھٹک جائیں اور وہی اطوار اپنانے لگیں جو عہدِ جہالت میں عربوں کے تھے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام جو نہایت ہی سادہ اور زندگی کے ہر قدم پر قابل مذہب ہے اس کو صحیح طور پر اپنا کر اپنے عمل سے آنے والی نسلوں کے اندر وہ خوبیاں پیدا کریں جو کہ ایک مومن میں ہونا چاہیے۔ عمل کے بغیر محض زبانی تلقین بے معنی ہے نہ صرف بے معنی بلکہ بچے جو ہر چیز کو اس کے اصلی روپ میں جاننا اور سمجھنا چاہتے ہیں۔ الجھن میں پڑ سکتے ہیں اس لئے بے حد ضروری ہے کہ ہم اپنی روزمرّہ کی زندگی میں گھر میں اور گھر سے باہر وہی کچھ کریں۔ جس کی تلقین ہمارے پیغمبر اسلام ﷺ نے کی ہے اور جن کی اپنی ذاتی زندگی ہماری رہنمائی کرنے کے لئے کافی ہے اور پھر اللہ کا کلام جو قرآن پاک کی شکل میں ہے۔ مکمل ضابطہ حیات ہے۔ دنیا کا ہر علم اس کے اندر موجود ہے۔ سائنس، جغرافیہ، اخلاقیات، ہائیجین، نفسیات، قانون وغیرہ وغیرہ۔ مگر شرط گہری نظر اور جستجو، لگن و عمل کی ہے اور یہ سب کچھ موجود ہو تو بقول علامہ اقبالؒ

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

Marfat.com

O

درود شریف

صَلِّ عَلٰی نبیئنَا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِنا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلٰی حَبِیْبِنَا

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

O

Marfat.com

نعت رسولِ مقبول ﷺ

اُجالا تمہی تو ہو

مولانا ظفر علی

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہی تو ہو

پھوٹا جو سینہ شبِ تارِ الست سے
اس نورِ اولیں کا اجالا تمہی تو ہو

جلتے ہیں جبرئیلؑ کے پر جس مقام پر
اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہی تو ہو

جو ماسوا کی حد سے بھی آگے گزر گیا
اے رہ نوردِ جادۂ اسریٰ تمہی تو ہو

پیتے ہی جس کو زندگی جاوداں ملی
اس جاں فزا زلال کے مینا تمہی تو ہو

Marfat.com

دنیا میں رحمت دوجہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہی تو ہو

O

Marfat.com

O

نور ہی نور ، اُجالا ہی اُجالا ہر سو
کس کی آمد کے یہ آثار ہوا کرتے ہیں

محبوب خدا، رہبر انسانیت، محمد مصطفٰے ﷺ کی ولادت مبارک سب کے لئے باعثِ رحمت نبی، "حبیب خدا ﷺ اور آپ کی ولادتِ مبارک" کے عنوان سے، مس زرینہ زیدی اپنا مضمون پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

حبیبِ خدا ﷺ کا نسب اور آپ ﷺ کی ولادت

مس زرینہ زیدی

حضور رسول مقبول ﷺ کے نسب کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے " کہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کا مذہب اسی نے اس سے پہلے تمہارا نام مسلم رکھا" گویا آپ ﷺ کا سلسلہ نسب حضرت ابراہیمؑ سے وابستہ ہے۔ علامہ ابن اسحاق نے تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ عدنان سے حضرت اسماعیلؑ تک کا چالیس پشتوں کا فاصلہ ہے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں عدنان نے بڑی شہرت پائی۔ یہ مشہور کلدانی فرماں رواں بخت نصر کے ہمعصر تھے جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اور یہودیوں کو قید کر کے بابل لے گئے۔

عدنان کے بعد اس کی اولاد میں کنانہ نے عرب مستعاربہ میں بڑی شہرت پائی۔ کنانہ کی کنیت ابونضر بھی تھی۔ نضر کے بعد اس کے پوتے مہند کا نام تاریخ میں قریش کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور فہد کی اولاد قریشی کہلاتی ہے۔ فہد کے بعد قصیہ بن کلاب نے نہائت عزت اور اقتدار حاصل کیا۔ ان

Marfat.com

دنوں مکہ پر قبیلہ خزاعہ کا قبضہ اور قریش جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ کہ قصیؔ نے ان کو منظّم کر کے مکہ پر قریش کا دوبارہ تسلط قائم کیا۔ مختلف شعبے قائم کئے اور قریش کے ہر قبیلے کو ایک شعبہ سپرد کیا۔ شعبوں کے لئے ایک پارلیمنٹ ہاؤس قائم کیا۔ جس کو دارالندوہ کہتے تھے۔ قصّی کے بیٹوں میں عبداللہ ان کے جانشین ہوئے۔ ان کا نام مخیرّہ تھا۔ وہ اپنے حسن و جمال کی وجہ سے قمرالبطحی کہلاتے تھے۔ عبدالمناف کے بعد ان کے بیٹے ہاشم کو سرداری قریش تفویض ہوتی۔ ان کا نام عمرو بن ہاشم کی وجہ تسمیہ بیان کی جاتی ہے ایک مرتبہ قحط سالی کے ایام میں گوشت اور شوربے میں روٹیاں توڑ کر زائرین مکہ کو انہوں نے کھلائیں۔ ہاشم ٹکڑے کرنے کو کہتے ہیں۔ اس وجہ سے ہاشم نام ہوا۔ ہمارے حضور ﷺ کے دادا عبدالمطلب انہی کے صاحبزادے تھے۔

حضرت عبدالمطلب کا نام عامر تھا اور لقب شیبہ۔ آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک محمد ﷺ انہوں نے تجویز کیا تھا۔ عن ان کے عہد میں واقعہ فیل ظہور پذیر ہوا۔ جس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ فیل میں بیان ہوا ہے۔ ہمارے حضور ﷺ کے والد حضرت عبداللہ آپ ہی کے صاحبزادے تھے۔ حضرت عبدالمطلبؓ کی زندگی کا بڑا کارنامہ یہ ہے کہ چاہ زمزم جو ایک مدت سے گم ہو گیا تھا انہوں نے اس کا پتہ لگایا اور کھدوا کر نئے سرے سے درست کرا دیا۔ انہوں نے منت مانی تھی کہ اگر اپنے دس بیٹوں کو اپنے سامنے جوان دیکھ لیں گے تو ایک کو خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے۔ خدا نے یہ آرزو پوری کی اور وہ دس بیٹوں کو لے کر کعبہ میں آئے پجاری سے کہا کہ ان دسوں پر قرعہ ڈالو قرعہ میں اتفاق سے عبداللہ کا نام نکلا۔ یہ ان کو لے کر قربان گاہ کو چلے عبداللہ کی بہنیں جو ساتھ تھیں رونے لگیں اور

Marfat.com

کہا کہ ان کے بدلے اونٹ قربان کیجئے۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سو اونٹ قربان کیئے اور اس طرح عبداللہ رضی اللہ عنہ بچ گئے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شادی قبیلہ زہرہ میں واہب بن عبدالمناف کی صاحبزادی سے کی جن کا نام آمنہ خاتون تھا۔ اس وقت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً سترہ برس تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ تجارت کے لئے شام گئے واپس آتے ہوئے مدینے میں ٹھہرے۔ بیمار ہو گئے اور یہیں انتقال ہو گیا انہوں نے ترکے میں اونٹ، بکریاں اور ایک لونڈی چھوڑی جس کا نام ام الَمن تھا جو آپ کو ورثہ میں ملا۔ یہ تو تھا حضور ﷺ کے نسب کے بارے میں اب آپ ﷺ کی ولادت سعادت کا ذکر کرتی ہوں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس عالم مادی کا بھی ایک نظام ہے جس کے تحت یہ چل رہا ہے۔ حضور رسول مقبول ﷺ کی ولادت با سعات کے ساتھ ایک ایسی ساعت وابستہ تھی کہ جس کے انتظار میں ساری کائنات چشم براہ تھی۔ معتبر اور مستند روایات کے مطابق نبی اکرم ﷺ کی ولادت کی شب زمین و آسمان، لوح و قلم، عرش و فرش، کوہ و دشت، شجر و حجر، حور و ملک، جن و انس غرضیکہ ساری کائنات پر بحکم خداوندی نور کی ایک چادر تان دی گئی۔ مردوں پر سے عذاب قبر اٹھا لیا گیا تھا۔ دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تھے اور جنت کے دروازے کھول دیئے گئے تھے۔ شیاطین پابند سلاسل کر دیئے گئے تھے۔ آپ ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اپنے طور طریق کے مطابق اس شب بھی خانہ کعبہ میں عبادت و ریاضت میں مصروف تھے انہوں نے بیان کیا کہ ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق کے وقت خانہ کعبہ پر ایک سبز پرچم لہرا رہا ہے۔ کعبہ میں رکھے ہوئے بت منہ کے بل

Marfat.com

اوندھے پڑے ہوئے ہیں۔خاندان رسالت کی ایک بزرگ بی بی فاطمہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہیں کہ میں نے حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی شب اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ستارے آسمان سے زمین کی طرف اس قدر جھکے ہوئے ہیں کہ ایسا لگتا تھا کہ ابھی زمین پر گر پڑیں گے۔آپ کی پھوپھی بھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں آپ کی پیدائش کے وقت موجود تھی آپ نے پیدا ہوتے ہی پروردگار کے حضور سجدہ کیا۔آپ کے ہونٹوں میں بھی حرکت تھی۔فرما رہے تھے۔یارب امتی۔یارب امتی۔ارباب سید لکھتے ہیں کہ اس رات ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔آتش کدہ فارس کی آگ سرد پڑ گئی۔یہ شان تھی اور یہ اہتمام تھے۔جبکہ یتیم عبداللہ جگر گوشہ آمنہ،شہنشاہِ کونین عالم قدسی سے عالم امکانی میں تشریف فرما ہوئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاصحَابِہٖ وَسَلِّمْ

آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو ولادت باسعادت سے قبل مختلف خواب اور بشارتیں ہوتی رہیں۔نہایت ہی عجیب وغریب خواب، کبھی دیکھتیں کہ آپ ﷺ کا جسم خاکی یکبارگی آئینے کی طرح جھلکنے لگا۔اور روئیں روئیں سے سرد شعائیں نکلنے لگیں۔کبھی سنتی تھیں بہشت کی حوریں،آسمان کے فرشتے اور مقدس روحیں مبارکباد دے رہی ہیں۔کبھی سوتے میں ایسا محسوس ہوتا کہ وہ اپنے شفاف اور نورانی جسم کے ساتھ بلندیوں پر ہیں۔اونچے سے اونچے پہاڑ پست نظر آتے تھے۔حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پیروں کے تلوے آسمان کو چھو رہے ہیں اور چاروں طرف تہنیت اور مبارک مبارک کے زمزمے چھڑے ہوئے ہیں۔عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے گھر میں آمنہ رضی اللہ عنہا پر سرور غنودگی

۹۲۱۵۲

Marfat.com

سی طاری ہوتی جاتی تھی۔ اسی عالم میں ان کے کانوں نے سنا۔ اے آمنہ رضی اللہ عنہا لو یہ اسماعیل ذبیح اللہ کی ماں حاجرہ ہیں"۔ کچھ وقفے کے بعد شیریں لہجے میں کسی نے کہا امِّ احمد! دعا ابراہیم مبارک۔ یہ عیسیٰ روح اللہ کی ماں مریم ہیں۔ کنواری مریم۔ معلوم ہوتا تھا کہ سچ مچ جنت زمین پر اتر آئی ہے۔ منیٰ کی وادی۔ مَردہ کے سنگ ریزے، قبیس کی چوٹیاں اور عرفات کا میدان نور کی جھلکیوں سے جھم جھم کر رہا تھا۔ کلیاں چٹک رہی تھیں اور پھول مہک رہے تھے کہ دعا ابراہیم علیہ السلام:

رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِيۡهِمۡ رَسُوۡلاً مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِكَ وَ يُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُزَكِّيۡهِمۡ ط

"اے ہمارے رب اور تو ان لوگوں میں خود انہی کی قوم پر ایک ایسا رسول اٹھائیو جو انہیں تیری آئیتیں سنائے۔ کتاب حکمت کی تعلیم دے اور ان کی زندگیوں کو سنوارے"۔ اس دعا کی قبولیت اور اظہار کا وقت آ پہنچا۔ گھر کی عورتیں خوشی سے بے تاب ہو کر پکاریں۔" کوئی عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو جا کر مبارکباد دو"۔

عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اس مژدے کو سنتے ہی تیزی کے ساتھ آئے۔ خوشی کے مارے پاؤں بہکے بہکے سے پڑ رہے تھے۔ عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے پوتے کو دیکھا پیشانی کو چوما۔ ان کی آنکھوں سے بجلیاں کوندنے لگیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت کے متعلق مورخین نے کچھ اختلاف کیا ہے لیکن اس قدر سب متفق علیہ ہیں کہ وہ ربیع الاول کا مہینہ اور دوشنبہ کا دن تھا اور تاریخ ۸ سے ۱۲ ربیع الاول تک منحصر سمجھی جاتی ہے۔ عام رجحان یہ ہے کہ ربیع الاول کی ۱۲ تاریخ تھی اور ۲۱ اپریل ۵۷۱ء سے مطابقت اس تاریخ کو معلوم ہوتی

Marfat.com

ہے۔

عہد ولادت نبی کی ان خوشیوں میں اللہ ہمیں امن وامان، راحت و اطمینان، فتح ونصرت کی دوامی، ابدی، سرمدی بشارت نصیب کرے۔ اے رسولِ رب ﷺ (آپ پر لاکھوں سلام) اے شفیع محشر آپ ﷺ پر لاکھوں سلام سلام اے آمنہ کے لال اے محبوب سبحانی۔ سلام اے فخر موجودات فخر نوع انسانی۔

O

Marfat.com

O

درود شریف

صَلَّ اللّٰهُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰه

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

O

Marfat.com

عید میلاد النبی ﷺ

زمان کنجاہی

جہالت کا اندھیرا چھٹ گیا نورِ محمد ﷺ سے
ہوئی کافور تاریکی اُجالوں کے امیں آئے

سخاوت ہو تو ایسی ہو ، عنایت ہو تو ایسی ہو
تیرے در پہ سوالی جو گئے خالی نہیں آئے

وہ لوٹے راحتیں لے کر وہ پلٹے عظمتیں لے کر
تمہارے آستاں پر لے کے جو قلبِ حزیں آئے

وہ چشمے نور کے پھوٹے ہوئی انوار کی بارش
ضیائے انجمن بن کر امام المرُسلین ﷺ آئے

Marfat.com

O

ہر ایک ذہن پہ چھائی ہوئی تھی مایوسی
زہے نصیب کہ گلشن میں پھر بہار آئی

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جو اس نے ہم انسانوں پر رحم فرمایا اور پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کو دنیا میں بھیجا۔ مسز سفینہ لودھی کی زبانی، اس محسن انسانیت ﷺ کے بچپن کا حال سنئے۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کا بچپن ولڑکپن

مسز سفینہ لودھی

حضور محمد رسول اللہ ﷺ ۹ ربیع الاول روز دوشنبہ بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء میں عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف لائے۔ اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم سیارگان فلک اسی دن کے شوق میں ازل سے چشم براہ تھے۔ عالم قدس نے انفاس پاک، توحید ابراہیم علیہ السلام، جمال یوسف علیہ السلام، معجز طرازی موسیٰ علیہ السلام جان نوازی مسیح سب اسی لئے تھے کہ یہ سب شہنشاہِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دربار میں کام آئیں۔ چنانچہ آپ کے آتے ہی چمنستانِ سعادت میں بہار آ گئی۔ ایوانِ کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ آتشکدۂ فارس بجھ گیا اور شامِ عجم، شوکت روم، اوج چین کے قصر ہائے فلک بوس گر پڑے والد ماجد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپکا نام محمد ﷺ رکھا۔ آپ ﷺ کی والدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے دو تین دن اور بعد میں حضرت ثوبیہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ اس زمانے میں دستور تھا کہ شہر کے رؤسا وشرفا شیر خوار

Marfat.com

بچوں کو قصبات و دیہات میں بھیج دیتے تھے۔ یہ رواج اس لئے تھا کہ بدوؤں میں پل کر بچوں میں فصاحت و بلاغت کا جوہر پیدا ہو اور عرب کی خالص خصوصیات محفوظ رہیں۔ چنانچہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا شہر آئیں اور بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت ﷺ کو دودھ پلانے، گاؤں کی کھلی تازہ فضا میں عرب کی خاص خصوصیات، عربی زبان کی فصاحت و بلاغت سکھانے کے لئے لے گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی ایک بیٹی شیما تھی۔ ان کو آنحضرت ﷺ سے بہت انس تھا۔ وہی آپ ﷺ کو کھلایا کرتی تھیں۔ دو برس کے بعد حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو مکہ لے آئیں اور آپ ﷺ کی والدہ کے سپرد کیا۔ مگر اس زمانے میں مکہ میں وباء پھیلی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ کی والدہ نے فرمایا کہ واپس لے جاؤ۔ چنانچہ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا دوبارہ گھر لے آئیں اور بچپن کے چھ برس آپ ﷺ نے وہیں گزارے اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بی بی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے چار بچے جن کے نام عبداللہ، انیسہ، حذیفہ، حذافہ جو شیما کے لقب سے مشہور تھیں۔ آپ ﷺ کے ساتھی تھے۔ ان میں سے عبداللہ و شیما کا ایمان لانا ثابت ہے۔ باقیوں کا حال معلوم نہیں۔

آنحضرت ﷺ کی عمر جب چھ برس کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ نے مدینہ جانے کا عہد کیا۔ کیونکہ حضور کے والد حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں مدفون تھے اور قبر کی زیارت مقصود تھی۔ اس سفر میں آپ ﷺ کی دایہ اُمِ ایمن رض بھی آپ ﷺ دونوں کے ہمراہ تھیں۔ مدینہ میں ایک مہینہ کا قیام اپنے دادا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی ننھال میں فرمایا واپسی پر جب مقامِ ابواء میں پہنچیں تو بی بی آمنہ رضی تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا اور یہیں دفن ہوئیں۔ اُمِ ایمن رضی تعالیٰ عنہ آنحضرت ﷺ

Marfat.com

کو لے کر مکہ میں آئیں۔

بچپن ہی سے آنحضرت ﷺ کی یادداشت بہت اچھی تھی۔اس سے اندازہ لگائیے کہ حضور ﷺ جب بعد میں مدینہ تشریف لے گئے تو بنو عدی کے منازل پر سے گزرے تو فرمایا کہ اسی مکان میں میری والدہ ٹھہری تھیں اور اس تالاب میں میں نے تیرنا سیکھا تھا۔اس میدان میں انیسہ ایک لڑکی کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ چھ برس کی عمر میں ہی ماں باپ دونوں کے سایہ عاطفت سے آپ ﷺ محروم ہو گئے تھے۔لیکن قدرت آپ ﷺ کو دونوں جہانوں کی سرداری کے لئے تیار کر رہی تھی۔آپ ﷺ کی سادہ اور پروقار زندگی اس طرح آپ ﷺ کو کندن سے سونا بنا رہی تھی۔والدہ ماجدہ کے فوت ہو جانے کے بعد دادا عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سرپرست ٹھہرے۔جو آپ ﷺ سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔مگر دو سال بعد ہی یعنی آپ ﷺ صرف آٹھ برس کے تھے کہ دادا بھی داغ مفارقت دے گئے اور سگے چچا ابوطالب نے آپ ﷺ کی کفالت کا ذمہ لیا۔چچا ابوطالب بھی آپ ﷺ سے اس درجہ محبت کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے مقابلے میں اپنے بچوں کی پروانہیں کرتے تھے۔سوتے جاگتے ہر وقت آپ ﷺ کو اپنے پاس رکھتے تھے جب آپ ﷺ کی عمر دس بارہ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ نے بکریاں چرائیں جو اس زمانے میں محبوب مشغلہ تھا۔بڑے بڑے امراء کے بچے بڑے فخر سے بکریاں چراتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں اس کا ذکر احسن طریقہ سے فرمایا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ بکریاں چرانا عالم کی گلہ بانی کا دیباچہ تھا۔آپ ﷺ اس سادہ پر لطف مشغلے کا ذکر یوں فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگل میں تشریف لے گئے۔صحابہ جھڑ بیریاں سے بیر توڑ توڑ کر کھانے لگے

Marfat.com

آپ ﷺ نے فرمایا بیر جو خوب سیاہ ہوتے ہیں زیادہ مزے کے ہوتے ہیں یہ میرا اس زمانے کا تجربہ ہے جب میں بچپن میں یہاں بکریاں چرایا کرتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کی عمر بارہ برس کی ہوگی جب آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ سفرِ شام اختیار کیا۔ابو طالب کا پیشہ تجارت تھا اور قبیلہ قریش کے دستور کے مطابق سال میں کم از کم ایک دفعہ تجارت کی غرض سے شام جایا کرتے تھے۔ابو طالب نے حسبِ دستور شام کے سفر کا ارادہ کیا تو آنحضرت ﷺ نے ساتھ جانے کے لئے اصرار کیا۔راستے کی صعوبتوں کا خیال کرتے ہوئے حضرت ابو طالب نے پس و پیش کیا۔مگر آپ ﷺ چونکہ اپنے چچا سے بہت محبت کرتے تھے۔اس لئے ساتھ رہنے کو آپ ﷺ سے لپٹ گئے۔حضرت ابو طالب نے آپ ﷺ کی دل شکنی گوارہ نہ کی اور ساتھ لے لیا عام مورخین کے بیان کے مطابق بحیرا کا مشہور واقعہ اسی سفر میں پیش آیا بیان کچھ یوں ہے کہ جب ابو طالب بصریٰ میں پہنچے تو ایک عیسائی راہب بنام بحیرا کی خانقاہ میں اترے۔اس نے آنحضرت ﷺ کو دیکھ کر کہا کہ " آپ سید المرسلین ہیں"۔لوگوں نے پوچھا تم نے کیونکر جانا بولا "جب آپ لوگ پہاڑ سے اترے تو جس قدر پتھر اور درخت تھے سب سجدے کے لئے جھک گئے"۔لڑکپن میں ہی آپ ﷺ نے کئی ایسے سفر کئے جس سے ہر قسم کا تجربہ آپ ﷺ کو حاصل ہوا اور آپ ﷺ کے پاکیزہ اخلاق اور حسن معاملہ کی شہرت ہر طرف پھیل گئی۔آپ ﷺ کی دیانتداری اور راستبازی کی وجہ سے لوگ اپنا سرمایہ شراکت کے لئے آپ ﷺ کو دیتے تھے۔

آپ ﷺ لڑکپن میں بھی یعنی پیغمبری سے ممتاز ہونے سے پہلے مراسم شرک سے اجتناب کرتے تھے۔ایک دفعہ قریش نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا

Marfat.com

لا کر رکھا۔ یہ کھانا بتوں کے چڑھاوے کا تھا۔ جانور جو ذبح کیا گیا تھا کسی بت کے نام پر تھا۔ آپ ﷺ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ یہ امر واقعی طور پر ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے لڑکپن ہی سے بت پرستی کی برائی شروع کر دی تھی اور جن لوگوں پر آپ ﷺ کا اعتماد تھا ان کو اس بات سے منع فرماتے تھے۔

غرض کہ آپ ﷺ کا بچپن ولڑکپن بھی پاکیزگی و بلند خیالات، پاکیزہ اخلاق اور اعلیٰ منزلت کا مرقع تھا۔ صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ

ترا در ہو میرا سر ہو، میرا دل ہو تیرا گھر ہو
تمنا مختصر سی ہے مگر تمہید طولانی!

Marfat.com

روضہ رسول ﷺ بوقت غسل مبارک سبز مخملی غلاف ہٹا ہوا ہے

مسجد النبوی ﷺ میں امامت کی جگہ محراب رسول ﷺ

مسجد نبوی ﷺ (مغرب کا سماں) مدینہ

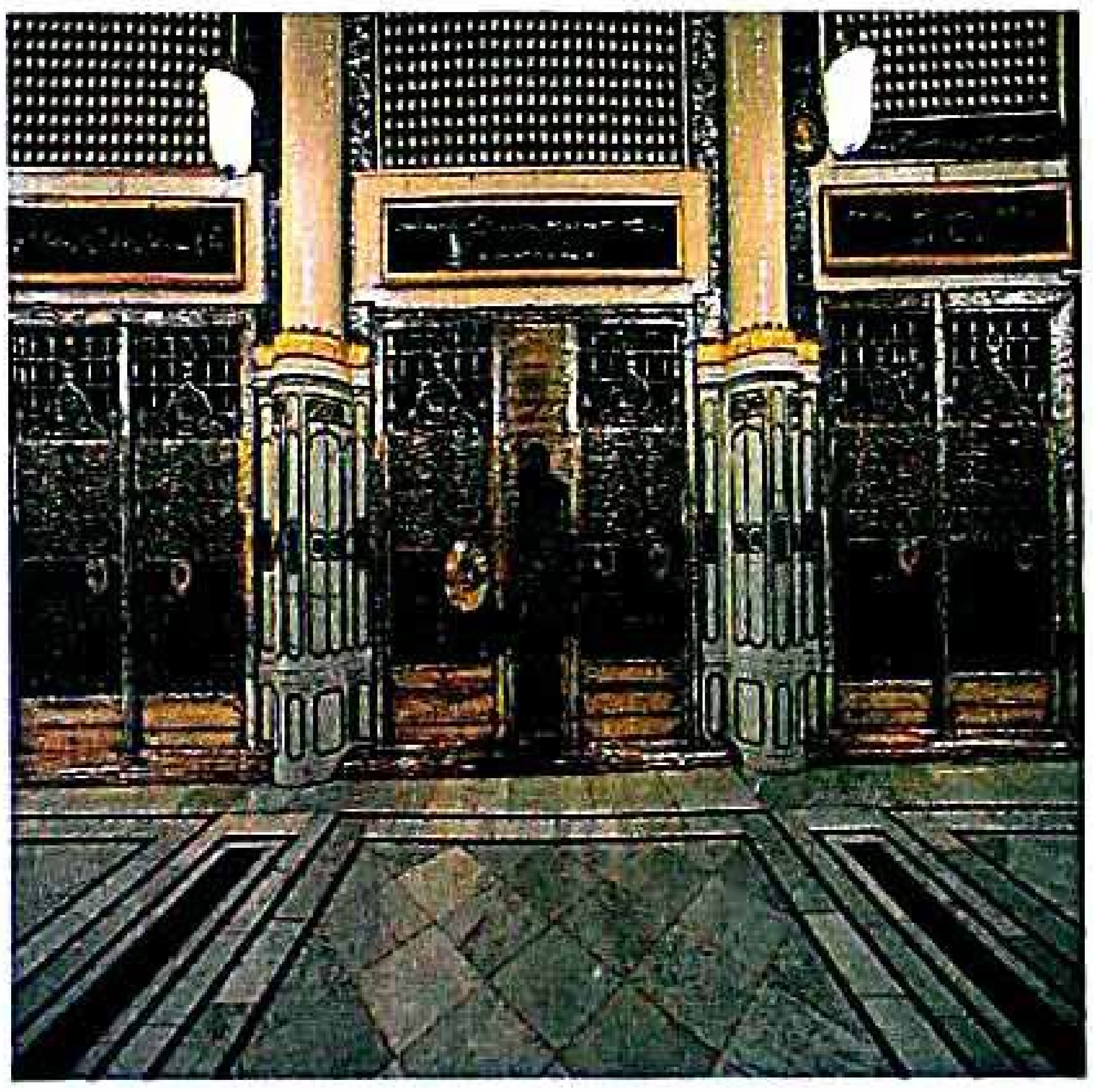

درمیان میں دیکھیے۔ بڑا دائرہ قبر شریف حضور ﷺ اور دائیں جانب گول دائرہ
قبر شریف حضرت ابوبکر صدیقؓ اور اس کے دائیں طرف قبر شریف
حضرت عمر فاروقؓ مقدس سنہری جالیاں

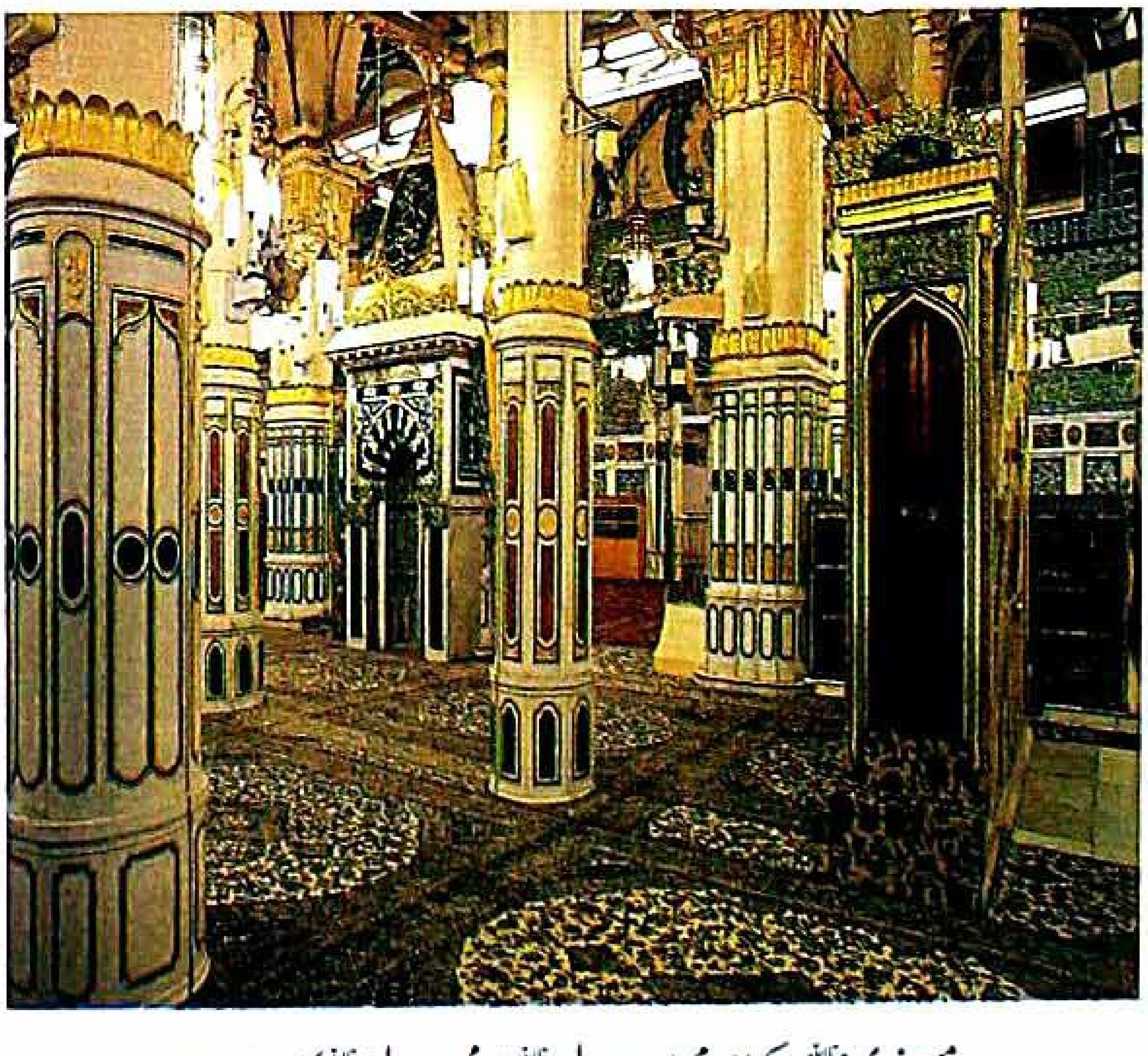

مسجد نبوی ﷺ کے اندر محراب رسول ﷺ اور ممبر رسول ﷺ کا دروازہ ہے

مسجد نبوی ﷺ کا گنبد خضرا۔

Marfat.com

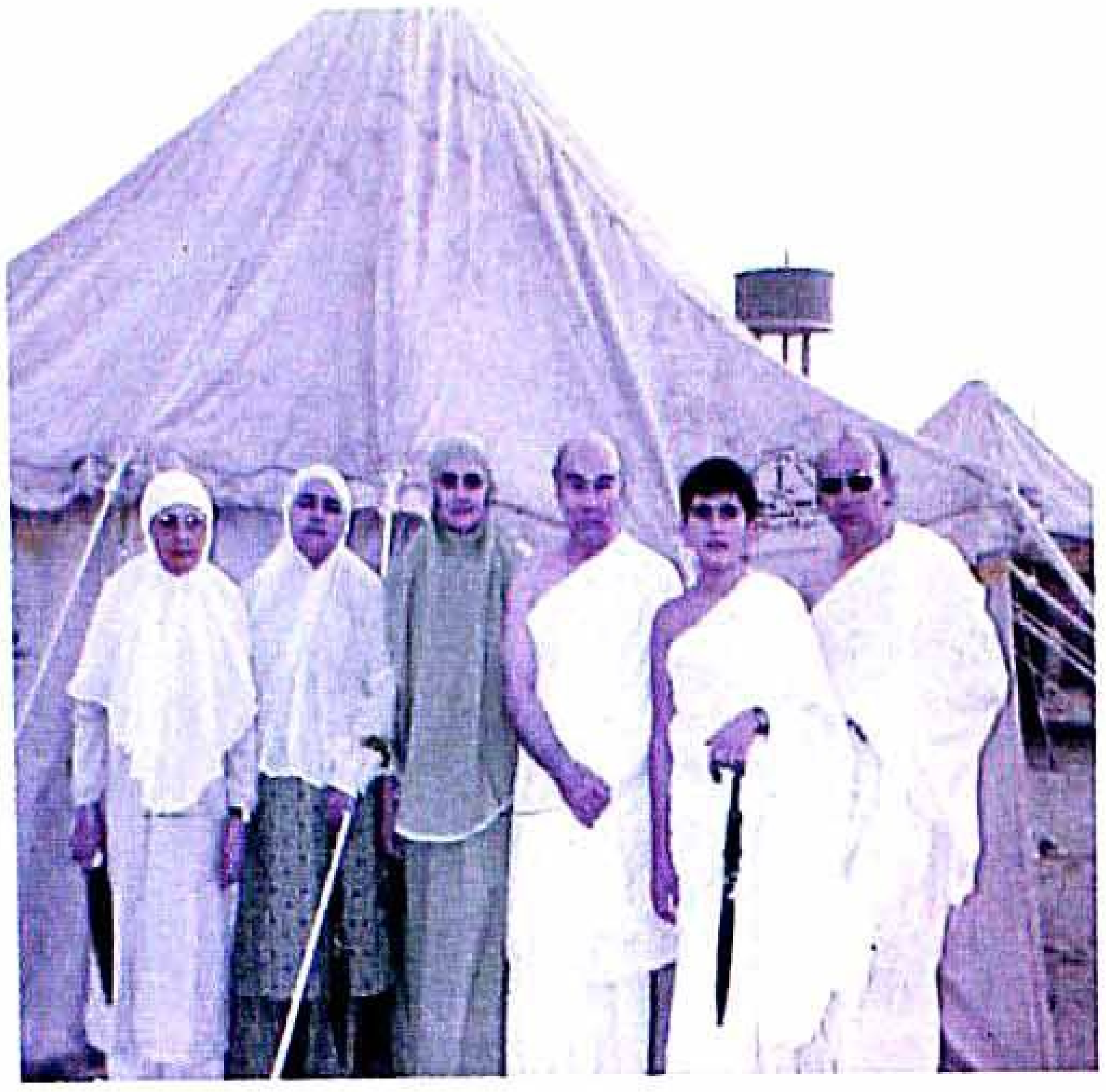

عرفات۔ 4 ستمبر 1984ء (2 بجے دوپہر)

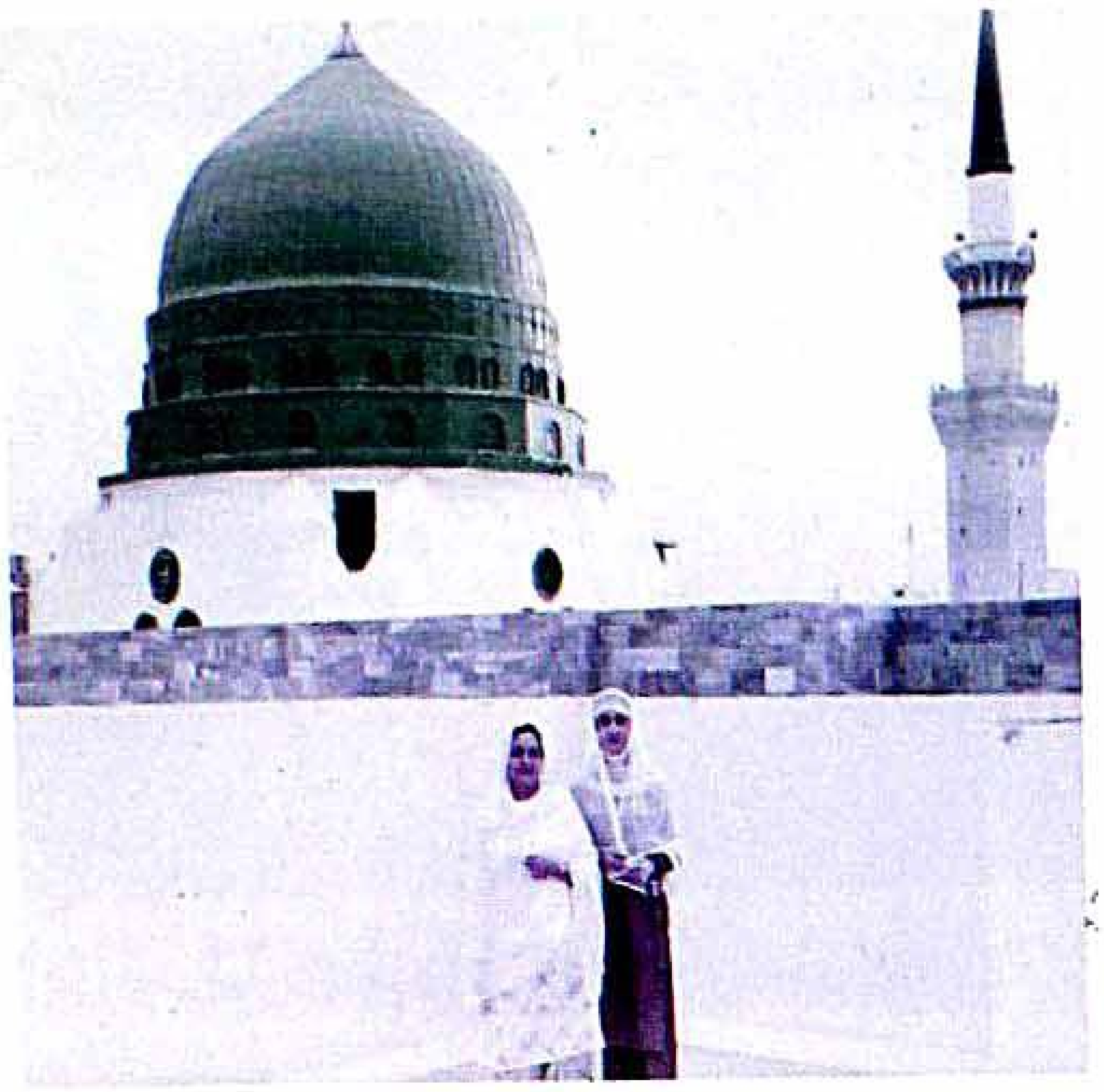

مسجد نبوی ﷺ کا گنبدِ خضرا۔ ثاقبہ رحیم الدین اور ہمشیرہ تنویر ضیاء الدین

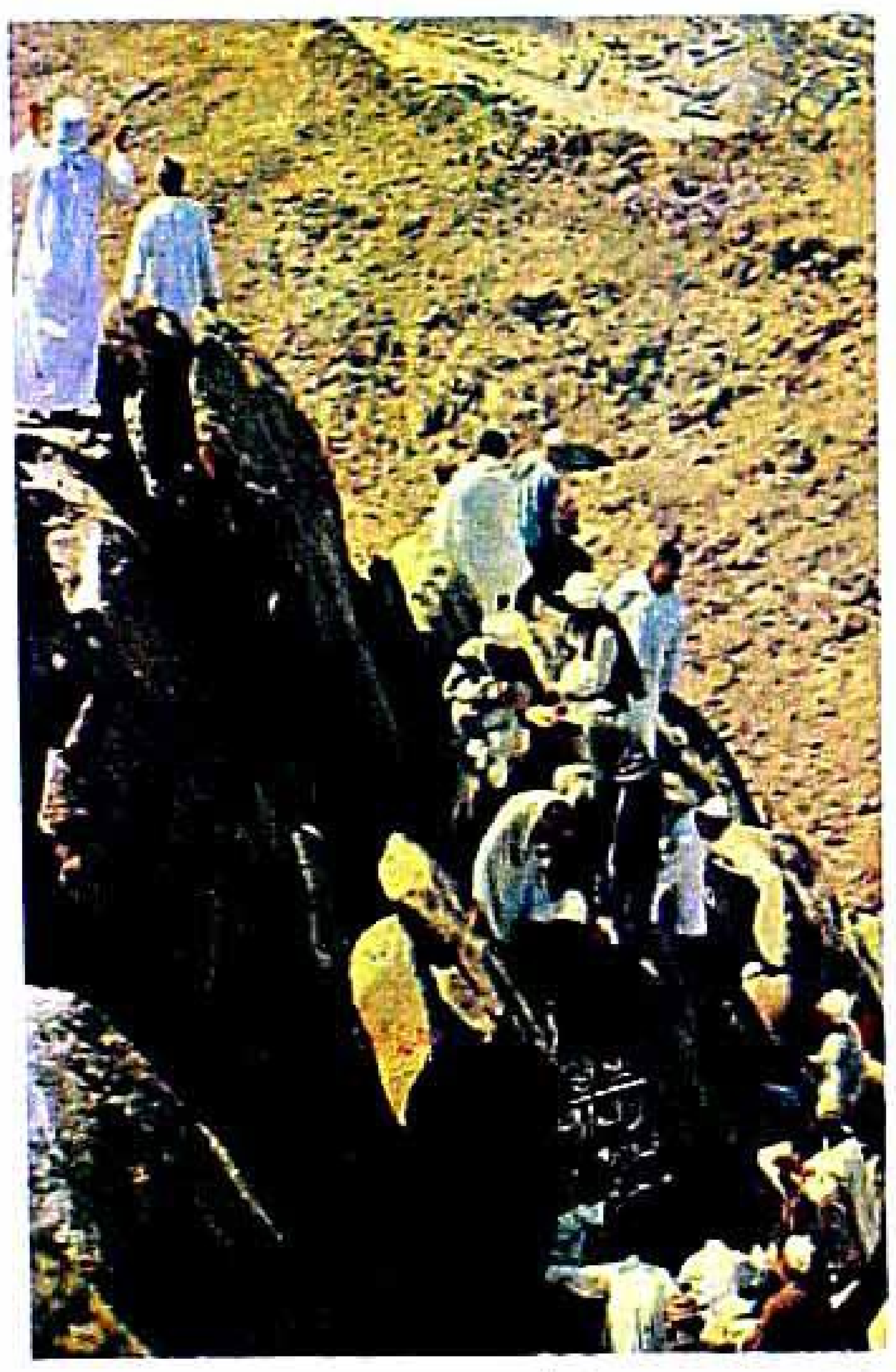

جبل النور (مقام پہلی وحی) غارِ حرا میں حجاج کرام دُعائیں مانگتے ہوئے

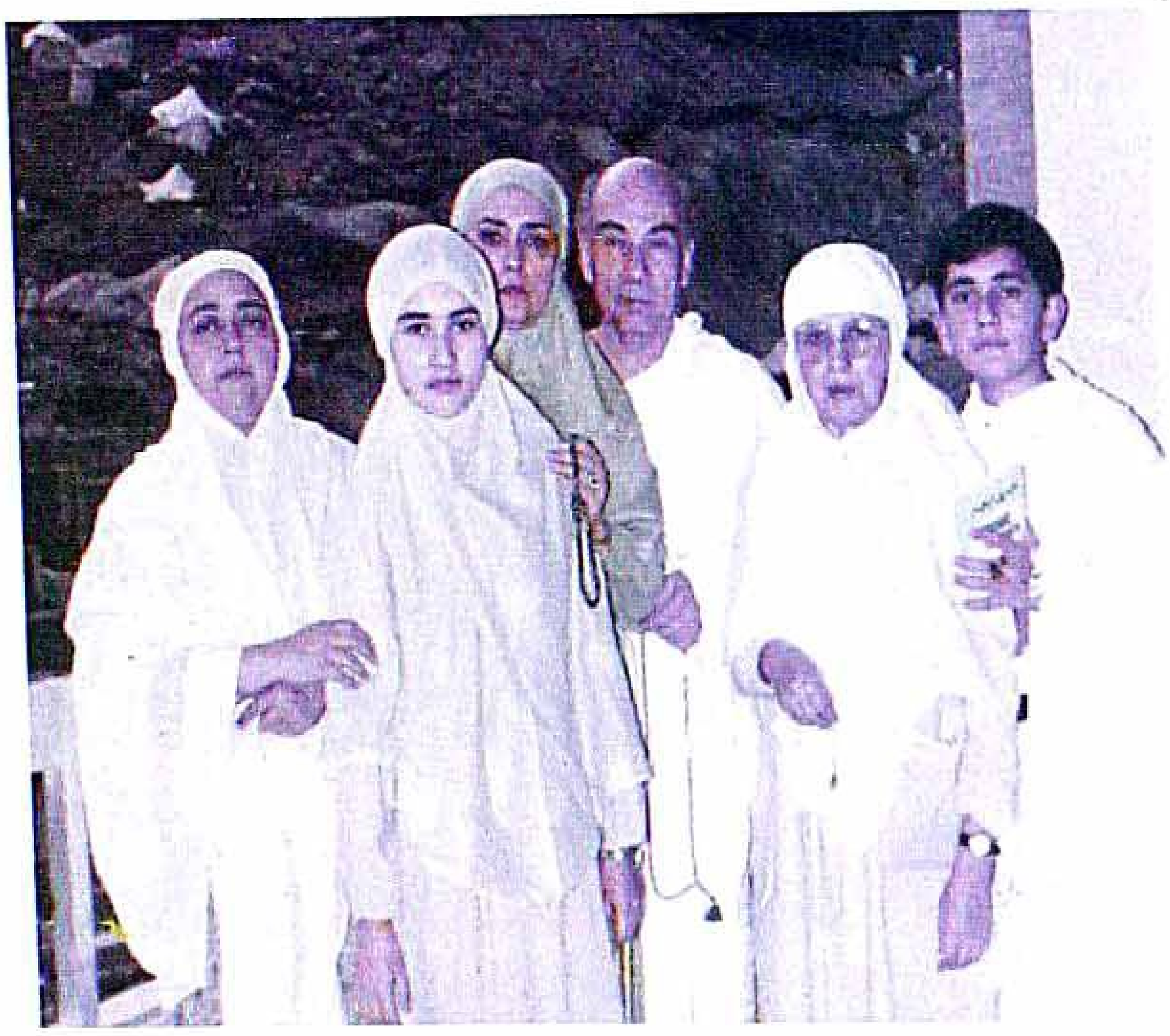

منیٰ۔ 6 ستمبر 1984ء (2 بج کر 40 منٹ)

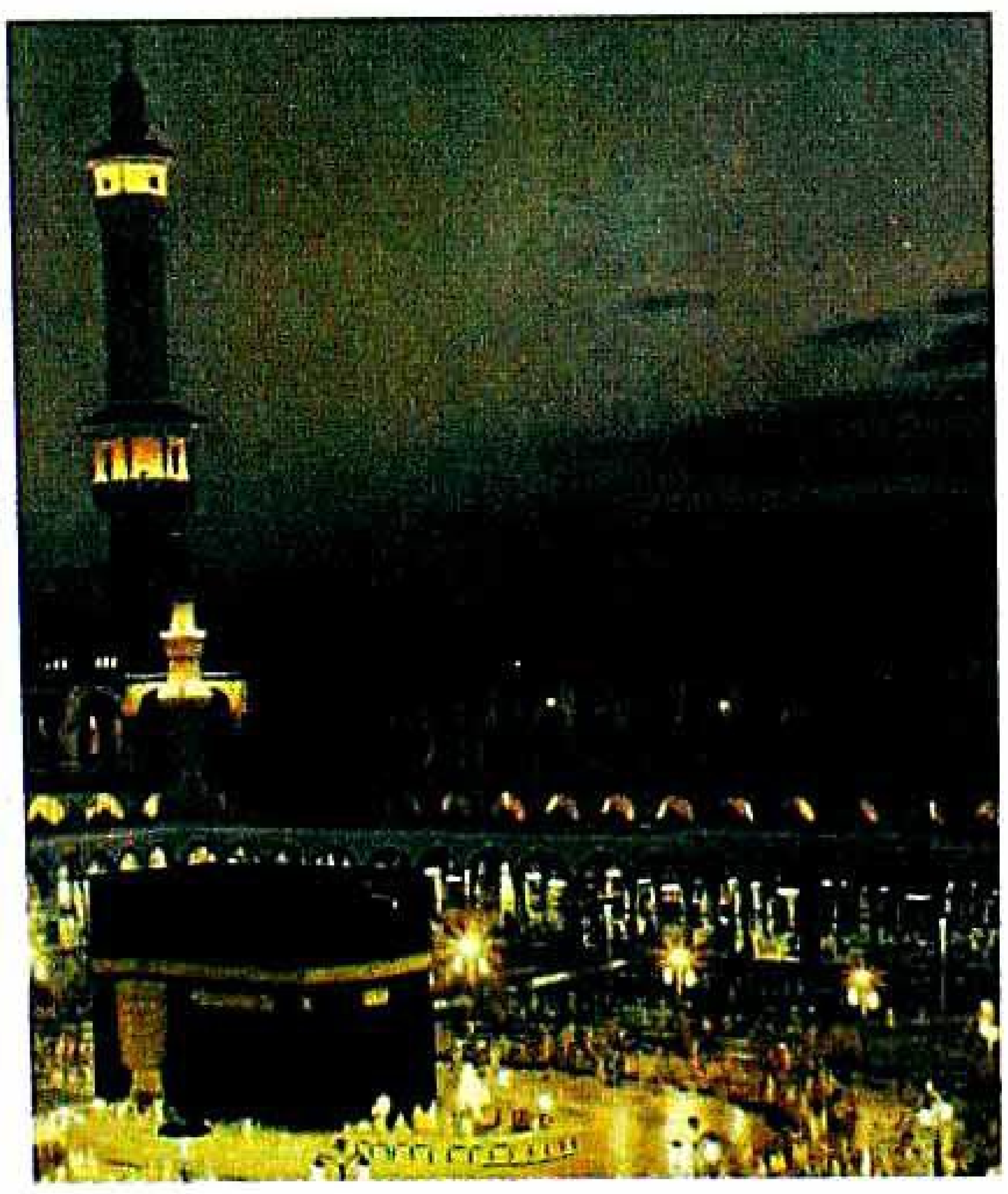

خانہ کعبہ، مسجد الحرام مکہ (رات 1½ بجے)

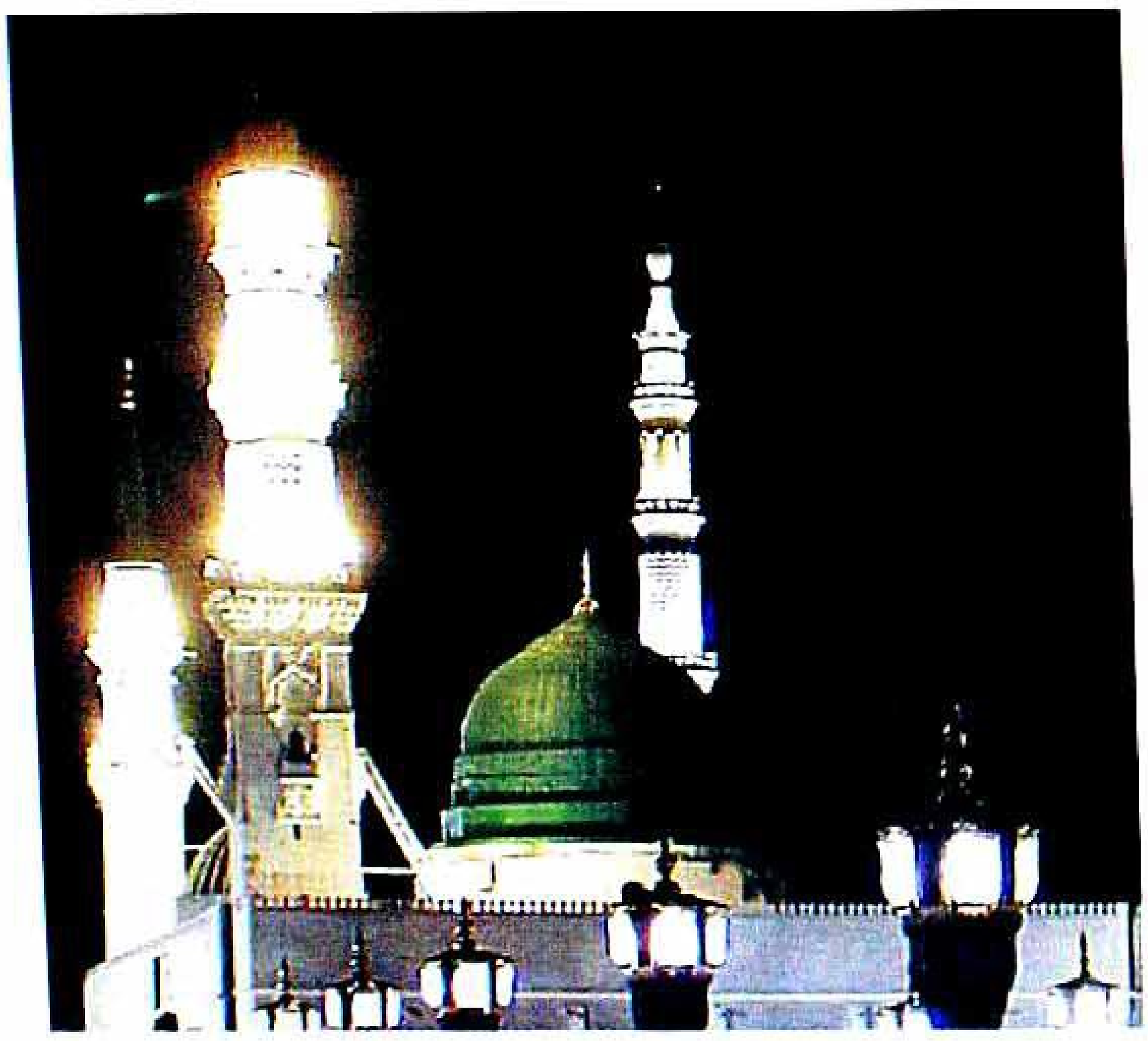

مسجد نبوی ﷺ رات 12½ بجے

Marfat.com

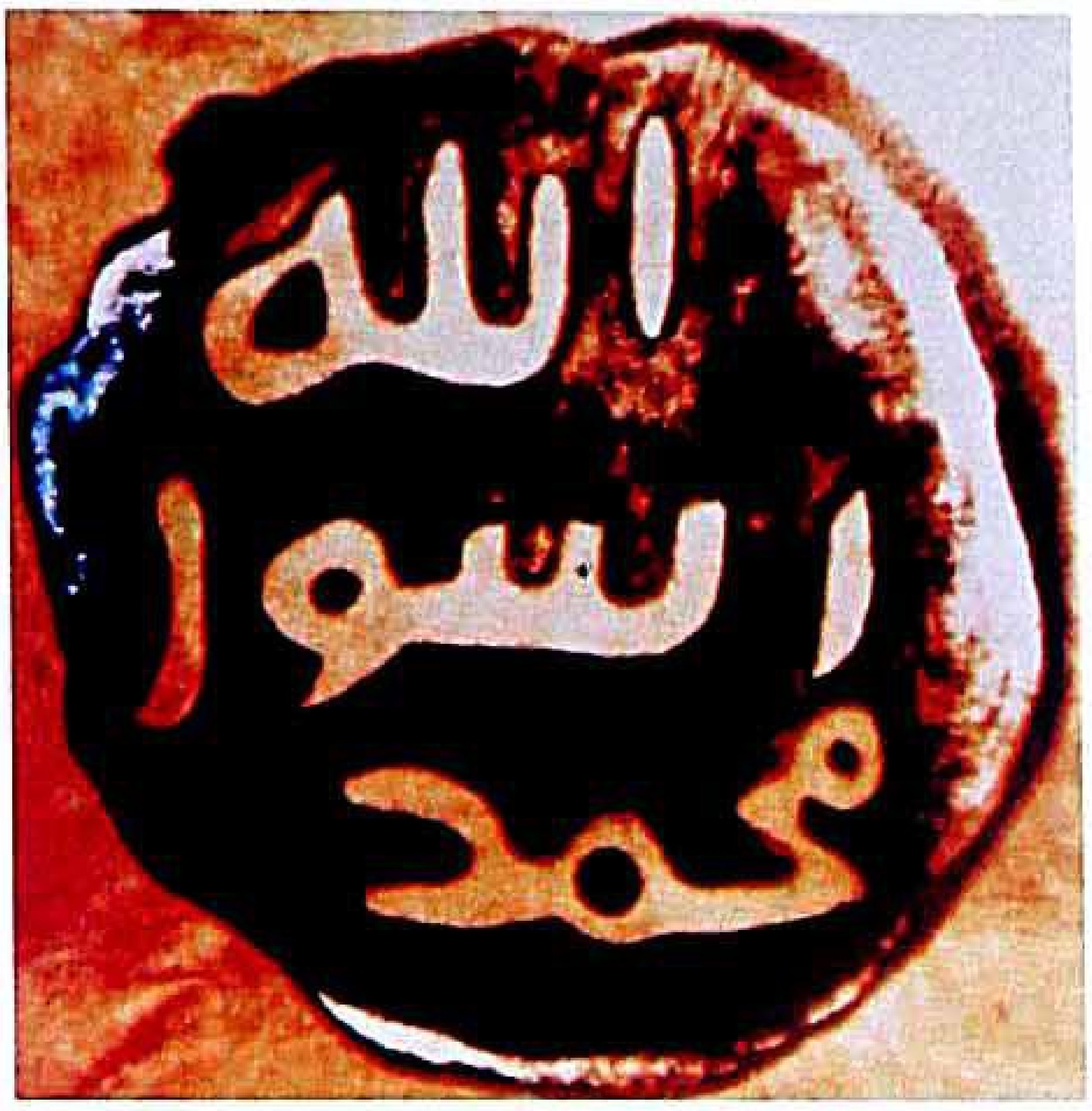

مہرِ نبی ﷺ

حجرِ اسود، حجاج کرام بوسہ لیتے ہیں، مکہ

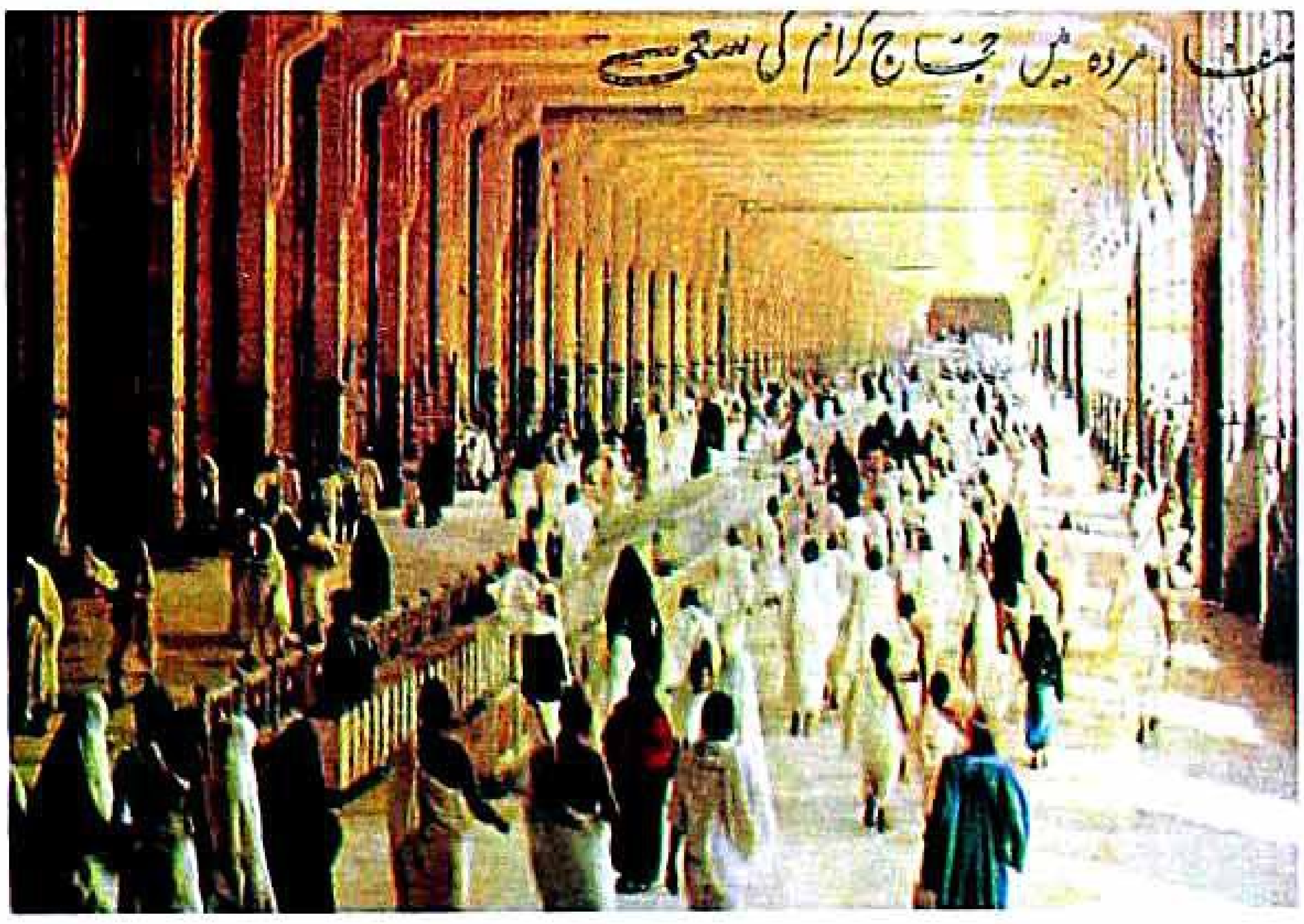

صفاء مروہ۔ حجاج کرام کا سعی۔ مکہ شریف

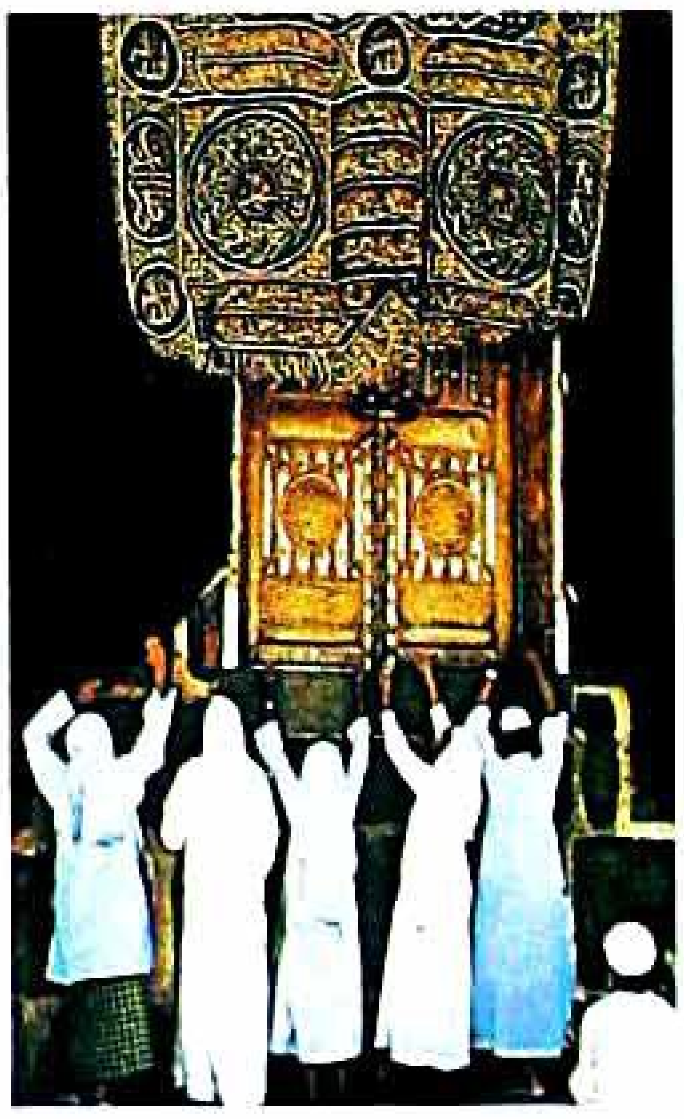

خانہ کعبہ کا دروازہ، ملتزم، مکہ شریف

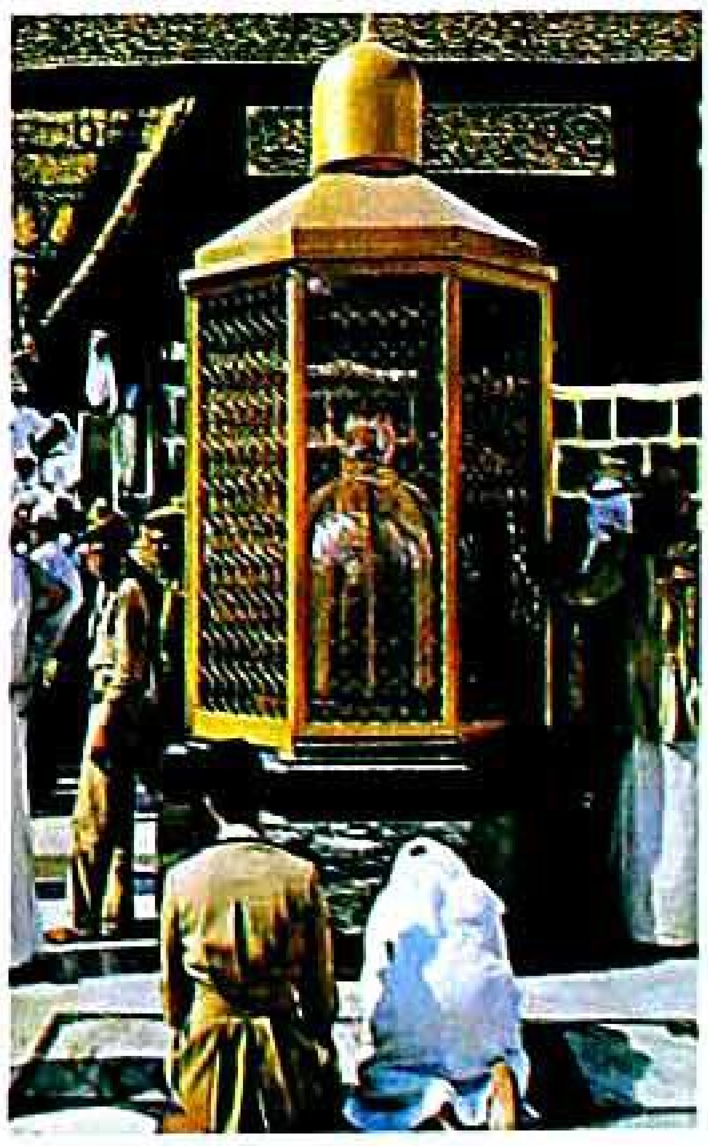

مقامِ ابراہیم خانہ کعبہ کے سامنے۔ بعد حج /
عمرہ نفل ادا کیے جا رہے ہیں

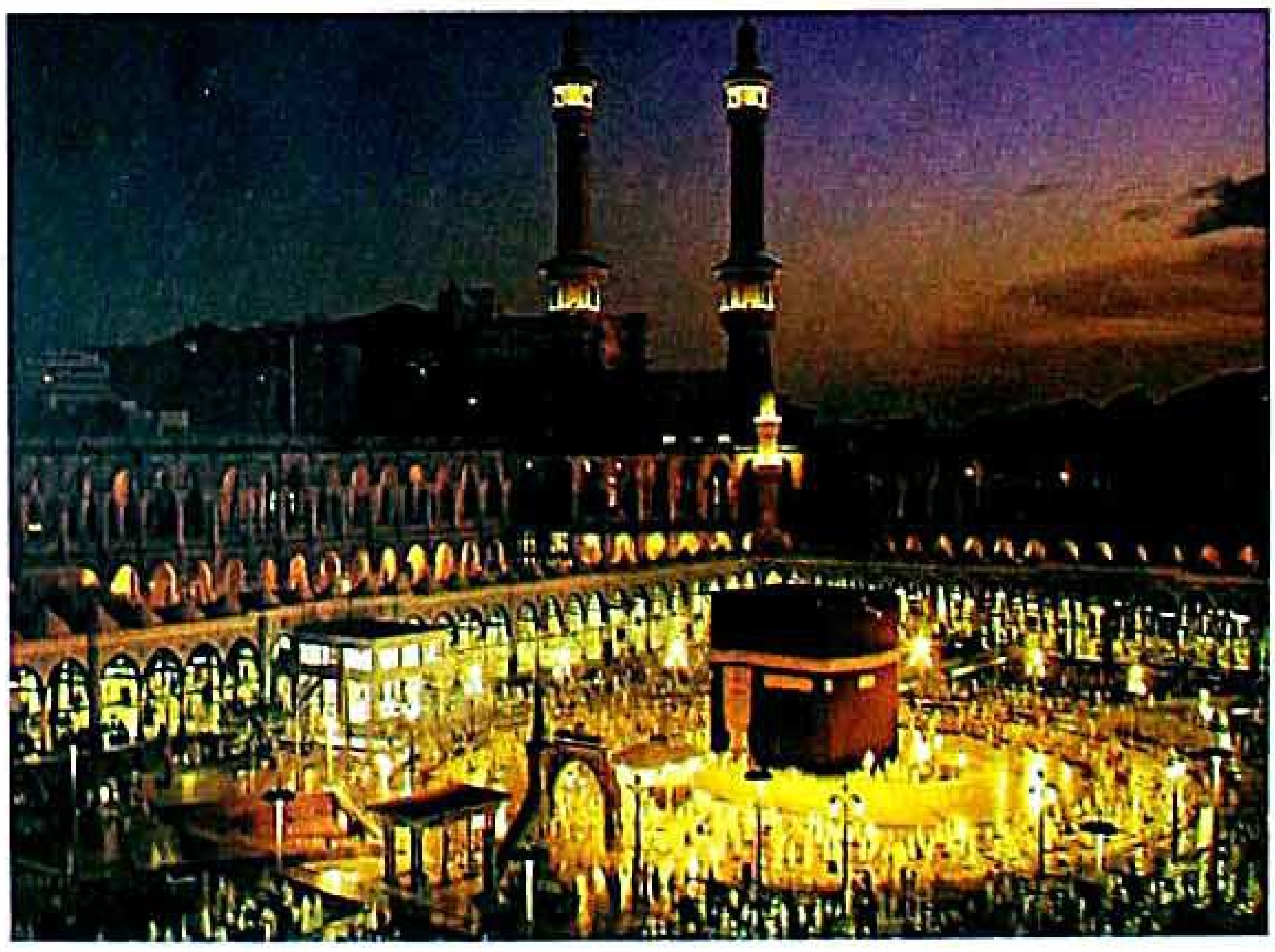

خانہ کعبہ، مسجد الحرام، مکہ شریف

Marfat.com

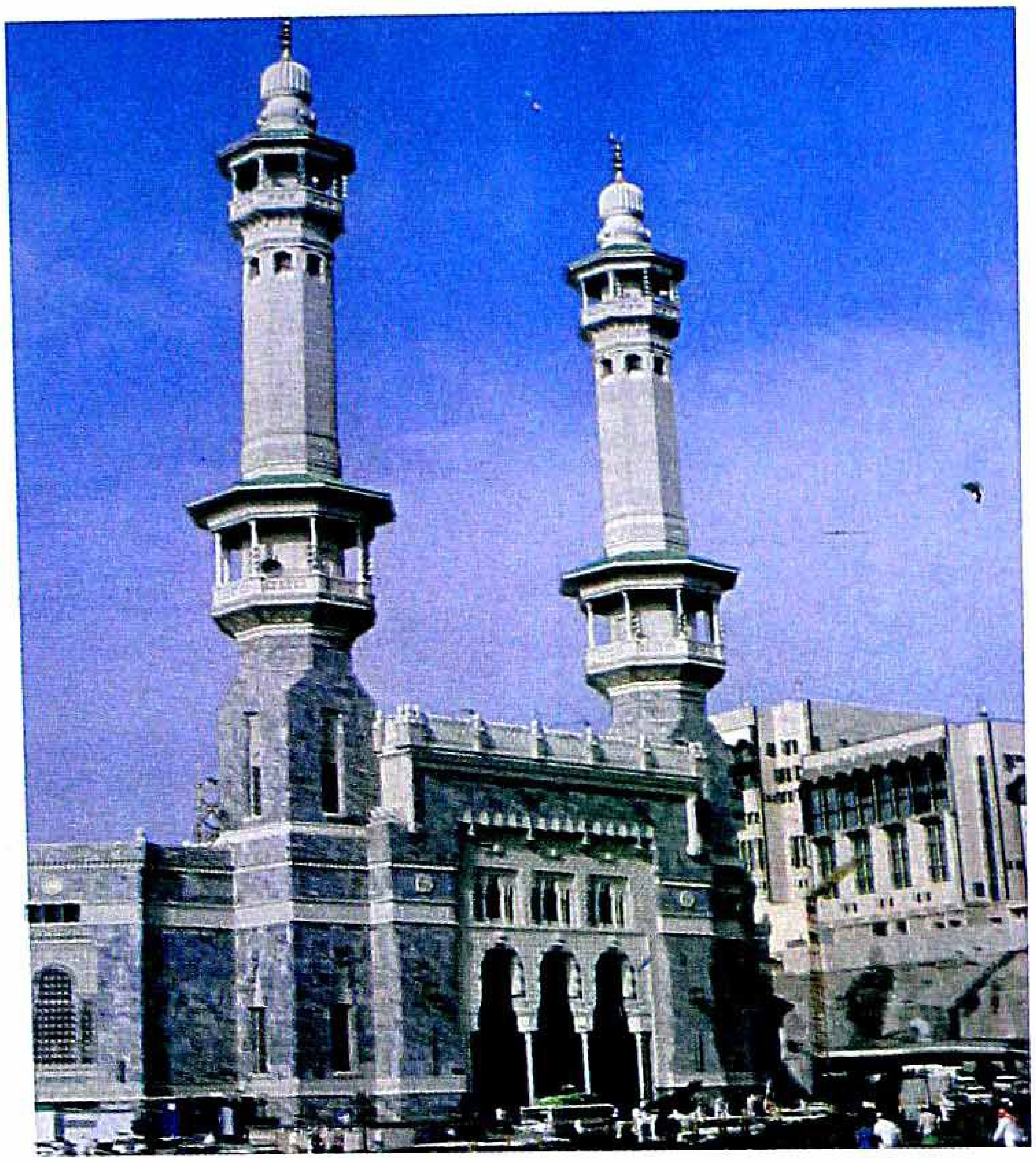

حرم شریف کا دروازہ، بابِ عبدالعزیز، مکہ مکرمہ

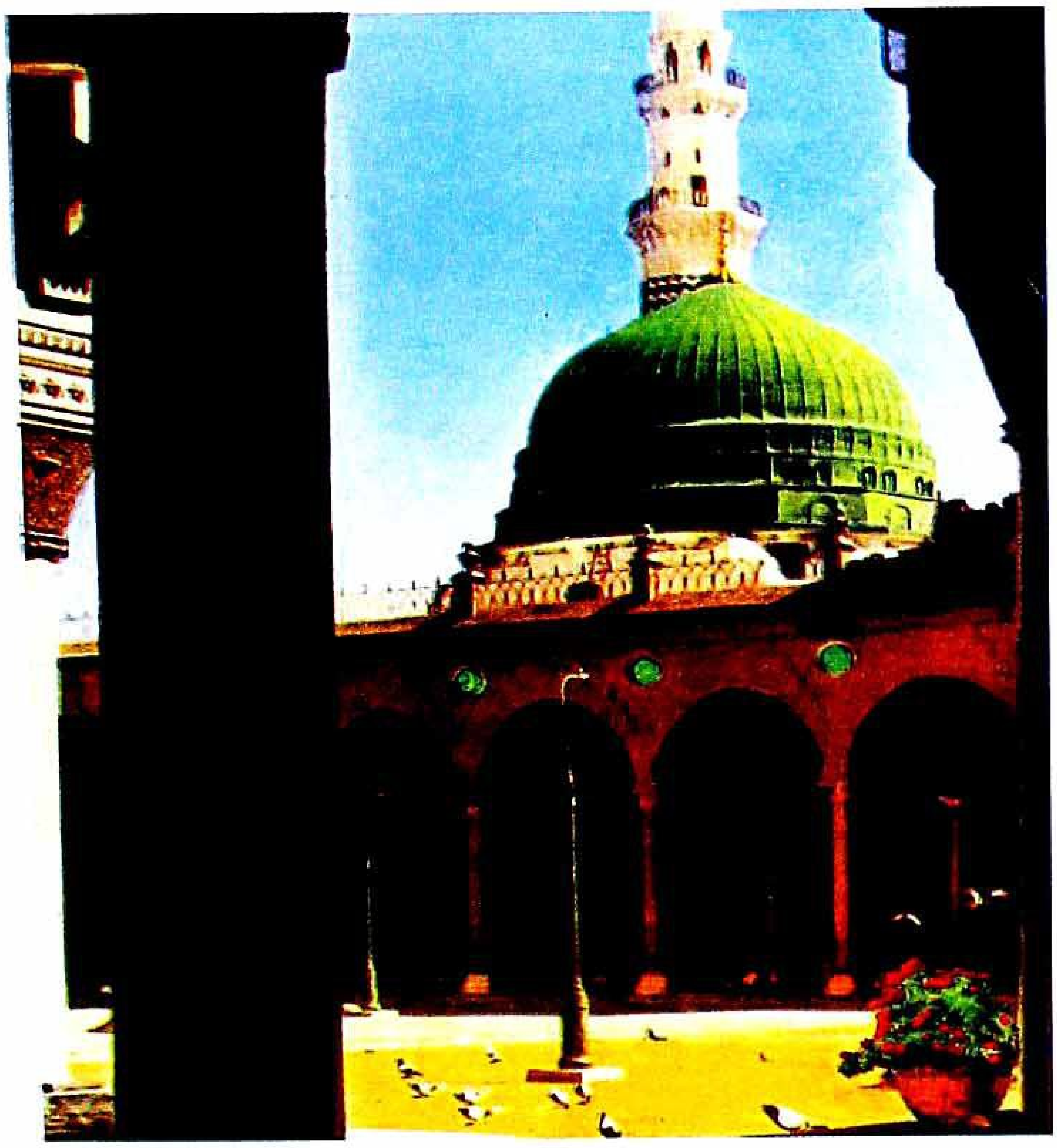

مسجد النبوی ﷺ کا اندر سے روح پرور نظارہ

Marfat.com

○

درود شریف

بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

○

Marfat.com

خاتم الانبیاء ﷺ

نعت

میری جانب بھی ہو اک نگاہ کرم
اے شفیع الوریٰ خاتم الانبیاء ﷺ

آپ ﷺ نورِ ازل، آپ ﷺ شمع حرم
آپ ﷺ شمس الضحیٰ خاتم الانبیاء ﷺ

آپ ﷺ ہیں حق نگر، آپ ﷺ ہیں حق رسا
سدرۃ المنتہیٰ، آپ ﷺ کے زیرِ پا

آپ ﷺ ہیں مظہرِ ذات ربّ العلیٰ
رہبرِ حق نما، خاتم الانبیاء ﷺ

آپ ﷺ فخرِ عجم، آپ ﷺ فخرِ عرب
آپ ﷺ فصلِ اُمم آپ ﷺ رحمت لقب

سرور ذی حشم، شانِ والا نسب
مرتضےٰ، مجتبیٰ، خاتم الانبیاء ﷺ

Marfat.com

O

شام غم لیکن خبر دیتی ہے صبح عید کی
ظلمتِ شب میں نظر آئی کرن اُمید کی

آپ سب سورج کی روشنی و چمک، حرارت اور برکتوں کا بخوبی احساس رکھتی ہوں گی۔ مگر آئیے صبح کے اُجالے اور نور کو بھی دیکھئے۔ رسول کریم ﷺ کی نوجوانی کیسی نیکیوں اور بھلائیوں سے بھرپور تھی۔ محترمہ حلیم النساء نبوت سے قبل، رسول خدا ﷺ کے حالاتِ زندگی پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

نور کی کرِنیں نبوتؐ سے قبل چمکتی تھیں

حلیم النساء صاحبہ

جیسا کہ لفظ نُور سے ظاہر ہے کہ یہ روشنی ہی کی ایک قسم ہے۔ یہ نُورِ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک روحانی نعمت ہے۔ نور ایک ایسی روحانی قوت کا نام ہے جو انسان کو برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر نیکی کی طرف گامزن کر دیتی ہے۔

نُور ایک ایسا لفظ ہے جس کو دیکھ کر یا سن کر انسان کے ذہن میں ایک چمک سی پیدا ہوتی ہے یہی چمک اس کی راہنمائی کرتی ہے۔ نور ایک ایسی بیش بہا روشنی ہے جو ہمیشہ انسان کی راہنمائی کرتی آئی ہے اور کرتی رہے گی۔ نور کی کرنیں جو ازل سے آرہی ہیں اور ابد تک رہیں گی جس کو یہ کرنیں نصیب ہو جائیں اس کے لئے زندگی سہل ہو جاتی ہے۔

یہ کرنیں نبوت سے پہلے موجود تھیں مگر انسان، انسان نہیں دکھائی دیتا تھا۔ ان کی عادت، رہن سہن اور زندگی کے طور طریقے بے نور تھے۔ جس سال آپ ﷺ پیدا ہونے والے تھے اس سال بادشاہ ابراہہ ہاتھیوں کو لے کر مکہ پر حملہ آور ہوا مگر خدا نے ابابیل پرندوں کے ذریعہ ان پر کنکریاں برسائیں اور راکھ کا ڈھیر کر دیا۔ یہ واقعہ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے کا ہے اور اس کا ذکر سورہ فیل میں

Marfat.com

موجود ہے۔

آپ ﷺ کی ولادت سے کرنیں جگمگا اٹھیں۔اس وقت ایران کے بادشاہ کے محل کے کنگرے گر گئے۔نجومیوں نے کہا کہ یہ وہ نور کی کرنیں ہیں جو آپ کی سلطنت کو تباہ کر دیں گی۔اس دن صرف عرب میں ہی نہیں بلکہ تمام دنیا میں فسق و فجور کی محفلیں اور راگ و رنگ کی مجلسیں تھم جائیں گی۔جب دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر چلیں تو سب جگہ شادیانے بجنے لگے اور خوشی کی محفلیں سجنے لگیں۔حلیمہ دائی رضی اللہ عنہا کی اونٹنی سست چل کر آئی تھی۔مگر جب آپ ﷺ کو لے کر چلی تو سب سے تیز چل کر آگے چلی گئی۔حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں برکت اور خوشی آئی بکریوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا گیا دودھ بڑھ گیا۔چراگاہوں میں ہریالی قدرتاً بڑھ گئی۔پارہ عم میں سورہ الم نشرح میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چیر کر جگر کو صاف کیا گیا نور سے پُرنور کر دیا گیا ہے اس وقت آپ ﷺ کی عمر صرف چار سال کی تھی۔

آپ ﷺ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ نبوت سے پہلے بغرض تجارت ملک شام کی طرف جا رہے تھے تو ایک راہب نے دور سے نور کی کرنیں آپ ﷺ میں دیکھ لیں۔یعنی آپ ﷺ چلتے تھے تو آپ ﷺ کے سر پر سفید ابر کا سایہ چھا جاتا تھا۔درخت، پہاڑ اور جانور سب نے سجدہ کیا۔راہب نے آپ ﷺ کے چچا سے کہا کہ یہ بچہ نبی بنے گا۔اس کی دشمنوں سے حفاظت کرو کیونکہ میں اس میں وہ کرنیں دیکھ رہا ہوں جن کے متعلق ہماری کتابوں میں پیشن گوئی کی گئی ہے۔

آپ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔آپ ﷺ تنہا چلتے تھے تو درمیانہ قد نظر آتا تھا اور کسی مجمع میں نکلتے تھے تو بڑے قد والوں سے زیادہ قد بلند ہو جاتا تھا۔آپ ﷺ کسی

Marfat.com

مفلس کی مدد کرتے تو وہ تونگر ہو جاتا تھا کسی کا سودا سلف لا دیتے معذور لوگوں کی مدد کرتے۔ محلّہ والوں کی بکریاں جنگل لے کر جاتے تھے غرض جس کی مدد کی وہ تونگر ہو گیا۔ آپ ﷺ کی سچائی اور دیانت داری کی وجہ سے عرب کے لوگ آپ ﷺ کو امین و صادق کہتے تھے۔ نبوت سے پہلے عرب کے شرفا نے مل کر حلف الفضول قائم کیا تھا جس میں آپ ﷺ بھی شامل تھے۔

آپ ﷺ نے لوگوں کو صراطِ مستقیم کی راہیں دکھائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں نور کی شعاؤں سے نوازا اور صحیح راستہ حق دکھایا۔ نور کی برکت کی وجہ سے تین سو تیرہ نہتے مسلمانوں نے ایک ہزار کافروں پر فتح حاصل کی تھی۔

ابو جہل بھی کہا کرتا تھا کہ محمد ﷺ سچا ہے مگر میں ان کی باتوں کو جھوٹ قرار دیتا ہوں۔ مکہ جہاں پر ذرا سی باتوں پر قتل و خوں کئی کئی سال رہا کرتا تھا اب وہاں نور ہی نور چمکنے لگا۔ جس کی روشنی میں لوگوں نے ہدایت پا کر دین و دنیا میں کامیابی حاصل کر لی۔ ان تمام واقعات سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ چودہ سو سال گزرنے کے باوجود وہاں پر دن ہو یا رات نور ہی نور نظر آتا ہے۔ یہ وہ کرنیں ہیں جو آپ ﷺ کی نبوت سے پہلے اٹھی تھیں اور ابد تک چمکتی رہیں گی۔

O

Marfat.com

○

درود شریف

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

○

Marfat.com

بارگاہ رسالت ﷺ میں

حفیظ لدھیانوی

چشمہ فیض ہے رواں تیرا
سب یہ ہے لطف بیکراں تیرا
اشک میں آہ صبح گاہی میں
نام ہے زیب داستاں تیرا
دل کی دھڑکن میں یاد ہے تیری
نغمہ جاں ہے ترجماں تیرا
ایک عالم میں جس کی خوشبو ہے
وہ ہے شاداب گلستان تیرا
تیری رفعت ہے ماورائے خیال
ہے الگ سب سے آسماں تیرا
تیرا ہر لفظ عظمتوں کا امین
روح پرور ہر اک نشاں تیرا

Marfat.com

ذرے ذرے میں ہے جمال تیرا
نور ہے ہر کہیں عیاں تیرا

قلب روشن ہے تیرے جلووں سے
خلوت جاں میں ہے مکاں تیرا

مثل راہ چراغ روشن ہے
منزل زیست میں نشاں تیرا

O

Marfat.com

O

تیرے ہوتے ہوئے محفل میں جلاتے ہیں چراغ
لوگ کیا سودا ہیں، سورج کو دکھاتے ہیں چراغ

اب مسز اظہر سعید صاحبہ " کوکب اسلام کا طلوع " کے عنوان سے اپنا مقالہ پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

کوکب اسلام کا طلوع

بیگم اظہر سعید خان

سجدۂ شکر بدرگاہ رب العزت کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس ذات اقدس رحمت العالمین کی تقریب میلاد منانے جمع ہوتی ہیں۔ آغازِ سخن کے لئے میری زبان پر بے ساختہ یہ اشعار آ رہے ہیں۔

آئیہ کائنات کا معنے دیدیاب تو
نکلے تیری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو
میرا نشیمن نہیں درگہ میر و وزیر
میرا نشیمن بھی تو شاخ نشیمن بھی تو!
تجھ سے میری زندگی سوز و درد و داغ
تو ہی میری آرزو، تو ہی میری جستجو

اس تقریب سے مقصد اس ذات گرامی کی سیرت طیبہ کا تذکرہ جلیل ہے ایک ترشے ہوئے ہیرے کی مانند، اس سیرت مقدسہ کے مختلف پہلو ہیں لیکن ہر پہلو بجائے خود ایک تابندہ گوہر ہے۔ آج میں جس گوشہ کی جھلک دکھانے والی ہوں۔ اس میں لڑکپن کے حالات سے لے کر وحی تک کے واقعات شامل ہیں۔

جیسا کہ ابھی بتایا گیا ہے کہ حضور ﷺ پیدائش سے قبل ہی شفقت پدری

Marfat.com

اور چھ سال کی عمر میں مہر مادری سے محروم ہو گئے۔ان دونوں کی وفات کے بعد دادا کا دم آپ کے لئے غنیمت تھا لیکن پیرانہ سالی میں یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کسے معلوم تھا کب تک جلے گا دو سال بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ دادا کا انتقال ہو گیا اور اس طرح کمسن محمد ﷺ ایک مرتبہ پھر بے یارو مددگار رہ گئے۔ابوطالب ماں کی طرف سے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔اس لئے دادا نے آپ ﷺ کو ان کی تحویل میں دے دیا۔بہرطور کمسن محمد ﷺ کی زندگی کا نیا دور شروع ہوا۔

سادہ زندگی اور اس کی ذمہ داریوں نے رسول پاک ﷺ پر کمسنی میں ہی اثر ڈالنا شروع کر دیا وہ زندگی کو خوش باش اور لاابالی نظر سے دیکھنے کی بجائے اسے سنجیدگی سے غور کرنے پر مائل ہوئے۔شاید یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ ۱۲ سال کی عمر میں ہی چچا کے ساتھ تجارتی دورے پر جانے کے لئے مشتاق نظر آتے ہیں۔

اسی عمر میں شہ سواری، تیراندازی، نیزہ بازی اور سپاہ گری سے دلچسپی عرب نوجوان کا مرغوب مشغلہ ہوا کرتا تھا۔حضور ﷺ کے ہم عمر چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ان مشاغل میں مصروف رہتے تھے لیکن آپ ﷺ کو ان کاموں سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ جنگ فجار میں حضور ﷺ کے سب چچاؤں نے حصہ لیا تھا۔لیکن اس میں آپ کا عملی حصہ کیا تھا۔خود فرماتے ہیں۔

"میں اپنے چچاؤں کو تیر دیتا جاتا تھا جو دشمنوں کی جانب سے آتے تھے"۔

جنگ و جدال سے حضور ﷺ کو فطری نفرت تھی۔خونریزی آپ ﷺ کی افتادِ طبع کے خلاف تھی۔ مدافعتی عمل سے بڑھ کر اور کسی قسم کی شرکت آپ ﷺ کو گوارہ نہ تھی میلان طبع کے مطابق فعال حصہ لینے کا موقع اس وقت آیا جب جنگ فجار کے تباہ کن اثرات دیکھ کر عمایدین مکہ نے حلف الفضول کی بنیاد بنا ڈالی۔

Marfat.com

آنحضرت ﷺ اپنی کم عمری کے باوجود اس معاہدہ میں پیش پیش اور بے حد خوش تھے۔ حضور ﷺ عہد نبوت میں اس واقعہ کو یاد کر کے فرمایا کرتے تھے"۔

"اس معاہدے کے مقابلے میں اگر مجھے سرخ اونٹ بھی دیئے جاتے تو میں نہ لیتا"۔

بت پرستی کی لغویت تو ہوش سنبھالتے ہی آپ ﷺ پر عیاں ہو چکی تھی انسان بے جان پتھروں کے سامنے سرنیاز خم کرے، مضحکہ خیز بات تھی آپ ﷺ کو ابتدا ہی سے بتوں سے نفرت تھی۔ قربان گاہوں پر ذبح کیے ہوئے جانور کا گوشت کھانا گوارا نہ کرتے۔ آپ ﷺ کے چچا ابو طالب جب پہلی مرتبہ آپ ﷺ کو سفر تجارت پر لے گئے تو بصرہ پہنچ کر عیسائی راہب بحیرہ کی خانقاہ پر قیام کیا۔ راہب کو حضور ﷺ میں کچھ ایسی نشانیاں اور علامات نظر آئیں جو موعود نبی آخرالزماں ﷺ کے متعلق یہود ونصاری کی مقدس کتابوں میں مذکور تھیں۔ بحیرہ نے آپ ﷺ سے سوال کیا اور کہا" آپ کو لات وعزیٰ کی قسم سچ سچ بتانا۔ حضور ﷺ نے اس کمسنی میں ہی ٹھوک کر جواب دیا" اگر قسم دے کر پوچھنا ہی ہے تو خدا کی قسم دو۔ لات وعزیٰ کیا چیز ہے؟" قریش مکہ کے خوارہ اور متولیان کعبہ کے ایک نوخیز فرزند کے منہ سے ایسے خیالات کا اظہار بڑی حیرت کی بات تھی۔

رسول مقبول ﷺ نہایت رحمدل اور سخی تھے۔ بیواؤں کی دستگیری اور یتیموں کی سرپرستی فرماتے۔ آپ ﷺ اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی گھر لاتے تو آدھا حصہ چچی کو دوسرا حصہ یتیموں، بیواؤں، ضعیفوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیتے۔ حضور ﷺ نے تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ آپ ﷺ کی معاملہ فہمی اور دیانتداری کو دیکھ کر بڑے بڑے تاجر اپنا قیمتی سامان آپ ﷺ کے حوالے کرنے لگے۔ آپ ﷺ

Marfat.com

اپنے مال کو فروخت کرنے سے پہلے اچھی طرح پرکھ لیا کرتے اور اس کی خوبیوں کے ساتھ خامیوں پر بھی نگاہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کی صدق اور امانت پر لوگوں کو پورا اعتماد تھا۔ اس لئے پوری قوم آپ ﷺ کو صادق اور امین پکارنے لگی۔ عقل حیران ہے کہ بیس سالہ ناتجربہ کار نوجوان نے تقویٰ وطہارت کا یہ بلند معیار کہاں سے اپنایا۔

قبیلہ بنو اسد کی ایک معزز بیوہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا مالدار اور نیک عورت تھیں۔ انہوں نے حضور ﷺ کی شہرت سنی تو اپنے غلام میسرہ کے ذریعے آپ ﷺ کو بلا بھیجا اور سامان تجارت شام لے جانے کی فرمائش کی۔ حضور ﷺ نے منظور فرمایا اور غلام کو ساتھ لے کر شام روانہ ہو گئے۔ واپسی پر میسرہ نے آپ ﷺ کی دیانت اور امانت، خوش اخلاقی، پاکبازی اور شرافت کا ذکر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے سنا اور بہت متاثر ہوئیں۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے شادی کا پیغام بھجوایا۔ حضور ﷺ نے اپنے سرپرست چچا سے مشورہ کیا ابوطالب نے رضامندی کا اظہار کیا اور کہا "پاکیزہ محمد ﷺ اور طاہرہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے بہتر جوڑا کون سا ہوگا"۔ شادی کے وقت آپ ﷺ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر چالیس تھی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اصرار پر آپ ﷺ ان کے مکان ہی میں منتقل ہو گئے۔ شادی کے تین سال بعد خدا تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا کیا اس کا نام قاسم رکھا۔ قاسم پاؤں چلنا سیکھے ہی تھے کہ بیمار ہوئے اور فوت ہو گئے۔ اس کے یکے بعد دیگرے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ زینب رضی اللہ عنہا، رقیہ رضی اللہ عنہا، اُم کلثوم رضی اللہ عنہا اور فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا۔ حضور ﷺ کو بچوں سے بہت محبت تھی۔

حضور ﷺ کی عمر پینتیس سال ہو گی کہ مکہ میں سخت قحط پڑا۔ لوگ فاقوں

Marfat.com

مرنے لگے۔ حضرت محمد ﷺ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی تھیلیوں کے منہ کھول دیئے۔ باہر سے غلہ منگوا کر مفت تقسیم کیا اور سینکڑوں لوگوں کو موت کے منہ سے بچایا۔ حضور ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی مرضی کے مطابق تمام مال راہِ خدا میں خرچ کر دیا۔ کنیزوں اور غلاموں کو آزاد کر کے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بھی اپنے ساتھ درویشانہ زندگی بسر کرنے کا سبق دیا۔

اس زمانہ میں اہل مکہ نے خانہ کعبہ کی تعمیرِ نو کا ارادہ کیا۔ تمام قبائل نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ لیکن جب حجرِ اسود کو اس کی جگہ رکھنے کا وقت آیا تو ہر قبیلہ کی یہی خواہش تھی کہ وہ اس سعادت کو حاصل کرے، جھگڑا اس قدر بڑھا کہ تلواریں نکل آئیں۔ مغیرہ نے جو ایک راست گو اور صلح کن شخص تھے۔ فیصلہ کیا کہ کل صبح جو بھی پہلا شخص بیت اللہ کے دروازے میں داخل ہوگا اس کا حکم مانا جائے گا۔ دوسرے دن سب سے پہلے آنے والی پاکیزہ ہستی رسول کریم ﷺ کی تھی۔ جب لوگوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو خوش ہوئے اور کہا کہ آپ ﷺ امین ہیں ہمیں آپ ﷺ پر بھروسہ ہے آپ ﷺ جو فرمائیں گے ہمیں منظور ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا" میرے پاس ایک چادر لاؤ"۔ آپ ﷺ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر پھیلی ہوئی چادر پر رکھ دیا اور فرمایا" ہر قبیلہ کا نمائندہ اس چادر کا ایک ایک کونہ پکڑے اور سب مل کر اسے اٹھائیں "سب معززین کعبہ نے اس فیصلہ پر آمنا و صدقناً کہا۔ حضور ﷺ کے تدبر اور ذہانت نے ایک خطرناک جھگڑے کو بطریق احسن سلجھا دیا۔

نزول وحی سے چھ مہینے قبل آپ ﷺ کو نہایت واضح اور سچے خواب دکھائی دینے لگے اور اس عالم رویا کا سلسلہ برابر چھ ماہ تک جاری رہا۔ آپ ﷺ جو خواب

Marfat.com

دیکھتے صبح اس کی تعبیر ہو جاتی۔ اس میں خداوندی مصلحت یہ تھی کہ حضور ﷺ کے قوائے بشری کو نزول وحی کا عادی بنایا جائے تاکہ جب حضرت جبریل علیہ السلام پیغام رسالت لے کر آئیں تو آپ ﷺ کے قویٰ اسے قبول کرنے کے متحمل ہوں۔ جب آپ ﷺ کی عمر تینتیس سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کو ایک روشنی اور چمک نظر آنے لگی۔ آپ ﷺ اس روشنی کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے تھے۔ اس چمک میں کوئی آواز یا صورت نہ ہوتی تھی۔ بعثت کا زمانہ جس قدر قریب ہوتا جاتا تھا آپ ﷺ اتنے ہی خلوت گزیں ہوتے جاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ اکثر پانی اور ستو لے کر شہر سے کئی کوس دور سنسان جگہ کوہ حرا کے ایک غار میں جا بیٹھتے اور عبادت کیا کرتے۔ سات برس کا زمانہ اسی شوق عبادت اور خلوت نشینی میں گزرا یہاں تک کہ آپ ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی۔

O

Marfat.com

O

درود شریف

خلق کے سرور ﷺ شافع ﷺ محشر
صلّ اللّٰہ علیہ وسلم
مرسل داور ﷺ خاص پیغمبر ﷺ
صلّ اللّٰہ علیہ وسلم

O

Marfat.com

نعت

طفیل ہوشیاری پوری

خلاق کائنات کی پہچان دے گیا
انسانیت کا درس ایک انسان دے گیا

کن کن عنایتوں کا کوئی تذکرہ کرے
وہ دینؐ دے گیا ہمیں ایمان دے گیا

کر کے عطا دلوں کو بصیرت کی روشنی
بندوں کو حسن ذات کا عرفان دے گیا

دل آشنا نہیں تھے پیام سروش سے
وہ تشنہ گان روح کو وجدان دے گیا

اترا حرا سے حاصل لوح و قلم لئے
اور آیتوں کی شکل میں قرآن دے گیا

میرا منہ کیا جو میں دعویٰ کروں اس کی محبت کا
خدا جس کا ثنا خواں ہے، خدائی جس پہ قرباں ہے

Marfat.com

O

بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرچشمہ محبت وانسانیت ہیں۔ مسز خالدہ سرور صاحبہ اہلِ محفل کے سامنے ''سرچشمہ ہدایتؐ اور بنیادی ارکان اسلام'' کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

سرچشمہ ہدایت رسول کریم ﷺ

اور بنیادی ارکان اسلام

مسز خالدہ سرور

سورۃ توبہ میں ارشاد ربانی ہے۔ ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَه' بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَه' عَلَی الدِّیْنِ کُلِّه وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ٥

ترجمہ جب ہم تاریخ کے وسیع دائرے پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں طرح طرح کے معلمین نظر آتے ہیں۔ کہیں آتش بیان خطیب ہیں عظیم فلسفہ دان ہیں تو کہیں بادشاہوں اور شہنشاہوں کا ہجوم غرض کہ ہر میدان میں ہمیں بڑے بڑے قائد نظر آئیں گے۔ جب ہم ان کے کارناموں پر نظر ڈالتے ہیں تو ان کی جزوی خیر وفلاح کے سوا کچھ نظر نہیں آتا بلکہ ان کی اصلاحات میں بے شمار نقائص نظر آتے ہیں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے سوا تاریخ میں کوئی عنصر دکھائی نہیں دیتا جس نے انسان کو اندر سے بدلا ہو۔ آپ ﷺ کی دعوت وہدایت نے پورے اجتماعی انسان کو بدل کر رکھ دیا۔

محسن انسانیت ﷺ کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب ساری انسانیت تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس دور کی جہالت، بربریت کی داستانیں ہم بے شمار

Marfat.com

بار پڑھ اور سن چکے ہیں۔ اس ناامیدی کے عالم میں رحمت خداوندی جوش میں آئی اور فاران کی چوٹیوں سے ایسا آفتاب طلوع ہوا جس سے کائنات کا گوشہ گوشہ منور ہو گیا۔

کلمہ طیبہ

پیغمبر اسلام ﷺ نے کسی اعتقاد اور نظریہ کے بغیر یہ کام نہیں کیا بلکہ ذات گرامی سچائی کی عظیم مشعل لے کر اٹھی اور ساری زندگی مسلسل کاوشوں سے یہ کام سرانجام دیا۔ آپ ﷺ کے پاس منظم اور مربوط ضابطہ حیات تھا اور اس ضابطہ حیات کا انقلابی کلمہ تھا۔ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہ آسان مختصر لیکن معنی کے لحاظ سے اتنا ہی عمیق۔ ایک اللہ کے سوا الٰہ نہیں۔ الٰہ ایسی ہستی کو کہتے ہیں جس کی بندگی اور غلامی کی جائے جس کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور اس کی عظمت اور پرستش کی جائے جس سے ڈر اور امید دونوں وابستہ ہوں جس کے منع کئے ہوئے امر سے بچا جائے اور بتائے ہوئے اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کا تہیہ کیا جائے جس کی رضا کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا جائے۔ اس کلمہ سے متعلق چار باتیں اور ذہن میں رکھنی چاہئیں۔ اول یہ کہ اس کے الفاظ صحیح یاد ہوں، دوسرے اس کے معنی کا پتہ ہو، تیسرے اس کا مطلب کا علم ہو، چوتھا اس کے تقاضوں کو معلوم کر کے ان پر عمل کیا جائے۔

اس کلمہ کا دوسرا جزو محمد ﷺ رسول اللہ، محمد ﷺ اللہ کے پیغمبر ہیں اس کے معنی یہ کہ لا الہ الا اللہ کے ذریعے جو اقرار کیا ہے اس کی بجا آوری کے لئے محمد صلی اللہ کی رہبری کی ضرورت ہوگی۔ انہی کے ذریعے ہمیں خدائی احکامات کا علم

Marfat.com

ہوگا۔ اُس اللہ کی اطاعت کے ساتھ رسول خدا ﷺ کی اطاعت بھی لازمی ہوگی۔ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ۔ رسول کی محبت کو خدا کی محبت قرار دیا گیا ہے۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ ٥ پھر خداوند تعالے کھلے الفاظ میں یوں اعلان فرماتے ہیں۔

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْ

جو کچھ رسول ﷺ تمہیں حکم دیں اسے لو اور جس کا منع کریں اس سے باز رہو تو معلوم ہوا کہ رسول ﷺ کا حکم خدا کا حکم ہے۔ چنانچہ کلمہ طیبہ پڑھ لینے اور دل سے اقرار کرنے کے بعد نبی کریم ﷺ کے ذریعے ہمیں پہلا حکم جو ملا۔

۲۔ نماز ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ ہر عاقل بالغ پر فرض ہے ہر مرد عورت پر فرض ہے۔ جو لوگ اس حکم کی پابندی نہیں کرتے وہ گویا اپنے کلمہ کے ذریعہ سے کئے گئے اقرار کو اپنے عمل سے جھوٹا ثابت کرتے ہیں۔

نماز

نماز افضل ترین عبادت ہے، حدیث پاک میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔ نماز کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کو وقت پر اور ٹھیک طرح ادا کرنے سے نمازی کے تمام اعضا عبادت میں بندھ جاتے ہیں۔ ٹھیک طرح نماز ادا کرنے والا شخص ہی کامیاب و بامراد ہوگا ورنہ وہ آخرت میں بڑے گھاٹے اور خسارے میں رہے گا۔ نمازی کا ہر عضو خدا کے حکم پر چلنے کی مشق کرتا ہے۔ اگر نماز ہماری صحیح طور پر ادا ہو جائے تو نماز سے باہر بھی ہمارے بدن کو کوئی حصہ خدا کے حکم کی نافرمانی نہ کرے گا کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے

Marfat.com

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ

ترجمہ: بے شک نماز تمام بے حیائی کی باتوں اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ قرآن پاک میں جتنی بار نماز کا حکم دیا گیا ہے پھر مرد حضرات کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ نماز کے اس اہم فریضہ کو باجماعت مسجد میں ادا کریں۔ وَارۡکَعُوۡا مَعَ الرّٰکِعِیۡنَ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ حدیث نبوی ﷺ میں فرمایا گیا ہے کہ جماعت سے ادا کی گئی ایک نماز تنہا پڑھی ہوئی نماز سے ستائیس درجہ اول ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں منافق بھی نماز چھوڑنے سے ڈرتے تھے کہ اس طرح ہمارا اسلام کا دعویٰ غلط ثابت ہو جائے گا۔

روزہ

اسلام کا تیسرا رکن روزہ ہے۔ یہ بھی ہر مسلمان ذی ہوش پر فرض ہے۔ یہ روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔ سال بھر میں ایک ماہ کے روزے فرض ہوتے ہیں۔ ان کا مقصد تزکیہ نفس، پرہیزگاری اور خوف خدا پیدا کرنا ہے۔ روزہ ایک آزمائش ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ بندہ اپنی جائز خواہشات سے حکم کرنے پر رک سکتا ہے یا نہیں۔ روزے کے ذریعے مظلوم و غریب انسانیت کے ساتھ ہمدردی ان کے دکھ سکھ کا احساس بیدا کیا جاتا ہے کہ انسان صحیح معنوں میں بھوک وافلاس میں مبتلا افراد کی تکلیف محسوس کر سکیں پھر جو اہم فریضہ بجالائے اس کے لئے بشارت ہے کہ اس کے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ رضائے الٰہی اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اپنے رب کی رضا اور

Marfat.com

خوشنودی سے بڑھ کر ایک مومن کی اور کیا تمنا ہو سکتی ہے۔

زکوٰۃ

نماز کے بعد دوسرا فریضہ جو اسلام کے پیروکاروں پر عائد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا لفظی ترجمہ ہے پاک کرنا۔ قرآن کریم اپنے نبی کریم ﷺ کو حکم دیتا ہے کہ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ

ترجمہ: مسلمانوں کے مال سے صدقہ لو اور اس کے ذریعے سے ان کی تطہیر اور تزکیہ کرو۔ معلوم ہوا کہ بغیر زکوٰۃ نکالے ہمارے مال و دولت پاک نہیں ہوتا یہ تو خدا کا حق ہے اس کو ہر صورت میں مال سے الگ ہو جانا چاہئے۔ اس معاملہ میں ہم کو اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم اپنی مرضی سے جتنی چاہیں غریبوں کی مدد کر دیں اور اس حکم سے بری ہو جائیں بلکہ اس کے لئے باقاعدہ ایک نصاب واضح کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق زکوٰۃ نکالنا فرض ہے۔ یہ دولت ہمارے پاس خواہ زیورات کی شکل میں ہو نقد پیسے ہوں، سرٹیفکیٹ ہوں یا بانڈ کی صورت میں ہوں، تجارتی سامان ہو زمین کی پیداوار ہو، ملوں کی آمدنی یا جانوروں سے نفع کمایا جا رہا ہو۔ یہ تمام چیزیں جب نصاب کی حد کو پہنچیں تو متعینہ مقدار میں زکوٰۃ نکالنا چاہئے۔ جو پورے سال میں ایک بار فرض ہے۔ جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں ان کو قرآن اس طرح تنبیہ سناتا ہے "اور وہ لوگ جو مال و دولت تو جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کا پیغام سنا دیجئے جس دن ان کا سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے

Marfat.com

ہاتھوں پہلوؤں اور پٹھوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا یہ ہے تمہارا مال و دولت جسے تم نے دنیا میں اپنے لئے جمع کیا تھا اب اس کا مزہ چکھو"۔ حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ جو زکوۃ نہیں دیتا اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوگی یہ اور بات ہے کہ بہت سی تنبیہں زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے لئے آئی ہیں خدا ہم سب کو اس کی ادائیگی کی توفیق دے۔

حج

مسلمانوں پر چوتھا رکن بیت اللہ کی زیارت ہے۔ خانہ کعبہ خدا کا پہلا گھر ہے جو اس کی عبادت کے لئے مکہ مکرمہ میں تعمیر کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو برکت والا ٹھہرایا اور تمام جہاں کے لئے مرکز ہدایت و برکت قرار دیا۔ بیت اللہ میں اللہ کی کھلی نشانیاں ہیں اور مقام ابراہیم علیہ السلام ہے۔ حج سن ۹ ھ میں فرض ہوا اور کی فرضیت کا اعلان اس طرح کیا گیا۔ واللہ علی الناس جن لوگوں کو مقدور ہو وہاں پہنچنے کا ان کا فرض ہے کہ خانہ کعبہ کا حج کریں اور جو کوئی طاقت کے باجود حج نہ کرے تو اس نے اللہ کے احکام کی خلاف ورزی کی۔ اللہ کو اس کی کیا پرواہ وہ تمام جہاں سے بے نیاز ہے۔ حدیث میں باوجود استطاعت ہونے حج نہ کرنے والوں کو سخت سزا دی گئی ہے۔ ارشاد فرمایا" جس شخص کو نہ تو کسی خاص ضرورت نے حج سے روکا نہ ہی کسی ظالم بادشاہ نے نہ ہی کوئی مرض مانع ہوا پھر بھی اس نے کوئی حج نہ کیا اور اسی حالت میں مر گیا تو اس کی مرضی خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔

خدا تعالیٰ نے اپنے گھر میں ایسی کشش رکھی ہے کہ ہر مسلمان کے دل

Marfat.com

میں کم یا زیادہ یہ آرزو ضرور ہے کہ ایک بار وہ بیت اللہ کی زیارت کرے معمولی بہانے اور مجبوریاں آڑے آتی رہتی ہیں ان کو ختم کر کے حج کا ارادہ کرنا چاہیے۔ ہمارے مالداروں سے زیادہ غریب ناداروں میں حج کا شوق زیادہ پایا جاتا ہے حالانکہ کم آمدنی والوں پر تو حج فرض نہیں۔ موجودہ دور میں وہ حضرات و خواتین بھی جن پر واقعی حج فرض ہے اس کو فرض نہیں سمجھتے اور سوچتے ہیں کہ جب دنیا کی ہر ذمہ داری پوری کریں گے پھر حج کریں گے حالانکہ زندگی میں ایسا موقع کم ہی آتا ہے کہ انسان ہر ذمہ داری سے فارغ ہو جائے لہٰذا ضروری ہے کہ ہم اول فرصت میں حج کریں۔ اس سے رضائے الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ یہ انسانوں خاص کر مسلمانوں کی روحانی معراج اور حضور قلب کا ذریعہ ہے۔ یہ بین الاقوامی اخوت اور عالمگیر اسلامی برادری کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ دنیا میں اسلام کے ماننے والوں کے گروہ ہر گوشہ سے جمع ہوتے ہیں ایک ہی لباس ایک ہی حالت میں خدا کے حضور میں حاضر ہوتے ہیں۔ اس کے دربار میں کون بڑا ہے کون چھوٹا ہے آقا خود ہی جانتا ہے وہ سب کے دلوں کے حال خوب جانتا ہے کون سی مراد کس کی پوری کرنا ہے کون سی چیز کس کے لئے مناسب ہے یہ خدا ہی جانتا ہے ایسی بارگاہ میں جلد از جلد حاضری کی کوشش کرنی چاہیے۔ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کس کا بلاوا آجائے اور مانگنے پر بھی ایک لمحہ کی بھی مہلت نہ ملے۔

یہ پانچ ارکان ہیں جن سے اسلام کی بنیاد اور عمارت تعمیر کی گئی ہے تو یوں سمجھئے کہ جس مومن نے ان پانچ ارکان کی ادائیگی کی یا انہیں توفیق مل گئی وہ پورے دین پر چل سکتا ہے۔ ہاں وہی دین حق جس کو لے کر ہمارے نبی ﷺ اس دنیا میں آئے اور جس کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے بھیجا گیا جس کے

Marfat.com

نافذ ہونے کا پروانہ قیامت تک کے لئے جاری کیا گیا اور اس کی پیروی ہی میں بنی نوع انسان کی نجات وفلاح مضمر ہے۔

خدا تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین)

O

Marfat.com

O

درود شریف

بَلَغَ العُلٰی بِکَمَالِہٖ
کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ
صَلُّوْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

O

Marfat.com

نعت

مولانا محمد علی جوہر

تنہائی کے سب دن ہیں تنہائی کی سب راتیں
اب ہونے لگیں ان سے خلوت میں ملاقاتیں

ہر لحظہ تشفّی ہے ہر آن تسلی ہے
ہر وقت ہے دلجوئی ہر دم ہیں مداراتیں

کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں
ہرروز یہی چرچے ، ہر روز یہی باتیں

معراج کی سی حامل، سجدوں میں ہے کیفیت
اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں

بے مایہ سہی لیکن شاید وہ بلا بھیجیں
بھیجی ہیں درودوں کی، کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

O

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

"رسولِ خدا صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم انسانی حقوق کے علمبردار"

مقالہ

مسز ثاقبہ رحیم الدین

۳ جنوری ۱۹۸۴ء

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ

مسلم ممالک کی سیرت النبی ﷺ کانفرس برائے خواتین، اسلام آباد

جب ہم حیاتِ انسانی پر نظر ڈالتے ہیں تو کائنات وفطرت کے ہزار ہا پہلو نگاہ میں آتے ہیں۔ اگر انسان کی زندگی حیوانات کی طرح سادہ، بے مقصد اور بے شعور ہوتی تو انسان سب تخلیقاتِ الٰہی سے افضل قرار نہ دیا جاتا۔ یہ سچ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے لئے فرشتے اور ملائک کم نہ تھے جو عبادت وسجدے میں رہا کرتے۔ سمندر کی موجیں، سورج کی روشنی اور ہوا کی لہریں توحید الٰہی کی مسلسل گواہ ہیں۔ اسی طرح پرندوں کی چہکار، پھولوں کی مہک اور بارش کی بوندبوند حمد ثنا

Marfat.com

میں محو ہے یہ تو محض انسان ہے جو حب خدا کے ساتھ ساتھ ہم نفسوں کے لئے درد دل اور جذبہ محبت لئے سب سے نمایاں اور اشرف ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ فطرت اور کل جاندار بنیادی لحاظ سے قوت ارادی انا اور فکر و سوچ سے عاری ہیں۔ انسان کے وجود کی انفرادیت یہی ہے کہ وہ زندگی میں بے بس و لاچار بھی ہے اور مختار و آزاد بھی ہے۔ حیاتِ انسانی یہ گرفتاری و آزادی دو دھاری تلوار کی مانند ہے جس پر چلتے رہنا مردِ مومن کے بس کا کام ہے۔ ہم شب و روز دیکھتے ہیں کہ اگر اللہ نیک جذبہ بخشے تو انسان فکر و تخیل کا نور پھیلانے لگتا ہے۔ اگر مولیٰ توفیق عطا کرے تو انسان چٹانوں اور ویرانوں میں گلزار کھلاتا ہے اور باری تعالیٰ کسی انسان کو وسیلہ بنا دے تو وہ نئی دنیائیں آباد کر دیتا ہے۔ یہ بخششیں، توفیق اور وسیلے کی دنیا انسان نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔ خدا، رسول پاک ﷺ اور قرآن مجید پر سچے دل سے ایمان لانے کے بعد زندگی کو سادہ، اور اجلے روپ میں برقرار رکھنے میں ہماری بھلائی و بہتری ہے رسول کریم ﷺ کی حیاتِ مبارک سے دو منور نکتے سامنے آتے ہیں۔ ایک بنیادی ارکان اسلام کی ادائیگی اور دوسرا انسانوں کے حقوق کا پورا کرنا۔

میں حقوق العباد کی تعریف محسنِ انسانیت ﷺ کے ارشاد گرامی سے کرنے کی جسارت کرتی ہوں۔ "تفکرّو فی الخلقِ ولا تفکرو فی الخالق" یعنی مخلوق کے متعلق غور کرو اور خالق کی بابت غور و فکر مت کرو۔ یہ جملہ بڑا بلیغ اور وسیع ہے۔ عبادت اور عشقِ خدا اپنی جگہ مقدم ہیں اور یہ سرشاری شاید صفات الٰہی کو جان سکے مگر ذاتِ الٰہی کا وجود اور علم انسانوں کے بس سے باہر ہے۔

دراصل حقوق العباد، باہم انسانوں کے معاملات اور تعلقات کا نام

Marfat.com

ہے۔اس کے دائرے میں کل انسانیت آجاتی ہے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے رحیم وکریم رب نے کب اپنا در کسی نیک یا بد پر بند کیا ہے۔ ہاں اس نے انسانوں کے فرائض کی کوتاہی اور اس کی معافی اپنے ہاتھ میں نہیں لی ہے بلکہ ان بندوں کے ہاتھ میں رکھی ہے جن کی حق تلفی ہوئی ہے۔ارشاد کریم ﷺ "جس بھائی نے دوسرے بھائی پر ظلم کیا ہو اسے چاہیے کہ اس دنیا میں خود کو کسی طور پر معاف کروالے ورنہ بعد میں تاوان ادا کرنے کے لئے کسی کے پاس درہم یا دینار نہ ہوگا۔

حج جیسا مقدس رکن دین اس وقت تک انسان پر عائد نہیں ہوتا ہے جب تک وہ اپنے اہل وعیال کی کفالت کا سامان نہ کرلے۔ایک دفعہ ایک شخص نے حج پر روانہ ہونے سے قبل آپ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہی اور ساتھ ہی اپنی ماں کی شدید بیماری کا ذکر بھی کیا آپ نے تین دفعہ زور دے کر ماں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔

ہمارا ایمان ہے کہ یہ زندگی رین بسیرا ہے اور رب کی بخشی ہوئی امانت ہے۔ پروردگار سفرِ حیات کو مکینیکل انداز سے مسلسل جاری رکھ سکتا تھا مگر اس نے زندگی کو قرینہ، حسن اور روانی یوں عطا کی کہ کچھ انسانوں کو محسن اور کچھ کو احسان مند بنا دیا۔انسان کی بنیادی طرزِ حیات اور خصوصاً بچپن کے محسن والدین ہیں۔ حدیثِ نبوی ﷺ ہے کہ "سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور دل دکھانا ہے"۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشادِ رسول اللہ پاک ﷺ ہے کہ "خدا کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں ہے"۔ آپ ﷺ نے کمائی ہوئی دولت کے اولین حقدار والدین کو قرار

Marfat.com

دیا۔ معاشرے کا توازن اور ذہنی سکون بھی اسی طور قائم رہ سکتا ہے کہ ہمارے بزرگ اور والدین عزت اور چین سے گھروں میں رہیں۔ ماں باپ کی موجودگی اولاد کے لئے، دعاؤں کے در کو سدا کھلا رکھتی ہے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ نے والدین کے دوستوں کے ساتھ احترام و نرمی کے سلوک کے بارے میں فرمایا "ان کا خیال رکھو اور قطع تعلق نہ کرو کہیں اللہ تمہارا نور نہ بجھا دے"

والدین کے بعد، ازدواجی اور گھریلو زندگی پر حقوق کے لحاظ سے ایک سرسری نظر ڈالیئے۔ یہ عنوان دور حاضر میں متنازعہ فیہ مسئلہ بن کر رہ گیا ہے۔ میں اپنی محدود نظر کے مطابق، نہایت سادگی سے عرض کرونگی کہ اسلام نے ازدواجی زندگی میں عورت کو خاص تحفظ اور اعلیٰ مقام دیا ہے جو نہ قبل اسلام موجود تھا اور نہ اسے مہذب ممالک کی جدید عورت حاصل کر سکی ہے ہمیں دنیا کے کسی ملک و قوم کے تصورِ حیات پر اعتراض نہیں کیونکہ بنیادی اچھائیاں ہر نظام میں پنہاں ہوتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے بیوی کی دیکھ بھال اور تحفظ کو پسندیدہ اس لئے نہیں کہا کہ وہ کمزور اور قابل رحم ہے۔ آپ ﷺ نے بیوی کو ایک گھر اور خاندان کی روحِ رواں اس لئے نہیں بنایا کہ وہ حدود میں رہ کر کمتر اور نااہل و ناکارہ بن جائے۔ اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیوی و خاندان کی کفالت کرنے اور سکھ و چین دینے پر اصرار اس خاطر نہیں کیا کہ مرد کا رعب پڑے اور بیوی کی شخصیت مسخ ہو جائے۔ رسولِ پاک ﷺ نے اس حقیقت کو واضح کیا کہ نظامِ حیات کا توازن، سکون اور سچی خوشیاں اس میں ہیں کہ شوہر بیوی کو زندگی کا حقیقی ساتھی جانے۔ عورت اپنی نسوانیت کے انمول جوہر کی بدولت اور انسانی زندگی کی تگ و دو اور حقائق کو دیکھتے ہوئے مرد کے شانے کے قریب مگر ایک قدم پیچھے رہے۔ خواتین ملک کی

Marfat.com

تعمیر و ترقی کے لئے، روزگارِ حیات میں مرد کا ساتھ دیں اور چاہیں تو بے لوث خدمتِ خلق کریں۔ مگر نیک اور نیک نام بن کر بھی اپنے نام کو عام نہ کریں۔ یقین کیجئے کہ مردوں کی نسبت تھوڑی سی گمنامی میں راحت ہے۔ عورت اور خصوصاً بیوی کی حیا اور پاکیزگی کی صفات اچھے خاندان اور معاشرے کو پروان چڑھاتی ہیں۔ حیات طیبہ کو دیکھتے ہوئے خواتین اپنے مسلمان ہونے پر ہر طرح کا ناز کر سکتی ہیں۔ محسنِ انسانیت ﷺ نے اُس مرد کو سب سے اچھا کہا ہے جو اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا ہے۔ ازدواجی زندگی کے دوسرے رخ کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ آپ ﷺ نے بیویوں پر فرض عائد کیا کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی عزت و ناموس، گھر بار اور ہر امانت کی حفاظت کریں۔ بے شک فرض شناس ماں بننا عورت کی اولین ذمہ داری ہے۔ یہ شوہر کا حق اور صحیح توقع ہے کہ بیوی جسم و قلب کو باپردہ رکھتے ہوئے، سلیقے سے ذمہ داریاں نبھائے۔

یہ سچ ہے کہ اولاد صرف نسل و خاندان کو بڑھانے کا ذریعہ نہیں بلکہ ہماری عزیز ترین دولت اور کمزور پہلو بھی ہے۔ بقول محبوب خدا ﷺ "باپ اپنی اولاد کو سب سے بہتر جو عطیہ دے سکتا ہے وہ اچھی تعلیم و تربیت ہے" مستند احادیث میں اولاد کی تعلیم و تربیت کے حقوق ان الفاظ میں موجود ہیں۔ "مرنے کے بعد، ایک نیک اور صالح چھوڑی ہوئی اولاد صدقۂ جاریہ کی مانند ہے جو تا قیامت جاری رہے گا"۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ والدین کو تاکید فرمائی کہ اپنی ہوس اور بے جا خواہشوں کی بنا پر بچوں کو برے حالوں میں نہ رکھو البتہ تربیت و سبق کی خاطر سختی اور مارنے کی بھی اجازت ہے اس وقت کے عرب معاشرے میں آپ ﷺ کا لڑکی کی پیدائش کو خدا کی رحمت کہنا بڑی انقلابی بات ہے۔ رہبر

Marfat.com

انسانیت محمد مصطفےٰ ﷺ نے ہمیشہ یہ بات دہرائی کہ خدا جو نعمتیں ہمیں دیتا ہے ان پر پہلا حق بچوں کا ہے۔ مثلاً جب آپ کی خدمت میں موسم کا نیا پھل آتا تو آپ ﷺ موجود لوگوں میں سے اسے سب سے چھوٹے بچے کو دے دیتے۔ ہم ایک عام خاندان پر نظر ڈالیں، تو احساس ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاشرتی اتحاد اور بھلائی کی خاطر، بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر حق باپ کے برابر قرار دیا اور چھوٹی بہنوں کی پرورش کو ثواب کا درجہ دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمانِ نبوی ﷺ ہے "قریبی رشتہ داروں کے ساتھ بھلائی کرنا عمر کو بڑھاتا اور ہے اور پھر وہ غریب ہوں اور ان کی چھپ کر مدد کی جائے تو خدا کا غصہ مسلسل دور رہتا ہے"۔

ہم سیرتِ نبوی ﷺ میں خاندان کے بعد صحت مند معاشرے کی ایک جھلک دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چونکہ پڑوسیوں کے اثرات اور رابطے قریبی اور زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ نے ان سے میل ملاپ رکھنے، مصیبت میں مدد کرنے، بیماری میں خیال رکھنے اور مشکل میں ادھار دینے کی واضح ہدایت فرمائی۔ اخوتِ انسانی کی انتہا کی مثال اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے مکان کی دیوار اس قدر اونچی نہ بناؤ کہ پڑوسی ہوا سے محروم ہو رہا ہو اور اسے کبھی اپنے چولھے کے دھوئیں سے ایذا نہ پہنچاؤ"

پیغمبرِ خدا ﷺ کی ذاتی زندگی حکومت و رعایا کے حقوق کی ادائیگی کی اصل تصویر ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے "حاکم کے حکم کو سننا اور اطاعت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے حکم قطعی پسند نہ آئے البتہ حاکم وقت کسی گناہ کا حکم دے تو اس کی اطاعت نہ کرو" اسی طرح حاکم پر رعایا کی فلاح و بہبود، عدل و انصاف اور بھلائی

Marfat.com

کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ عام آبادی کے حقوق کے تحفظ کے لئے، ملک کے اہم لوگ، تاجر، کاشتکار اور سرمایہ دار کے سامنے ناجائز آمدنی، بے جا نفع اور ذخیرہ اندوزی کی مذمت فرمائی۔ بقول حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے "سچا اور امانت دار سوداگر یا تاجر انبیا صدیق اور شہدا کے ساتھ ہوگا"۔ آپ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے کو ملعون کہا اور شرابی پر لعنت فرمائی۔ نبی کریم ﷺ نے لین دین میں صداقت، ناپ تول میں انصاف اور مزدوری کی ادائیگی میں جلدی اور درستی کو بہت اہم اور پسند فرمایا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے امانت کی ایمانداری، وعدے کا پاس اور وقت کی پابندی کی تاکید فرمائی۔

زکوٰۃ انسانی مساوات اور دولت کو مسلسل گردش میں رکھنے کا نام ہے۔ اس فرض کے ساتھ ساتھ خیرات وصدقہ دینا بھی مخلوق سے محبت کی علامت ہے۔ صاحبِ دولت اور باشعور انسان کے لئے آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے "سات چیزوں کا ثواب بعد موت بھی صاحب ثروت کو ملتا رہے گا۔ دین وعلم سکھانا، نہر کھدوانا، کنواں کھدوانا، درخت لگوانا، مسجد بنوانا، قرآن ترکے میں چھوڑنا اور صالح اولاد چھوڑنا" لیکن وہ لوگ جو کسی بھی لحاظ سے صاحب حیثیت نہیں ہیں۔ بقول حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ارشاد ہے رسول اللہ ﷺ "چاہے کوئی اجنبی ہوا سے برائی سے روکنا اور اچھی صلاح دینا صدقہ ہے، نابینا کو راستہ پار کروا دینا صدقہ ہے اور اپنے بھائی کی خوشی میں سچے دل سے مسکرا دینا صدقہ ہے" بقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب کوئی مسلمان قرض چھوڑ کر مرجاتا تو آپ ﷺ ادا کر دیتے اور اگر ورثہ چھوڑتا تو اس کے وارثوں تک پہنچا دیتے۔ حبیب خدا ﷺ کی

Marfat.com

غربا و مساکین کی فکر اور سخاوت کا اندازہ دیکھئے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے ابوذر مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس کوہِ احد کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک ایک اشرفی بھی بچ رہے" جب آپ ﷺ کے پاس کوئی رقم نہ ہوتی تو ضرورت مند کو اپنے نام پر قرض لینے کے لئے فرما دیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ہرے بھرے کھیت کھلیان کو تباہ کرنے اور بے زبان جانوروں پر زیادہ بوجھ لادنے اور کم خوراک دینے کو سختی سے روکا۔

آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بڑھ کر کون عاشقِ الٰہی ہو گا مگر آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو مسلسل شب بیداری اور نفل روزوں میں زیادتی کرنے سے روکا اور فرمایا "تم پر تمہارے اہل و عیال اور والدین کا بھی حق ہے اور حتیٰ کہ تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے"۔ آپ ﷺ نے ناپسند کیا کہ زیادہ جاگتے رہنے سے خرابی صحت اور جائز روزی کمانے میں خلل ہو یا فرائض ادا نہ ہونے کا اندیشہ پیدا ہو جائے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے بیماروں کی عیادت کو آغوشِ رحمت میں بیٹھ رہنے سے مثال دی۔ آپ ﷺ نے اس گھر کو بدترین قرار دیا۔ جہاں رہنے والے یتیم کا ایک آنسو بہے بیواؤں کی مدد کرنا اور نادار مسافروں کو پناہ دنیا آپ ﷺ کا شیوہ تھا۔ آپ ﷺ نے بارہا نفل نماز روک کر ضرورت مند کی ضرورت پوری کر دی۔

رسولِ خدا ﷺ نے امن اور جہاد دونوں حالات میں انسانی حقوق کا پرچم بلند رکھا۔ بقول حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے دورانِ جہاد، مسلمان کو غازی اور شہید تو بننے دیا مگر اسے انسانی قدروں کو کبھی پامال نہ کرنے دیا۔ جہاد میں بھی گلی کوچوں میں فتنہ و فساد برپا نہ ہو۔ ضعیفوں، عورتوں اور بچوں کو

Marfat.com

نہ مارا جائے اور ہر ممکن کوشش ہو کہ عام آبادیاں شفا خانے دیہی مراکز اور زرعی علاقے تباہی سے بچے رہیں۔ بین الاقوامی امن و دوستی کے منشور کی اس تاریخی صداقت سے بڑھ کر کیا مثال دی جاسکتی ہے۔

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں کہ ہماری دعا اور دراصل حد درجہ عاجزی اور سچائی کے ساتھ اپنے رب کے سامنے عالم سپردگی کی کیفیت ہے۔ رحمۃ اللعلمیں ﷺ ان لمحوں میں بھی کل خدائی اور اُمت کے حقوق نہ بھولے۔ آپ ﷺ بعد توحید اور حمد و ثنا اپنے آباؤ اجداد، اساتذہ، امت اسلامیہ، خاندان و دوست واحباب اور اپنے لئے دعا فرماتے تھے۔ علامہ اقبالؒ مذہب اور تصوف کے تعلق سے انسانی نفسیات اور بے لوثی اپنے لیکچرز میں پیش کرتے ہیں۔ میں کسی حد تک ان کے دلی تاثرات کا نچوڑ بیان کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ جوں جوں قرب الٰہی اور خدا کے بندوں سے لگاؤ اور اخلاص دلوں میں بستا جاتا ہے دعا میں اجتماعی رنگ ہی رنگ سما تا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں میں رسول کریم ﷺ کی چند مختصر دعائیں حضرت شبلی نعمانیؒ کے حوالے سے سناتی ہوں کہ آپ کی دعاؤں پر بھی زندگی کا حق تھا۔ آپ ﷺ زمین کو پیاسہ اور درختوں کو اجڑا دیکھتے تو دعا فرماتے۔ "اے مولیٰ پلا پانی بندوں کو بستیوں کو اور چوپایوں کو" رسول اللہ ﷺ عام انسانوں کے لئے دامنِ دعا رات بھر پھیلائے رکھتے اور فرماتے "اے اللہ پھیلا دے اپنی رحمت اور زندگی بخش اپنی ویران و مردہ بستی کو" یہ بن بتائے لمحوں میں دعائیں، انسانی حقوق کے مکمل احساس و عمل کی دلیلیں ہیں۔

یوں تو زمانے نے ہزار ہا ہستیوں کو حکومتیں، تخت و تاج، عزت اور قوتیں دی ہونگی مگر حق بات تو یہ ہے کہ جو دلوں کا فاتح وہی فاتح زمانہ۔ میں آخر

Marfat.com

میں اسی فاتح زمانہ محمد مصطفےٰ ﷺ کے عروج وشان کے دور کا ایک واقعہ بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سنا کر اجازت چاہوں گی۔ جب نبی کریم ﷺ کے عقیدت مند اور پرستار آپ ﷺ کے سامنے آپ ﷺ کی صفات بار بار بیان کر رہے تھے تو فرمایا "اے مسلمانوں میری تعریف و تحسین میں حد سے زیادہ نہ بڑھو جیسا کہ پہلے لوگوں نے ابن مریم رضی اللہ عنہا کی کی ہے بس تم میری نسبت اتنا ہی کہہ دیا کرو کہ محمد خدا کا بندہ اور اس کا رسول ﷺ ہے"۔

اب اس مقام پر عبادت گزار اور حقوق العباد کے علمبردار، حبیب خدا ﷺ کی یاد میں الفاظ خاموش اور سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

O

Marfat.com

○

درود شریف

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلیٰ شَفِیْعِنَا

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

صَلِّ عَلیٰ حَبِیْبِنَا

صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

○

Marfat.com

O

رکھتے ہیں جو اوروں کے لئے پیار کا جذبہ
وہ لوگ کبھی ٹوٹ کر بکھرا نہیں کرتے

باوجود لاکھوں مسائل اور مصیبتوں کے رسول خدا ﷺ محبت اور انسان دوستی کی شمع بنے رہے زندگی سے منتخب حالات وواقعات مسز جعفر نعیم پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

رہبرِ انسانیت ﷺ کی عظیم زندگی

بیگم جعفر نعیم

کرۂ ارضی میں حضور رحمت اللعالمین ﷺ کی ذات اقدس کو جو عدیم المثال محبوبیت اور مقبولیت کا مقام حاصل ہے وہ مشیت ایزدی کا ایک کرشمہ ہے۔ وَرَفَعۡنَالَکَ ذِکۡرَکَ جس محبوب شخصیت کے ذکر پاک کو اللہ تعالے نے خود ساری دنیا میں بلند کر دیا ہے اس کی بارگا رسالت میں ہم جیسے ناچیز بھی ہدیہ خلوص وعقیدت پیش کرنے کا اعزاز حاصل کر رہے ہیں تو ہمارا سر بارگاہِ کریمی میں عجز و نیاز سے جھک جاتا ہے کہ اس گدائے بے نوا کو بھی ذکر رسول ﷺ کی سعادت میں کچھ حصہ مل رہا ہے۔

قرآن کریم میں منصب نبوت ﷺ کے بارے میں جو تفاصیل ملتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے جو رسول بھی بھیجے ہیں ان کی قوم کو ان کی اطاعت واتباع کا حکم دیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب الٰہی صرف کلی اصولی اور اہم تعلیمات پر مشتمل ہوتی ہے اگر تفصیلی جزویات ملتی ہیں تو رسولوں کی زندگی میں ملتی ہیں گویا کتاب متن ہوتی ہے اور رسولوں کی زندگی اس کی شرح اور شرح بھی ایسی جس کا ہر لفظ صاحب کتاب کی منظوری اور حکم سے لگایا جاتا ہے

اللہ نے جو نبی یا رسول بھیجے.... انسانوں ہی میں سے بھیجے اس میں سب

Marfat.com

سے بڑی مصلحت یہی تھی کہ انسانوں کے لئے اس کی اتباع ممکن ہو۔ تاریخ انبیاء علیہ السلام بتاتی ہے اپنے ہی جیسے ایک انسان کو رسالت کے منصب پر فائز دیکھ کر ہر قوم نے تعجب کا اظہار کیا۔ حضور ﷺ نے جب اپنی رسالت کا اظہار فرمایا تو سابق امتوں کی طرح قریش کی زبان سے بھی یہ ہی نکلا اَبَعَثَ اللّٰہُ بَشَرً الرَّسُوْلًا (کیا اللہ نے ایک انسان کو رسول بنا کر بھیجا ہے)

اللہ تعالےٰ نے جواب فرمایا:

قُلْ لَّوْ کَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓئِکَۃٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَکًا رَّسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل 95)

(آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین میں فرشتہ ہوتے اور اس میں چلتے بستے تو البتہ ہم ان پر آسمان سے فرشتے رسول بنا کر بھیجتے) واقعہ یہ ہے کہ انسانوں کے لئے انسان کے سوا کسی مخلوق کی زندگی رہنما نہیں بن سکتی۔ جہاں تک اللہ کی توحید اس کی عبادت معاشرت اور قیامت کا تعلق ہے ان کے متعلق اللہ کے احکام تو فرشتہ بھی پہنچا سکتا تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا منشا یہ نہ تھا کہ صرف علمی انداز میں لوگوں تک اس کی تعلیمات پہنچ جائیں بلکہ منشا یہ بھی تھا کہ انسان کے سامنے نمونہ بھی موجود ہو کہ ان تعلیمات پر کیسے عمل کیا جانا ہے فرشتے کی زندگی میں انسانی معاشرت کے لئے کوئی نمونہ نہیں۔ جو مخلوق کھانے پینے اور ازدواجی معاشرتی تعلقات سے بے نیاز ہو وہ انسان کے لئے نمونہ کیسے بن سکتی ہے یہ ہی مصلحت خداوندی تھی کہ افضل البشر حضور ﷺ پرنور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کامل کے روپ میں تشریف لائے لیکن کوئی زندگی خواہ کس قدر تاریخی ہو جب تک کامل نہ ہو ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتی۔ کسی زندگی کا کامل اور ہر نقص سے بری ہونا اس

Marfat.com

وقت تک ثابت نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زندگی کے تمام اجزا سامنے نہ ہوں۔ پیغمبر اسلام کی زندگی کا ہر لمحہ پیدائش سے لے کر وفات تک آپ ﷺ کے زمانہ کے لوگوں کے سامنے اور وفات کے بعد تاریخ عالم کے سامنے ہے آپ ﷺ کی زندگی کا کوئی مختصر سے مختصر زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا جو اہل وطن کی آنکھوں سے اوجھل ہو۔

پیدائش، شیر خوارگی، بچپن، جوانی، تجارت، آمدورفت، شادی، احباب، قبل نبوت قریش کی لڑائی۔ قریش کے معاہدے میں شرکت امین بننا خانہ کعبہ میں پتھر نصب کرنا، تنہائی پسندی، غار حرا کی گوشہ نشینی، وحی اسلام کا نزول، دعوت تبلیغ، مخالفت، معراج، ہجرت، غزوات، حدیبیہ کی صلح، دعوت اسلام کے نامہ و پیام، اسلام کی اشاعت، تکمیل دین، حجۃ الوداع اور وفات ان میں کونسا زمانہ ہے جو دنیا کی نگاہوں کے سامنے نہیں آپ ﷺ کی کونسی حالت ہے جس سے اہل تاریخ واقف ہیں سچ جھوٹ صحیح وغلط ہر چیز الگ الگ موجود ہے اس کو ہر شخص جان سکتا ہے کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ محدثین نے موضوع اور ضعیف روایتوں تک کو محفوظ رکھا مگر خیال آیا کہ اس میں مصلحت الٰہی یہ تھی کہ معترضوں کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کی کمزوریوں کو چھپانے کے لئے بہت سی روایتوں کو غائب کردیا۔ جیسا کہ آج بھی دیگر مذہبی لٹریچر پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے محدثین کرام نے اپنے پیغمبر کے متعلق صحیح وغلط سارا مواد سب کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، صلح جنگ، سفر نماز روزہ، طور طریق، چلنا پھرنا، ملنا جلنا یہاں تک کہ میاں بیوی کے خانگی تعلقات تک کے واقعات ہر چیز پوری روشنی میں مذکور ومعلوم اور محفوظ ہیں۔

Marfat.com

آنحضرت ﷺ خواہ خلوت میں ہوں یا جلوت میں، مسجد میں ہوں یا میدان میں، نماز شبانہ میں مصروف ہوں یا فوجوں کی بالادستی میں، منبر پر ہوں یا گوشہ تنہائی میں، ہر وقت اور ہر شخص کا حکم تھا کہ جو کچھ میری حالت و کیفیت دیکھو وہ سب منظر عام پر لائی جائے ازواج مطہرات آپ ﷺ کے خلوت خانوں کے حالات سنانے اور بتانے میں مصروف رہیں۔ مسجد نبوی میں ایک چبوترہ ان عقیدت مندوں کے لئے تھا جن کے رہنے کو گھر نہ تھا۔ وہ باری باری سے دن کو جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے اور روزی حاصل کرتے اور باقی سارا وقت آپ ﷺ کے ملفوظات سننے آپ ﷺ کے حالات دیکھنے اور آپ ﷺ کی معیت میں گزارنے کے لئے صرف کرتے تھے۔ ان کی تعداد ستر کے قریب تھی اور انہیں اہلِ صفہ کہتے ہیں انہی میں ایک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں جن سے زیادہ کسی صحابی کی روایات نہیں تو غور کیجئے کہ یہ ستر ہستیاں مستعد جاسوسوں کی طرح شب و روز آپ ﷺ کے حالات دیکھنے اور دوسروں سے ان کو بیان کرنے میں مصروف رہتی تھیں۔ دن میں پانچ وقت مدینہ میں رہنے والی آبادی دس برس تک مسلسل آپ ﷺ کی ایک ایک حرکت و سکون ایک ایک جنبش کو دیکھتی رہی۔ غزوات اور لڑائیوں کے موقع پر ہزار ہا صحابہ کو شب و روز آپ ﷺ کو دیکھنے اور آپ ﷺ کے حالات مبارکہ سے واقف ہونے کا موقع ملتا تھا۔ فتح مکہ میں دس ہزار تبوک میں ۳۰ ہزار اور حجتہ الوداع میں تقریباً ایک لاکھ صحابہ کو آپ ﷺ کی زیارت کے مواقع ملتے رہے اور خلوت و جلوت گھر و باہر، صفہ و مسجد، حلقہ تعلیم و میدان، جنگ تک میں جس نے جس حال میں آپ ﷺ کو دیکھا۔ اس کی تمام اشاعت کی نہ صرف اس کو اجازت تھی بلکہ حکم اور تاکید تھی۔ اب آپ سمجھ سکتی ہیں کہ آپ ﷺ کی

Marfat.com

زندگی کا کونسا پہلو ہوگا جو زیر پردہ رہا ہوگا اور اس پر بھی کسی ایک شخص نے بھی حرف گیری نہ کی ہو۔ آج بھی آپ ﷺ کے دشمن اور مخالف پوری چھان بین اور جستجو کے بعد مسئلہ جہاد اور تعداد ازواج کے سوا آپ ﷺ پر کوئی حرف گیری نہ کر سکے۔ یہ ہی رہبر کامل ﷺ کا اعلیٰ ترین کردار تھا جنہیں عالمگیر دین دے کر قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے رسول ﷺ بنا کر بھیجا گیا اور پورے عالمِ انسانیت کو یہ بتایا گیا کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنہ٥ (البتہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے اچھا نمونہ ہیں) اور قرآن کریم میں متعدد مقامات پر حکم دیا گیا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے مثالی کردار کی اطاعت اور اتباع کرو۔ چنانچہ فرمایا گیا۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا لرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو) اَطِیْعُوا لرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ (رسول کی اطاعت کرو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا) گویا امت مسلمہ کے لئے حضور اکرم ﷺ کی پیروی ہی نجات کا سبب ہے اور یہ کہ رسول کو رسول مان لینے کے باوجود اس کی اطاعت نہ کرنا یہ اس کا انکار ہے اور یہ منافقانہ طرزِ عمل انسان کو جہنم میں لے جاتا ہے جنت میں نہیں۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مادی زندگی اور ترقی کے دور میں رسول اللہ ﷺ کے طرز زندگی کو اپنانا جو آج سے چودہ سو برس پرانا طرز زندگی ہے رجعت پسندی ہے اور ترقی کے لئے مانع ہے ذرا غور فرمائیے کیا واقعی ایسا ہے کہ حضور پاک ﷺ نے جو روش بتائی اور جس طرز زندگی کا نمونہ ہمارے لئے چھوڑا ہے وہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے ذرا سوچئے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ پختہ سڑکیں

Marfat.com

یا پل نہ بناؤ۔ ریل کے لئے پٹریاں نہ بچھاؤ راستوں کو کچا رہنے دو تا کہ تم گھوڑے و بیل گاڑی کی منزل سے آگے نہ بڑھ سکو۔ کیا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ دشمن کے ہاتھ میں خواہ ایٹم بم ہو تم تلوار اور نیزے سے آگے نہ بڑھو۔

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مادی ترقی کی راہیں یہ ہیں، یا مادی لذتیں اس طرح فراہم ہوتی ہیں۔ جہاز اس طرح بنتے ہیں۔ پیغام رسانی کے طریقے یہ ہیں۔ کھیتی باڑی اس طرح ہوتی ہے۔ باغ بانی کے طریقے یہ ہیں ان چیزوں میں تو خود عقلِ انسانی بہت تیزی سے کام کرتی ہے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ (تم اپنے دنیاوی امور کو زیادہ جانتے ہو آپ ﷺ نے تو وہ باتیں بتائیں جن تک یا تو عقل کی رسائی نہیں یا رسائی ہے تو مادی فوائد کی خاطر انسان ان کی پروانہیں کرتا مثلاً اگر کوئی سڑک بنانی ہو تو رسول ﷺ کی تعلیمات میں آپ کو یہ نہیں ملے گا کہ زمین بلڈوزر سے اس طرح ہموار کی جاتی ہے۔ گٹی اس طرح بچھائی جاتی ہے، رولر یوں پھیرا جاتا ہے۔ اور سڑک کو مضبوط کرنے کے لیے ڈامر یا سیمنٹ استعمال کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی جانب سے یہ حکم ضرور ملے گا جو کام بھی کیا جائے پوری دیانت سے کیا جائے اب اگر سڑک بنانے میں جدید ترین آلات اور بہتر میٹریل استعمال کئے جائیں لیکن دیانت کے عنصر کو نکال دیا جائے تو کیا وہ سڑک پانی کے ایک ریلے میں بہہ نہ جائے گی اور کیا دنیا میں آئے دن ایسی مثالیں نظر نہیں آتیں۔

اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی اپنے ملک میں جہاز سازی کے کارخانے اور ایٹمی تنصیبات قائم کریں تو اس سلسلے میں ہمیں آگے قدم بڑھانے ہوں گے اور ان ممالک سے استفادہ کرنا ہوگا۔ جہاں پہلے سے یہ چیزیں قائم ہیں۔ لیکن

Marfat.com

اگر ہم یہ جاننا چاہیں کہ زندگی کی تعمیر کس طرح ہوتی ہے تو اس کے لئے ہمیں آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے لوٹنا ہوگا اور رسول اکرم ﷺ کی زندگی پر اپنی نگاہیں مرکوز کرتی ہوں گی۔ امام مالکؒ کا قول ہے کہ:

لَنْ یُصْلِحَ آخِرَ هٰذِهِ الاُمَّتِهِ اِلَّا مَاصَلَحَ بِهٖ اَوَّلَهٗ کہ اس امت کے پچھلے لوگوں کی اصلاح بھی ان ہی خطوط پر ہو سکتی ہے جن خطوط پر اس امت کے اگلے لوگوں کی ہوئی اگرچہ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں آپ کو یہ نہ ملے گا کہ ہوائی جہاز و ایٹم بم کیسے بنتے ہیں تو روحانی و اخلاقی اقدار سے عاری جہاز سازوں کی زندگی میں آپ کو یہ بھی نہ ملے گا کہ زندگیاں کس طرح بنتی ہیں۔

O

Marfat.com

O

درودشریف

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

وَسَلَّمْ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

O

Marfat.com

نعت

گل از رخت آموختہ .نازک بدنی را. بدنی را. بدنی را. بدنی را
بلبل زتو آموختہ شیریں سخنی را.سخنی را.سخنی را.سخنی را

ہر کس کہ لب لعل تیرا دیدہ بہ دل گفت
حقا کہ چہ خوش کندہ حقیق یمنی را.یمنی را.یمنی را

خیاط ازل دوختہ برقیامت زیبا
درقد تو ایں جامہ سروچمنی را چمنی را.چمنی را.چمنی را

O

Marfat.com

O

جب بھی دیکھا ہے تجھے عالم نو دیکھا ہے
مرحلہ طے نہ ہوا، تیری شناسائی کا

ہمارے پیغمبر محمد مصطفےٰ ﷺ وہ عالمگیر ہستی ہیں جن کا ثانی کوئی نہیں۔ سیاسی یا قومی زندگی ہو یا گھریلو زندگی، آپ ﷺ کا ہر فعل قابل تقلید ہے مسز ریاض رسول کریم ﷺ کی ازدواجی زندگی پر مضمون پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

نَحْمُدُہٗ وَنُصَلِّی عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

رسولِ خدا ﷺ کی ازدواجی زندگی

بیگم وحیدہ ریاض

سرورِ کائنات، سردارِ انبیاء، خیر البشر، حضور پرنور ﷺ کی ازدواجی زندگی کا بیان ثناء حبیب کبریا کے عنوان سے ہی ہوسکتا ہے اور یہ بالکل لَا یُمْکِنُ ثَنَاء کَمَا کَانَ حَقُّہٗ کا مضمون ہے۔ وجہ تکوینِ کائنات، فخرِ موجودات، خیر الانام کی زندگی مبارک کے دور ادوار ہیں۔ مکی زندگی اور مدنی زندگی، اسی طرح ہادیٔ برحق کی ازدواجی زندگی بھی دو حصوں پر تقسیم ہے۔

مکی زندگی میں رحمتہ اللعلمین کی شریک حیات حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جبکہ مدنی زندگی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سب دوسری امہات المومنین ہیں۔ اگرچہ سب ازدواجِ مطہرات مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتی تھیں اور اس طرح ان کی عادات مختلف تھیں ان کے مزاج مختلف تھے۔ ان کی طبیعتوں کے تقاضے الگ، دلچسپیاں جدا انداز مختلف۔ مگر بایں ہمہ گھریلو زندگی میں حضور پرنور ﷺ سے لگاؤ وابستگی، احترام و پیار بلکہ وارفتگی کی حد تک عشق میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کا بین ثبوت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ایثار ہے نکاح کے وقت مکہ

Marfat.com

کی متمول ترین خاتون تھیں۔انہوں نے اپنا تمام مال و دولت قربان کر دیا اور ایک حرف بھی زبانِ مبارک پر کبھی نہ آیا اور حضور ﷺ کی دلجوئی۔دلداری اور خبر گیری میں کسی طور کمی نہ ہونے دی۔اسی طریقہ پر حضور ﷺ نے بھی اپنی پوری زندگی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی یاد اپنے قلبِ مبارک میں بسائے رکھی۔جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے یہ ایثار، خدمت، لگاؤ اور عشق کا یہ جذبہ رسول ﷺ برحق کی شانِ رسالت کے لئے نہ تھا۔ بلکہ صحیح معنوں میں گھریلو زندگی کے خوشگوار ماحول اور ہادی برحق ﷺ کی دلجوئی ،احساسات کا احترام اور باہمی رشتہ کی بدولت تھا۔

مدنی زندگی میں حضور اکرم ﷺ اپنی تمام دینی و دنیاوی مصروفیات اور ذمہ داریوں کے باوجود اپنی ازدواج مطہرات کی مختلف دلچسپیوں الگ الگ تقاضوں اور مزاج کا پورا پورا خیال رکھتے اور خیر البشر حضور ﷺ ان سب کی دلجوئی فرماتے سب سے مساویانہ سلوک اور ان کے احساسات کا احترام اور ان کی خواہشات پوری فرماتے۔

حضور ﷺ کے اس حسن سلوک اور عدل و مساوات اور کرم و عنایات کا نتیجہ تھا کہ امہات المومنین خیر الانام سے والہانہ لگاؤ اور محبت رکھتی تھیں۔ یہ نہیں کہ رنج و شکوہ نہیں فرماتی تھیں۔ یہ بھی ضرور ہوتا تھا۔کیونکہ گلہ اور رنجش کا بھی گاہے ذکر ہے مگر ان سب کے باوجود جب قرآن حکیم میں کھلی اجازت کا حکم نازل ہوا کہ دنیاوی آرام اور دولت یا زوجیت۔رسول اللہ ﷺ میں سے ایک کو پسند کریں۔سب امہات المومنین نے فرداً فرداً دنیاوی زندگی کے تقاضوں پر خیر الانام کی معیت کو ہی بہتر پسند کیا اور اپنایا۔

Marfat.com

سرورِ کونین شاہِ لولاک ﷺ اپنی زندگی میں جب بھی گھر پر تشریف لاتے تو خود سلام میں پہل فرماتے ہمیشہ مسکراتے ہوئے گھر میں داخل ہوتے خیریت پوچھتے گھر کے کاموں میں دلچسپی لیتے ازدواج مطہرات کا گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔

آپ ﷺ نے محض عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور عدل و مساوات کی تعلیم ہی نہیں دی بلکہ عملی زندگی میں اس کا مظاہرہ بھی کیا۔

سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ اور آپ ﷺ کی ازدواجی زندگی سے متعلق روایات کا جائزہ لینے سے یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کو امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے اور آپ ﷺ کی ازدواج مطہرات کو حضور ﷺ سے جب بھی کبھی رنج و شکوہ ہوا۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی اپنا لہجہ اپنی کسی زوجہ سے بلند نہیں کیا اور نہ ہی ان کے ساتھ کوئی سختی کی۔

قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:

۱۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم

اور بے شک آپ بہترین اخلاق پر ہیں

۲۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور ان کا کردار قابلِ تحسین و تقلید ہے۔

۳۔ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ وَمُحَاسِنَ الْاَعْمَال

بلاشبہ آپ ﷺ کو بہترین اخلاق اور عمدہ اور اچھے اعمال کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا تھا۔

۴۔ اَکْمَلُ الْاِیْمَانِ اَحْسَنُھُمْ وَخُلُقًا

اس کا ایمان کامل ترین ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہو

Marfat.com

حضور پرنور ﷺ کا ارشاد ہے:

۱. وَاِنَّ لِزَوْجِکَ عَلَیْکَ حَقّ

اور بے شک تمہاری بیویوں کے بھی تم پر حقوق ہیں۔

اور اس ارشاد کی وضاحت بھی فرمائی

۲. خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے

اور بیویوں کے ساتھ بہترین سلوک کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا

۳. خِیَارُکُمْ خِیَارُکُمْ نِسَآءِ ھِمْ

تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہیں۔

ہادئ سُبل رحمت العالمین نے نہ صرف فرمایا بلکہ اپنے گھر میں عملی نمونہ دے کر تمام اہل ایمان کو سکھلایا کہ گھریلو زندگی میں بیوی کا کیا حق ہے اور کیا مقام ہے چنانچہ امیر المومینین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اسلام سے پہلے عورتوں کو درجہ نہ دیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کے لئے احکام نافذ کئے اور ان کے حقوق مقرر کئے۔ ان احکامات اور ہدایات کا یہ اثر ہوا کہ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے بھی مجھے برابر کا جواب دیا۔ یہ انقلاب عظیم رحمت اللعلمین کی تعلیم و تربیت اور عملی زندگی کی بدولت ہوا کہ جلیل القدر صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کا واقعہ محفل میں ہدایت کے لئے کس فخر سے بیان فرماتے ہیں۔

خود سرورِ کونین فرمانروائے عرب و عجم ﷺ کے گھر میں ازدواج مطہرات

Marfat.com

کے ساتھ بھی ایسی مثالیں موجود ہیں۔ان سب کے پیش نظر یہ ماننا پڑتا ہے کہ خیرالبشر حضور اکرم ﷺ ازدواجی زندگی میں بھی ایک بے مثل اور بے مثال مثالی شوہر تھے۔

صلیٰ اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہٖ وَآلہٖ وَاصحابہٖ

O

Marfat.com

O

درود شریف

صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ یارَسُولَ اللّٰہ
وَسَلّم عَلَیْکَ یاحَبِیْب اللّٰہ

O

Marfat.com

نعت

مظفر وارثی

چاند تاروں سے بھی آگے تھی رسائی تیری
آسمانوں کو مشرف بقدم تو نے کیا

چل پڑیں لوگ بھٹک کر نہ جدا رستوں پر
اس لئے دین میں دنیا کو صنم تو نے کیا

اس قدر کوئی ماں بھی نہ تڑپتی ہو گی
جس قدر امّت بیمار کا غم تو نے کیا

O

Marfat.com

O

ایسے چپکے سے تیرا نام لبوں پر آیا
شاخ پر جیسے کوئی پھول کھلا آہستہ

باغِ زیست کی ساری رونق پھولوں کے دم سے ہے گلزار کا آئیڈیل پھول ہے۔ آیئے ہم دین فطرت یعنی اسلام میں آئیڈیل عورت کے تصور کا حسین روپ دیکھیں۔ مسز فردوس قاضی اپنا مقالہ پیش کرتی ہیں۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصور

مسز فردوس انور قاضی

مثالی مرد یا مثالی عورت ایک تصور خواہش یا نصب العین ہے۔ ایک ایسا تصور جو دماغ کو روشنی، ایسی خواہش جو اعمال کو پاکیزگی اور ایسا نصب العین جو زندگی کو حرکت اور خوشی بخشتا ہے۔ یہ تصور ہر عہد اور ہر معاشرے میں ضرورت بن کر ابھرتا ہے تاکہ معاشرے میں رہنے والے افراد اپنے افکار اور اعمال کو ممکن حد تک نیک اور مفید بنا سکیں اور قول و فعل کے تضاد سے معاشرہ انتشار اور بدامنی کا شکار نہ ہو۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مثالی مرد اور مثالی عورت کس کو کہتے ہیں اور کیا صرف عورت کے مثالی ہونے سے اسلام کے آئیڈیل معاشرے کی تشکیل ممکن ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ مثالی معاشرے کی تلاش اور بقاء کے لئے اجتماعی تصور کے عناصر کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ افراد کی بے لوثی، نیک نیتی، خلوص و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرنے کی عملی اور فکری جدوجہد ضروری ہے اس جدوجہد میں جتنی کامیابی ہوتی جائے گی معاشرہ اتنا ہی مثالی بنتا جائے گا اور اس کے افراد مثالی کہلائیں گے۔

Marfat.com

یہ ساری باتیں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ آئیڈیل کا لفظ اس عورت یا مرد کا احاطہ نہیں کرتا جس سے عملی زندگی میں سابقہ پڑتا ہو۔ ہر مثال ایک دوسری مثال سے قائم ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ دراز ہے یہاں تک کہ ایک ایسی منزل آجاتی ہے جب تمام مثالیں ختم ہو جاتی ہیں اور ہمارے سامنے صرف ایک ہستی رہ جاتی ہے اور وہ ہستی حضور ﷺ کی ذات ہے وہ ذات جو اپنے وجود میں کل کائنات کی حقیقتیں سمیٹے ہوئے نظر آتی ہے جس کی زندگی کا ہر رخ اور ہر پہلو ہماری زندگی میں ٹھنڈی اور پرسکون روشنی کی صورت شمع ہدایت بنا دیتا ہے۔

یہ شمع ہدایت دین اسلام ہے۔ اسلام دین کی فطرت ہے وہ آدمیوں کے لئے آزمائش یا معمہ نہیں ہے وہ ہم سے سیدھی سادی زندگی بسر کرنے کے لئے کہتا ہے۔ یہ دین فوق البشر ہونے کی تعلیم نہیں دیتا۔ یہ ہم سے توقع رکھتا ہے کہ ہم انسانیت کے تقاضے ایمانداری سے پورے کریں۔ یہ کوئی لمبے چوڑے، مشکل اور ناقابل عمل تقاضے نہیں ہیں۔

حقوق العباد کو پہچاننے اور پورا کرنے کا نام ہی اسلام ہے۔ کوئی بھی معاملہ ہو خواہ نیکی ہی کیوں نہ ہو۔ اس میں حد سے تجاوز کرنا اچھا نہیں ہے اس لئے اسلام میں آئیڈیل ازم وہ نہیں جو ناقابل قبول ہو یا صرف چند آدمیوں کے حصے میں آئے۔ اس طرح اسلام میں آئیڈیل عورت وہی ہے جو اچھی بیوی اچھی ماں ثابت ہو سکے لیکن مثالی عورت کے اس تصور سے یہ سمجھنا کہ عورت کا کام صرف و محض گھر کی چاردیواری تک محدود ہے صحیح نہ ہوگا۔ مسلمان عورتیں گھر کی زنیت میدان جنگ کی ہمت اور حوصلہ تھیں۔ ان میں خود اعتمادی، شجاعت اور فرض شناسی تھی۔ خود فاطمۃ الزہر رضی اللہ عنہا احد کی جنگ میں موجود تھیں اور رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ کے زخموں کی دیکھ بھال کر رہی تھیں۔

اقبال نے جس عقیدت مندانہ انداز میں جنگ طرابلس میں شہید ہونے والی لڑکی فاطمہ کا ذکر کیا ہے۔ وہ عورت کے بلند مرتبہ کا ثبوت ہے وہ فاطمہ جو میدان جنگ میں مجاہدوں کو پانی پلاتی ہوئی شہید ہوئی۔

سارا معاشرہ عورت کی پاک طینتی، نرم دلی، سراپا عمل اور بلند آگاہی سے نکھرتا اور سنورتا ہے۔ اسلام میں آئیڈیل عورت کے تصور سے بہت سے نام ذہن میں ابھرتے ہیں۔ لیکن آج اگر ہم اپنی زندگی پر غور کریں تو سر ندامت سے خود بخود جھک جاتا ہے۔ کیا آج ہمارے درمیان کوئی خدیجہ رضی اللہ عنہا جیسی بصیرت رکھنے والی ہستی موجود ہے جو حق وصداقت کی آواز کو سب سے پہلے سننے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ کیا ہمارے درمیان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا یا حضرت لبنیٰ رضی اللہ عنہا جیسا کوئی کردار ہے جو اپنے جذبے کی صداقت اور ایمان کی قوت سے دین اسلام کے مخالفین اور سرکشوں کو جھکانے پر قادر ہو کیا کوئی ایسی ہستی آج بھی موجود ہے جو حضرت زینت رضی اللہ عنہا ام کلثوم رضی اللہ عنہا جیسی شجاعت اور بہادری کی مثال قائم کر سکے۔ شائد نہیں؟ آج ہم اس جذبہ ایمانی سے محروم ہیں جو ہماری ذات کو وسعت دیکر اسے اجتماعی فلاح و بہبود کے لئے صرف ہونے کی قوت عطا کرتا؟

ہم جانتے ہیں کہ آج ہماری گود میں پروان چڑھنے والے بچے کل نئے معاشرے کی تشکیل کا باعث ہوں گے لیکن یہ نہیں سوچتے کہ ہم کس قسم کے معاشرے کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ کیا یہ معاشرہ اسلامی اقدار پر پورا اترے گا اگر اس سوال کا جواب بھی نفی میں ہے تو پھر کس چیز کی کمی ہے۔ اس کے لئے ایک ہی

Marfat.com

لفظ ذہن میں آتا ہے اور وہ ہے جذبہ ایثار۔شائد آج ہم جذبہ ایثار سے محروم ہو چکے ہیں وہ جذبہ ایثار جو حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ بی بی ہاجرہ کو ملا تھا جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے سامنے بخوشی اپنے عزیز بیٹے اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تک کے لئے آمادہ ہوگئیں تھیں۔

اسلام میں آئیڈیل عورت کا تصور اس بہادری، جاں نثاری، شجاعت اور جذبہ ایمانی سے تکمیل پاتا ہے جو حضرت خدیجہ رضی تعالیٰ عنہا، حضرت فاطمۃ الزہر رضی تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی تعالیٰ عنہا کی سیرت مبارک میں ملتا ہے۔

لیکن افسوس آج ہم انفرادی حسن اور ذاتی اغراض اور چمک دمک کی بظاہر شاندار لیکن اندر سے کھوکھلی عمارت کی تعمیر میں اس طرح منہمک ہیں کہ تاریخ اسلام میں لکھے ہوئے ان عظیم ناموں کو دیکھنے کی فرصت نہیں جو زندگی کی اصل حقیقت اور رموز سے آگاہی کا باعث ہوسکتے ہیں۔آج کی عورت بعض اوقات جھوٹی شان وشوکت اور اوپر چڑھائے ہوئے رنگین خول میں اپنے فطری حسن کو بھی گنوادیتی ہے اور کبھی کبھی چند روزہ روشنی کو سمیٹتے سمیٹتے آخر میں اپنے ساتھ ایک جھریوں سے اٹا چہرہ لے کر خالی ہاتھ اس منزل تک چلی جاتی ہے جہاں سے اس کی ابدی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔

اسلام نے جس عورت کا تصور دیا ہے پورا معاشرہ اس سے نمو پاتا ہے اس کی ذمہ داریاں مرد کے مقابلے میں بہت ہیں۔اتنی ہیں کہ انہیں گنوانا مشکل ہے وہ مرد کا مستقبل ہے اور اچھے معاشرے کا دارومدار اسی پر ہے۔وہ عورت اپنے گھر کے ہر فرد کے لئے رحمت وسکون ممتا کا گہوارہ ہے اسی کے ذریعے یہ راحت سکون اور محبت معاشرے میں سرائت کر کے زندگی کو بامعنی بناتی ہے۔

آیئے! ہم اپنے درمیان ایسی آئیڈیل عورت کو تلاش کریں دور نہیں یہیں کہیں اپنے وجود میں۔(آمین)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

O

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ن

اے اللہ رحمت بھیج ہمارے نبی ﷺ پر جو

النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اُمی ہیں اور اس ﷺ کی آل پر اور برکتیں و سلامتی ہو اس ﷺ پر

O

Marfat.com

نعت

ماہرالقادری

رسولِ مجتبیٰ کہیئے، محمد مصطفےٰ ﷺ کہیئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیئے

شریعت کا ہے یہ اصرار، ختم الانبیاء کہیئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا ﷺ کہیئے

جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِّ علیٰ کہیئے

میری سرکار کے نقش قدم شمع ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو مغفرت کا راستہ کہیئے

محمد ﷺ کی نبوت دائرہ ہے نور وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیئے، اسی کو انتہا کہیئے

مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رکتے
مری آنکھوں کو ماہر! چشمہ آبِ بقا کہیئے

Marfat.com

O

میرا جی ہے جب تک، تری جستجو ہے
زباں جب تلک ہے یہی گفتگو ہے
تمنا ہے تیری اگر ہے تمنا
تری آرزو ہے، اگر آرزو ہے

یوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری عمر بھی بیت جائے تو ذکر محبوب خدا ﷺ مکمل نہ ہو سکے گا۔ کاش کہ ہماری یہ پیاس بڑھتی رہے۔ ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی صاحبہ کا نذارنہ عقیدت ملاحظہ کیجئے۔ (ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

نبی کریم حبیب خدا ﷺ
اور رحمت اللعالمین ﷺ

ڈاکٹر سعدیہ خاور چشتی

حسن یوسف علیہ السلام دم عیسیٰ علیہ السلام ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

سردار انبیاء خورشید رسالت محمد ﷺ میں اگرچہ تمام مقدس رنگ موجود تھے پر رحمت العالمین کا وہ نور تھا جس نے تمام رنگینیوں کو اپنے اندر لے کر دنیا کو ایک برگزیدہ وچیدہ روشنی سے منور کر دیا۔

خاتم النبیین حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح ستائے گئے پھر بھی صابر وشاکر ہی پائے گئے۔

آپ ﷺ نے یحییٰ علیہ السلام کی طرح بیابانوں اور بستیوں میں اللہ کی آواز کو پہچانا۔

آپ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرح خدا کے گھر کی عظمت وحرمت کو ازسرِ نو زندہ فرمایا۔

آپ ﷺ نے نوح علیہ السلام کی طرح خفیہ واعلانیہ اسلام کی تبلیغ کی اور یونس علیہ السلام

Marfat.com

کی طرح جنہوں نے تین دن مچھلی کے پیٹ میں رہ کر ہر اپنی منادی کو جاری کیا تھا۔ غارِ ثور کے شکم میں تین دن رہ کر پھر مدینہ میں اللہ کی آواز کو بلند کیا۔

آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرح جنہوں نے بنی اسرائیل کو فرعون مصر کی غلامی سے آزاد کرایا تھا۔ ملک عرب کو کفار کی بندگی سے نجات دلائی۔

آپ ﷺ نے سلیمان علیہ السلام کی طرح مدینہ میں خدا کی بندگی کے لئے ایک گھر بنایا۔ جو ہمیشہ کے لئے اللہ کی یاد کرنے والوں سے معمور اور ضیاِ توحید سے پر نور ہے وقت واحد میں آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کی طرح صاحب حکومت تھے اور ہارون علیہ السلام کی طرح صاحب امامت بھی۔

ذات مبارک میں:

نوح علیہ السلام کی سرگرمی۔
ابراہیم علیہ السلام کی نرم دلی۔
یوسف علیہ السلام کی درگذر۔
عیسیٰ علیہ السلام کی خاکساری۔
ایوب علیہ السلام کا صبر
سلیمان علیہ السلام کا سطوت
یحییٰ علیہ السلام کی سی سبک روی پائی جاتی ہے
اے کہ برتخت سیاوت زہ اول جاداری
ان چہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

O

Marfat.com

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

آمن الرّسول

(سورہ بقرہ کی آخری آیات)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ

ایمان لایا یہ رسول (کریم) اس (کتاب) پر جو اُتاری گئی اس کی طرف اس کے رب کی

وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

طرف سے اور (ایمان لائے) مومن یہ سب دل سے مانتے ہیں اللہ کو اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۫ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ

کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو (نیز کہتے ہیں) ہم فرق نہیں کرتے کسی میں اس کے

رُّسُلِهٖ ۫ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ

رسولوں سے اور انھوں نے کہا ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی ہم طالب ہیں تیری بخشش کے

Marfat.com

رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ

اے ہمارے رب! اور تیری طرف ہی ہمیں لوٹنا ہے ذمہ داری نہیں ڈالتا اللہ تعالیٰ کسی

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ

شخص پر مگر جتنی طاقت ہو اس کی اس کو اجر ملے گا جو (نیک عمل) اس نے کیا اور

عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ

اس پر وبال ہوگا جو (برا عمل) اس نے کمایا۔ اے ہمارے رب! نہ پکڑ ہم کو اگر ہم

نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا

بھولیں یا خطا کر بیٹھیں اے ہمارے رب! نہ ڈال ہم پر

اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

بھاری بوجھ جیسے تو نے ڈالا تھا ان پر جو ہم سے پہلے گزرے ہیں۔

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ

اے ہمارے پروردگار! نہ ڈال ہم پر بوجھ جس کے اٹھانے کی ہم میں قوت نہیں

وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة

اور درگزر فرما ہم سے اور بخش دے ہم کو اور رحم فرما ہم پر

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

تو ہی ہمارا دوست اور مددگار ہے تو مدد فرما ہماری قوم کفار پر

Marfat.com

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۝ وَ

پاک ہے تمھارا پروردگار جو صاحب عزت ہے (اس سے) جو کچھ بیان کرتے ہیں اور

سَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝

پیغمبروں پر سلام اور سب طرح کی تعریف خدائے رب العالمین کو (سزا وار) ہے

ہمارے حضور نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں جو ان آیات کو ہر وقت ورد رکھے شیطان اس کے کام میں دخل نہیں دے سکتا ہے۔ جس گھر میں یہ آیات متواتر پڑھی جائیں اس میں خیر و برکت رہے گی اور اولاد صالح اور فرمانبردار ہوگی۔ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے محمد مصطفےٰ ﷺ کی خدمت میں سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اور سورہ بقرہ کی ان آخری آیات کو "اللہ کے دو رنور" فرما کر بشارت دی ہے۔

Marfat.com

سلام

ماہر القادری

سلام اس پر کہ جس نے بیکسوں کی دستگیری کی
سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

سلام اس پر کہ اسرار محبت جس نے سمجھائے
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

سلام اس پر کہ دشمن کو حیات جاوداں دے دی
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

سلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

درود اس پر کہ جس کا نام تسکین دل وجاں ہے
درود اس پر کہ جس کے خلق کی تفسیر قرآں ہے

درود اس پر کہ جس کی بزم میں قسمت نہیں سوتی
درود اس پر کہ جس کے ذکر سے سیری نہیں ہوتی

Marfat.com

درود و سلام

محمد اکبر وارثی

ندا تھی کہ سرکار تشریف لاؤ — شہنشاہ ابرار تشریف لاؤ
رسولوں کے سردار تشریف لاؤ — دو عالم کے مختار تشریف لاؤ
زمیں کو بھی عزت ہو عرش علیٰ کی — دکھا جاؤ بندوں کو صورت خدا کی
کھڑے تھے ملک وہ ہی تقلید اب ہو — کہ خوش جس سے روح رسول عرب ﷺ ہو
نکل جائے محفل سے جو بے ادب ہو — اٹھو تا کہ تعظیمِ محبوب رب ہو

فجاء محمدٌ بشیراً نذیراً
فصلّوا علیہ کثیراً کثیراً

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
فخر آدمؑ فخر حوا — فخر نوحؑ فخر یحیےٰؑ
فخر ابراہیمؑ و موسیٰؑ — فخر اسمٰعیلؑ و عیسےٰؑ
— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک — یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک
رحمتوں کے تاج والے — دو جہان کے راج والے
عرش کی معراج والے — عاصیوں کی لاج والے

Marfat.com

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہے یہ حسرت در پہ آئیں
اشک کے دریا بہائیں
داغ سینے کے دکھائیں
سامنے ہو کر سنائیں

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

پوری یارب یہ دعا کر
ہم درمولے پہ جا کر
پہلے کچھ نعتیں سنا کر
یہ پڑھیں سر کو جھکا کر

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بخش دو جو چیز چاہو
کیونکہ محبوب خدا ہو
اب تو باب جو دوا ہو
ہاں جواب اس کا عطا ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

رنج و غم کھائے ہوئے ہیں
دور سے آئے ہوئے ہیں
تم پہ اترائے ہوئے ہیں
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

جان کر کافی سہارا
لے لیا ہے در تمہارا
خلق کے وارث خدارا
لو سلام اب تو ہمارا

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

ہاں یہ پورا مدعا ہو
ہم ہوں دربار خدا ہو
تم ادھر جلوہ نما ہو
اس طرف سے یہ صدا ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

عاشق مائل کی سن لو
بانی محفل کی سن لو

Marfat.com

سامعین کے دل کی سن لو اکبر بسمل کی سن لو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ﷺ شاہ انس و جاں ہیں وارث کون و مکاں ہیں

رہنمائے دو جہاں ہیں پیشوائے مرسلاں ہیں

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بادشاہ انبیاء ہو نور ذات کبریا ہو

حامی روز جزا ہو خلق کے مشکل کشا ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

عرش اعظم پر تمہیں ہو خلق کے رہبر تمہیں ہو

ساقی کوثر تمہیں ہو شافع محشر تمہیں ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

قابل مدح و ثنا ہو جو لکھوں اس سے سوا ہو

آپ ﷺ کی توصیف کیا ہو یعنی محبوب خدا ہو

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

دور ہے غم کا کنارا سرور عالم خدارا

دیجئے جلدی سہارا پار ہو بیڑا ہمارا

— یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

میرے مولا میرے سرور ہے یہی ارمان اکبؔر

پہلے قدموں پر رکھے سر پھر کہے یہ سر اٹھا کر

یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

Marfat.com

دعا

ثاقبہ رحیم الدین

یہ وقت اور یہ لمحہ یقیناً میرے لئے بڑی سعادت کا باعث ہے کہ میں آج اس محفل میلاد کے تمام سامعین کو یکجاء کر کے دعا گو ہوں۔

اے میرے پروردگار..... تو اس دنیا اور کل کائنات کی ہر خوبی سے بالاتر ہے۔ اے خدا تو یکتا ہے اور ہم سب کی زندگی اور اس کے ہر عمل پر قادر ہے تیرے ازلی و ابدی وجود کو نہ حمد وثنا کی ضرورت ہے، نہ عبادت و سجدوں کی، نہ صدقہ وخیرات کی اور نہ سخاوت کی....... یہ تو ہم ادنیٰ انسان ہیں جو ہر پل ہر آن تیرے کرم کے محتاج ہیں، تیری رحمت کی وسعتیں لامحدود ہیں

ارض و سما کہاں تیری وسعت کو پا سکے
میرا ہی دل ہے وہ کہ جہاں تو سما سکے

میرے معبود! یہ سچ ہے کہ بے نیازی تیری شان ہے، مگر تیرے بندے اپنے دل کا حال سنانے کہاں جائیں، تیرے در کے سوالی مانگیں تو کس سے مانگیں؟ چاہے آرزوں اور امنگوں کا زور ہو، چاہے رنج وغم ہو، چاہے احساسِ تشکر ہو، تیرے سوا ہماری کہاں سنوائی ہے؟ مولیٰ تیرے آگے ہم دامن پھیلائے بیٹھے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ تیرے کرم کا سایہ وہ چھتر ہے جس کے تلے ہر انسان

Marfat.com

آن بیٹھتا ہے تیری عظمتوں کی روشنی رنگ ونسل، زبان وقوم اور دنیاوی درجات کے الجھاؤ سے بالاتر ہے تیری نعمتوں کی بارش تو چارسو برستی ہے ہم تجھ سے اور صرف تجھ سے رحم کے طلبگار ہیں۔

ہے خوف اگر جی میں تو ہے تیرے غضب کا
اور دل میں بھروسہ ہے تو ہے تیرے کرم کا

اے رب العالمین: ہم سب میں اچھے اور نیک انسان بھی ہیں۔ بھولے بھٹکے اور نادان بھی ہیں خطا کار اور گناہ گار بھی ہیں۔ مگر تو تو سب کا وارث اور پالن ہار ہے۔ اس دنیا میں اچھے اچھوں کے تو سب ہوتے ہیں لیکن بروں اور کمزوروں کا اپنا کوئی نہیں ہوتا۔ بہرکیف ہم برے بھلے تیرے ہی تو ہیں اور بے شک تو ہمارا رب ہے۔ ہمیں تیری بخشش اور رحمت پر ناز ہے ہم اپنی دانستہ اور غیر دانستہ غلطیوں پر دل سے نادم ہیں۔ ہمیں معاف کردے۔ اور ہماری خطاؤں کو درگذر فرما۔

اے ذات برحق! ہم سب تیرے احسانوں تلے دبے ہیں، تیری نوازشیں بے شمار اور تیرے کرم ان گنت ہیں۔ اگر ہماری ہر سانس، اور ہماری پلک کی ہر جنبش تیرا شکر ادا کرتے گزرے تو پھر بھی حق ادا نہ ہوگا مولیٰ ہم سب کا شکرانہ قبول فرما۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارا وجود فانی اور یہ حیات تیری بخشی ہوئی امانت ہے خدایا تیرا احسان ہے کہ تو نے زندگی گزارنے کا قرینہ اپنے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ کے ذریعے سکھایا اور مقدس قرآن کو ہماری روح میں بسایا۔

اے باری تعالیٰ! ہمارے قلب کی گہرائیوں سے نبی کریم ﷺ پر ہزاروں

Marfat.com

لاکھوں درود وسلام پہنچیں۔ اے مالک دو جہاں ہمیں محبوب خدا رسول پاک ﷺ کی محبت اور اتباع کی دولت سے مالا مال کر۔

خدایا ہماری یہ دعا قبول فرما

حبیب پاک ﷺ کے در سے رسائی کبریا تک ہو

اے خالق کائنات! ہم اہل محفل میں سے جو دکھی ہو اسے سکون بخش اس کا غم دور کر، ہم میں سے جسے تنگ دستی ہو یا قرض دار ہو اس کا غم دور کر ہمیں یقین ہے پروردگار تو مصیبتوں کے ویرانوں میں راہیں نکالنے والا ہے بیماروں کو شفا دے، ضعیفوں اور ناداروں کو سہارا دے، بے کسوں اور بے یارومددگار انسانوں کو صبر اور ہمت بخش، صاحب حیثیت لوگوں کو سخاوت فیاضی کے جوہر عطا کر اور صاحب حکمران لوگوں کو بصیرت اور دردمندی عنایت فرما جو لوگ بے اولاد ہے ان کی مرادیں برلا۔ اللہ تیری قوتیں لامحدود ہیں تو چاہے تو سخت جان اور خودرو درختوں پر اور صحرا کے کیکر پر پھل پھول لے آتا ہے پھر ہم تو تیری مخلوق ہیں۔

اے پروردگار! طالب علموں کے علم کی راہوں کو ہموار کر، سپاہیوں اور فوجیوں پر رحمت برسا، ہماری سرحدوں، عزتوں اور ناموس کو محفوظ رکھ، یتیموں اور بیواؤں کا ہر دم مددگار رہ، اے میرے خدا معذوروں کو سہارا بخش اور بچھڑے ہوؤں کو ملا دے۔

اے میرے مالک حقیقی۔! تو رحیم وغفور ہے تو سخی ہے، تو داتا ہے، تو نے حضرت ایوبؑ کی دعا پر شفا فرمائی، حضرت یعقوبؑ کی آہ زاری پر جدائی کی گھڑیاں مٹا ڈالیں، حضرت یوسفؑ کے سجدوں سے بے جا الزام کی چٹانوں کو ڈھا دیا اور حضرت یونسؑ کی پکار پر ان کی مصیبتوں کے سیاہ اندھیروں سے نکال

Marfat.com

لیا۔ مانا کہ یہ ہستیاں تجھے عزیز تھیں اور وہ تیرے عشق کے متوالے تھے۔ مگر پھر بھی ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ تو سدا محبت و رحمت کا سرچشمہ ہے تجھے اپنے بندوں سے سچا پیار ہے۔ تیری محبت بحر بیکراں ہے، جس سے ہم سب سیراب ہو سکتے ہیں، اس کی ایک بوند بھی ہمارے مقدر سنوار دے گی، اہل محفل میں سے بہت سوں کے دل میں درد کے ناسور ہیں اور بہت سوں کے رنج وغم زبان پر ہیں یارب! تو عیاں اور پنہاں دکھوں کو اپنی رحمت سے دور کر دے۔

اے ذات برحق! اے خدا! جس طرح دنیا میں آتش فشاں پہاڑوں سے لاوا اور زمینوں اور چٹانوں سے دیمک نہیں مٹتی، اسی طرح ہم انسان ادنیٰ کمزور اور خود غرض ہیں۔ ہماری التجا ہے کہ حسد، سنگ دلی، ہوس و لالچ جھوٹ، بے ایمانی اور غیبت اور منافقت کی جڑوں کو ہمارے دلوں سے اکھاڑ پھینک، میرے مولیٰ! جہالت اور مفلسی کے اندھیروں کو مٹا دے، تیری مخلوق سے محبت کر کے ہم اس راستے پر چل سکتے ہیں جو تجھ سے جا ملتا ہے۔ الٰہی ہمیں اس راستے پر گامزن کر۔

اے میرے معبود! ہمارے ملک اور ہمارے صوبے میں امن واتحاد کی فضا قائم رکھ، ہماری زمینیں سرسبز وشاداب ہوں، رزق بڑھے اور برکت رہے۔

یارب! پانی کے چشمے، تیل، دھاتیں اور معدنیات بھی دشت وبیاباں میں پنہاں ہوا کرتی ہیں۔ مولیٰ اپنی نعمتوں کو اجاگر کر اور ہم جیسے کمزور انسانوں کو غربت اور موسم کی سختیوں سے نہ آزما۔

اے پروردگار! تیرے فضل سے تو رتیلے ٹیلوں اور کہسار میں چشمہ پھوٹ بہتا ہے اور کبھی تیری نوازش یوں بھی دیکھی کہ صحرانشینوں کی ویران

Marfat.com

بستیوں میں بلال چمک کر جگمگانے لگتا ہے۔ ہماری زمیں بھی تو تیری تخلیقات کا معمولی سا ذرہ ہے خدایا! ہمیں اپنی رحمتوں سے نواز۔

اللہ! تیرے نام لیوا اور تیرے حبیب محمد ﷺ کے شیدائی جہاں کہیں بھی ہوں امن وامان سے رہیں، ملت اسلامیہ کو قوت اتحاد اور وسعت عطا فرما۔

ہم کیا اور ہماری ہستی کیا، کہ نظام عالم کو سمجھ سکیں۔ خدا نہ ماننے والے اس جہاں میں نشیبی علاقوں میں ٹھہرے ہوئے گدلے پانی کی مانند ہیں۔ جن کی باس سے یہ عالمِ رنگ و بوتہہ وبالا ہوا جا رہا ہے۔ تا عمر دل و جان سے مسلسل تیرے وجود کا اقرار توحید الٰہی ہے۔

توحید الٰہی کائنات کی فضاؤں پر چھایہ ہوا سمندر ہے۔ تمام علوم، مذاہب، قومیں اور ممالک اس وسیع سمندر کی گہرائیوں میں، دریاؤں کی مانند ضم ہو جاتے ہیں۔

اے خالق کائنات! اس کی لہروں کو ایسا بکھیر دے کہ کل عالم انسانیت اس میں جذب ہو جائے خدایا تیری ہستی، اور تیری خدائی کے لئے کچھ بھی تو ناممکن نہیں ہماری دعاؤں کو قبولیت بخش۔

یارب العالمین! انسانی زندگی ارتقاء پذیر اور انسان تسخیر کائنات میں کامیاب وکوشاں ہے مگر خداوند تعالیٰ: اس کی روح پہلے سے زیادہ کھوکھلی اور پیاسی ہے۔ اے رحمت عالم محمد مصطفیٰ ﷺ اس دہر میں آسودگی نہیں محبت اور وفا کی خوشبو نہیں اور سکون قلب ناپید ہے دلوں کا کرب اور مستقبل کا حال تیرے سوا کون جان سکتا ہے۔ اللہ تیرا وعدہ ہے کہ تو ہماری دعائیں سنے گا۔

Marfat.com

ہمیں سے ہاتھ نہ اٹھے کسی طلب کے لئے
ورنہ اس کی خدائی میں کال کوئی نہ تھا

اے میرے آقا! ہم دامن پھیلائے بیٹھے ہیں۔تمام اہل محفل کی دلی دعاؤں اور مرادوں کو پورا کر۔سب کے ساتھ ساتھ مجھ گناہ گار کی بخشش کر۔شکرانہ قبول فرما،نیکیوں کی توفیق دے اور سفرِ آخرت میں ایمان ساتھ رکھ۔آمین

(ثاقبہ رحیم الدین)

O

Marfat.com

ثاقبہ رحیم الدین کی اہم تصانیف مارچ 2009ء تک

ادبی کتابیں

۱۔	ویب سائیٹ: www.saqiba.com (مارچ 2009ء)	
۲۔	محفلِ تنہائی	ادبی تحریروں کا مجموعہ 1980ء (2 ایڈیشن)
۳۔	تہذیب کے زخم	ادبی مضامین وافسانوں کا مجموعہ (2 ایڈیشن)
۴۔	درد ہی درد	افسانے انشائیے مضامین
۵۔	محبت	افسانوں کا مجموعہ
۶۔	دل کی باتیں	روح کا سفرنامہ
۷۔	گل ہائے رنگ رنگ	مقالے، انشائیہ، مضامین کا مجموعہ
۸۔	جی کا نور	مجموعہ کلام، شاعری 2006ء
۹۔	خاموشی	مجموعہ کلام، شاعری جنوری 2007ء
۱۰۔	اجالا	تقاریر کا مجموعہ، 140 تقاریر 2004ء تک
۱۱۔	پردہ	مجموعہ کلام شاعری، جنوری 2008ء
۱۲۔	ہوا	مجموعہ کلام شاعری، فروری 2009ء

بچوں کا ادب

۱۳۔	صبح کا تارا	بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
۱۴۔	جاگو جاگو	بچوں کے لئے کہانیاں (2 ایڈیشن)
		(چار زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے)

Marfat.com

۱۵۔ دوستو چلے چلو — بچوں کے لئے کہانیاں (5ایڈیشن)

۱۶۔ سورج ڈھلے — بچوں کے لئے کہانیاں

۱۷۔ کرنیں — بچوں کے لئے کہانیاں (2ایڈیشن)

۱۸۔ چاند نکلا — بچوں کے لئے کہانیاں (2ایڈیشن)

۱۹۔ گلاب — بچوں کے لئے کہانیاں

۲۰۔ بادل جھومے — بچوں کے لئے کہانیاں

۲۱۔ نیند آئی — بچوں کے لئے کہانیاں

ثاقبہ رحیم الدین کی مُرتب شدہ کتب

۲۲۔ پیغام محبت وانسانیت — سیرت نبوی ﷺ (6ایڈیشن)

۲۳۔ ''ڈاکٹر محمود حسین، شخصیت وتاثرات۔'' مرتب کی (3ایڈیشن)

۲۴۔ منتخب ادبی تحریروں کا مجموعہ۔ ''قلم قبیلہ'' جلد اول مرتب کیا

۲۵۔ منتخب ادبی تحریروں کا مجموعہ۔ ''قلم قبیلہ'' جلد دوم مرتب کیا

۲۶۔ میں پاکستانی ہوں۔ بچوں کے لیے کہانیاں جلد اول مرتب کیا

۲۷۔ میں پاکستانی ہوں۔ بچوں کے لیے کہانیاں جلد دوم مرتب کیا

ادارت

۲۸۔ ادبی رسالہ ''قلم قبیلہ'' کی نگراں

۲۹۔ بچوں کا رسالہ ''روشنی'' کی مدیرہ اور نگراں

Marfat.com

ثاقبہ رحیم الدین کے فن اور شخصیت پر ملک کے ممتاز اہل قلم کی کتابیں/ تحقیقی مقالے/ تنقید وتبصرے فروری 2009ء تک

۳۰۔ جناب سید عابد رضوی نے ثاقبہ رحیم الدین کے مشن اور شخصیت پر اعلیٰ معیار کی ادبی کتاب (۳۵ درجہ اول کے ممتاز اہل قلم کے تاثرات ومضامین) جو آٹھ سو (۸۰۰) صفحات پر مشتمل ہے مرتب کی ہے۔ ثاقبہ رحیم الدین کے نام مشاہیر ادب کی تحریروں سے نو (۹) ابواب بنا کر کتاب مرتب کی ہے اس میں ڈاکٹر وحید قریشی، امجد اسلام امجد، مرزا ادیب، افتخار عارف، خالدہ حسین، ڈاکٹر وزیر آغا، ڈاکٹر فرمان فتح پوری، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر فتح محمد ملک، بانو قدسیہ، اشفاق احمد، ممتاز مفتی، کریم بخش خالد، ڈاکٹر اسلم فرخی، ڈاکٹر عبادت بریلوی، سلطان رشک، عون محمد رضوی، عاصی کرنالی، شبنم شکیل، ڈاکٹر اسدار یب، ڈاکٹر فاروق احمد، محسن احسان، خاطر غزنوی، امداد نظامی، ثمر بانو ہاشمی، پروفیسر مقصود جعفری، کرنل غلام سرور، مسیح الدین صدیقی، اے بی اشرف، ڈاکٹر فاروق قاضی، اسلم کمال، مرتضیٰ برلاس، عزیز ملک، حسین سحر، شمیم ترمذی وغیرہ شامل ہیں۔ کتاب کا نام ''ممتا ہی ممتا'' ہے۔ جو جولائی ۱۹۹۸ء میں منظر عام پر آچکی ہے۔

۳۱۔ ''ثاقبہ شخصیت وفن'' آمنہ مجید کی تحقیقی کتاب 1999ء میں شائع ہوئی۔

۳۲۔ ''تاروں بھرا آسمان'' نامور اہل قلم کے ثاقبہ کی کتابوں پر تبصرے وتنقید۔

۳۳۔ ''ثاقبہ ایک مطالعہ'' اقصیٰ تسنیم نے ثاقبہ رحیم الدین کے فن اور شخصیت پر

Marfat.com

2003ء میں تحقیقی کتاب لکھی۔

۳۴۔ ''ثاقبہ ایک تحریک'' راضیہ بتول جعفری نے پی ایچ ڈی کے مقالہ کیلئے زیرِ نظر عنوان 2005ء میں تحقیقی کتاب لکھی ہے۔

۳۵۔ ''ثاقبہ رحیم الدین کی ادبی خدمات'' مصباح شیریں نے ایم اے کا تحقیقی مقالہ زیرِ نگرانی بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان 2006ء میں لکھا۔

۳۶۔ ''دھنک'' ثاقبہ کی دو اہم کتب پر ممتاز و نامور اہلِ قلم کے تبصرے اور تنقید (جنوری 2007ء)

۳۷۔ بڑوں کا ادب (دس کتابوں پر مشتمل) اور بچوں کا ادب (دس کتابوں پر مشتمل) لائبریری ایڈیشن کی صورت میں زیرِ اشاعت ہے۔

۳۸۔ رسالہ نیرنگِ خیال ۲۰۰۵ء میں تفصیلی گوشہ شائع ہوا ہے۔

۳۹۔ ثاقبہ رحیم الدین ''خواجہ میر درد اور ان کے تلامذہ'' کے عنوان سے اہم نوٹس لکھ رہی ہیں۔

۴۰۔ ''برسات'' ثاقبہ کے تین شعری مجموعوں پر اہم ناقدین کے تبصرے اور تنقید ۲۰۰۹ء

۴۱۔ ''ثاقبہ رحیم الدین کی افسانہ نگاری'' عابد پروین نے ایم اے کا مقالہ زیرِ نگرانی نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد 2008ء میں لکھا۔

۴۲۔ ''ثاقبہ رحیم الدین ایک ہمہ جہت شخصیت'' شمائلہ اقبال نے ایم اے کا مقالہ زیرِ نگرانی شعبہء اردو، جامعہ کراچی 2008ء میں لکھا۔

Marfat.com

ثاقبہ رحیم الدین
(مادرِ مہربان)
بانی اور تاحیات چیئرپرسن، ادبی ٹرسٹ
قلم قبیلہ اور پاکستان چلڈرنز اکیڈمی
اور تاحیات چیئرپرسن
انسٹیٹیوٹ فار اسپیشل چلڈرن کوئٹہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثاقبہ رحیم الدین کی تصانیف مارچ 2009ء تک

ویب سائیٹ: www.saqiba.com

ادبی کتابیں

مرتب شدہ کتابیں

بچوں کے لئے کتابیں

Marfat.com

297.54
ث 41 پ
94152

Marfat.com